

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# امام احمد رضا اور عالم اسلام



پیش کشی: دارالعلوم دیوبند  
ایم ایف ایم

ای، ۵، ۶/۲، ناظم آباد کراچی  
اسلامی جمہوریہ پاکستان

ادارہ مسعودیہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 جنگ و جدوجاںی لائے اور اپنے کام کے متقرب ہونے کے لئے دشمن بھرت پیدا کر دیا (مجموعہ ۱۹۰)

# امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد  
 ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ایک ایسے مسیحیوں کی بکراچی  
 بتعاون ادارۃ تحقیقات امام احمد رضا بکراچی  
 اسلامک میمنجھوریہ پاکستان

## حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب	امام احمد رضا اور عالم اسلام
مایلہ ترتیب	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تخلیص و ترجمہ و نقاط	علامہ مفتی عبدالرحمن تقی مدنی
کاتب	شاہ محمد چشتی سیالوی
ناشر	ادارہ مسعودہ کراچی
مطبع	نبی عماد پر شنگ پرپریس
طباعت	۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۵ء
اشاعت	دوم
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

## ملنے کا پتہ:

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ ۵۰/۶/۵۰ ای، عظم آباد کراچی فون نمبر ۷۶۱۴ ۷۴ ۷۶۱۴
- ۲۔ محکمہ پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی فون نمبر ۷۴ ۷۶۱۴ ۷۴
- ۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، پنج گڑھ روڈ لاہور
- ۴۔ مکتبہ رضویہ، آرا سہاٹ روڈ کراچی
- ۵۔ شبیر برادر سی، وارد بازار لاہور



انتساب

علمائے

اسلام کے

ہم

احمد علی سعید احمد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحوہ نصرت علی و رسولہ التحریم

## سخنائے گفتنی

ستمبر ۱۹۶۹ء میں راقم بریلی (بھارت) میں حاضر ہوا۔ وہاں مرشدی حضرت مفتی اعظم  
محمد مسطفی رضا خاں قدس سرہ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے فرائض حضرت  
مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے ۱۰۰ سے زیادہ  
مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا۔ ان رسائل میں انگریز  
مصنف کے رسائل کو کارنم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے اس (مفسر  
سنہ ۱۴۰۸ھ سنہ ۱۹۸۸ء) کے موقع پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اکراہی نے شائع کیا  
جس کو علی مقلوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، اسی سال احباب کے تعاون سے  
ادارہ معارف رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارف علمیہ پر  
معارف رضا کے نام سے ایک مجلہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور  
بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی۔ جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا  
ان میں یہ قابل ذکر ہیں۔۔۔۔۔ حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں صاحب  
اشیخ المسماہ، مہامودہ شریہ، پیر جو گوٹھ (سندھ)، استاذی مولانا نسیم بریلوی، مولانا  
قادی محمد صلیح الدین صاحب رحمہ اللہ مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وہاب بھٹل  
صاحب اور مولانا شاہ تراب اکثی صاحب دامت عنایتہم۔۔۔۔۔ راقم ان  
حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ ان کمین کا جبر عظیم  
عطا فرمائے آمین۔

ہاں یہی ہوگی اگر اس موقع پر میں ایک ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے  
بارے میں میں بڑا اکتاہوں کہ اعلیٰ حضرت کی برگزیدہ شخصیت کو علمی مقلوں میں تعاون

کرانے میں جن خدات ان کی ہیں اور مضبوط تحریریں آسکتی ہیں اور علمی ان کو کسی پہانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پرہ فیسر ڈاکٹر کڈ سحر احماد کی طرف ہے،  
 ڈاکٹر صاحب نے اہل حضرت کی بہت پہلو شخصیت کے بہت سے گوشوں کو حضرت  
 اہل علم کے سامنے بحسن و خوبی پیش کیا بلکہ جدید ذہن کو توجہ نظر دے سکتے ہوئے علمی اور تحقیقی  
 انداز میں وہ کچھ فرام کر دیا ہے جس سے ایک طرف نوجوان نسل کو امام احمد رضا کی  
 شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف حال و مستقبل کے دیس و بیکار  
 (محققین) یقیناً اس سے استفادہ کریں گے۔ وہ اب تک امام احمد رضا پر ۲۰ سے  
 زیادہ مقالات اور کتب و رسائل تصنیف کر چکے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں یہ کام وہی کر سکتا ہے جس کا ذہن  
 حقیقت کا کھوج لگانے کے لئے ہر وقت مصروف ہو، جو حقیقت پسند ہو، جو کسی تحریر  
 کو منظر عام پر لانے سے پہلے تمام ضروری و مقبرہ شواہد و دلائل جمع کرنا اپنا اولین فرض سمجھے  
 حمد و ایات سے بہت کر دلائل پر زیادہ اعتبار کرتا ہو، جو حقیقت کو حقیقت پر چھوڑ دے کر  
 بھلائی اور اہل کٹر صاحب کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے تمام مذکورہ اصول قواعد  
 کی پابندی کرنا لازمی خیال کرتے ہیں جس کے بغیر نہ کوئی تحریر بدل نہیں جوسکتی ہے اور  
 نہ معیاری۔۔۔۔۔ تحقیقی اور علمی میدان کے یہی لازوال اصول ان کی تحریر کی اصل میں

پرہ فیسر صاحب کی پرخلاص اور علم سے بریزے باتیں، ان کا مجددانہ رویہ اور  
 دل نشین انداز سخن طلب، ان کی حقیقت افزوز علمی و تحقیقی تحریریں اور انداز بیان،  
 ان کی پرجوش شخصیت، ان کی تواضع و انکساری، علمیت اور ماہرانہ لہجے ان کی فطری  
 خوش طبعی، اخلاص و دیانت، حق گوئی اور انصاف پر مبنی گفتگو نے راقم کو بے حد  
 متاثر کیا ہے، میرے دل میں ان کی قد راس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے  
 حقیقت سے بہت کر حقیقت کو اپنا شعار زندگی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں  
 کہ وہ پرہ فیسر صاحب کی علمی خدمات کے صلے میں ان کو جنتوں سے الامال کیے، آمین  
 حضرت مولانا خالد علی خاں کی عنایت و کرم کا اور ذکر کر چکا ہوں اسلئے میں یہ صوفی

جناب شمع جان، جناب حاجی عبد الغفار صاحب، جناب عبد الحمید صاحب، جناب عبد اللطیف قادری صاحب، جناب انور بھائی صاحب، جناب مولانا محمد جمیل، محمد نعیمی صاحب، ادارہ ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہے اور میں بارگاہ رب العزت میں ان حضرات کے لیے دعا گو ہوں، اے اللہ! ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نواز، اپنی پناہ میں رکھ، ان پر اپنا فضل و کرم فرما، ان کے رزق میں، مال میں، دولت و صحت میں، علم و فکر میں، اولاد میں برکت و ترقی عطا فرما، راقم الحروف اپنے دوسرے کرم فرماؤں کے لیے بھی دستِ بدعا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی عنوان سے میری ہمت افزائی فرمائی اور اس نیک کام میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا، اے اللہ! ان سب کو اپنے حبیب حبیب سرور کائنات، محمد انبیا علیہ السلام کے طفیل و وسیلے سے کامیابیاں عطا فرما، ان کے حوصلوں میں مزید استقامت و پختگی عطا فرما، آمین، بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

اختر سید ریاست علی قادری رضوی

ڈائریکٹر

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

کراچی، پاکستان

۱۳ ر شوال الحکم سنہ ۱۴۰۵ھ

۱۴ اگست ۱۹۸۵ء



## حرف آفاق

عالم اسلام میں امام احمد رضا کی جس طرح پذیرائی ہوئی اس کا کچھ اندازہ فتاویٰ اکھر میں امام اکھر میں، الدولۃ المکیہ اور الاجازات الشیخہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

المصواریہ السنویہ، مقالات یوم رضا، فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، الیسٹران انوار رضا، امام احمد رضا اور اب علم دانش کی نظر میں، مجلۃ الاثر، جہاں ہضنا و خیابان رضا وغیرہ کتب بھی عالم اسلام میں امام احمد رضا کی عظمت و رفعت کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔

اس خصوص میں امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ نہایت ممتاز ہے اس پر بکثرت علمائے اسلام نے تعاریض لکھی ہیں جن میں بہت سی شائع ہو گئیں اور کچھ غیر مطبوعہ بریلی میں محفوظ رہیں، حسن اتفاق کہ غیر مطبوعہ اصل تعاریض کا یہ علمی ذخیرہ پاکستان میں دستیاب ہو گیا۔ راقم نے سلسلہ کے اوائل میں ان تعاریض کی تدوین کا کام شروع کیا اور اب بھلا اللہ تعالیٰ یہ تعاریض نیز امام احمد رضا کی دوسری تصانیف کی نئے نئے اضافہ اور دونا باب فلیں شائع کی جا رہی ہیں، ساتھ ہی امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر ایک مقالہ بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ایک بات قابلِ توجہ ہے، علمائے اسلام نے تعاریض اس انداز سے لکھی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا سے ان حضرات کے برسوں سے مرہم تھے حالانکہ امام احمد رضا خاں کا حرمین شریفین میں قیام مجموعی طور پر چند ماہ رہا ہے حیثیت یہ ہے کہ ان حضرات نے امام احمد رضا کی شخصیت و عظمت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے



تاثرات قلبیہ کئے اور ایک ہندی عالم کے بارے میں اس طرح دل کھول کر انہماک  
 خیال کیا جیسے وہ ان کے ساتھ برسرِ رمل ہو۔ بلاشبہ حرمین شریفین میں کسی کا  
 اس طرح مرکزِ نگاہ بن جانا بھلائے خودِ فضلِ عظیم ہے، یہاں تو بڑے بڑے علماء و اولیاء  
 غلامانہ پھرتے ہیں۔

تقاریف کے فائل میں تقریباً ۶۴ تقاریف ہیں جو سعودی عرب، شام اور مصر و عراق کے علماء نے لکھی ہیں، ان میں بعض تقاریف اصل ہیں اور بعض نقول، راقم نے ۴۸ تقریبات کی خود نوشت تقاریف کا انتخاب کیا ہے۔ نقول کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

تاریخین کرام کی سہولت کے لئے عربی تقاریف کا اردو میں خلاصہ طبع کر دیا گیا ہے۔ یہ کام راقم کے کرمفرما جنرل حبیب ہونا، عبدالرحمن تیزی (عطیہ جابح مسجد اشتم آباد، دمشق، سندھ) نے مکمل فرمایا، اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین میں سرفراز فرمائے آمین۔

محترم سید ریاست علی قادری محترم اعلیٰ ادارہ تحقیقات اہم احمد رضا کا ہم کو ممنون  
ہونا چاہیے کہ موصوف کی عنایت سے ہم کو یہ تقاریض ملیں۔ انہوں نے  
پاکستان میں پہلی ہفتہ کے لئے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور  
جس کا سفیان مشکل ہو گیا، وہ مسئلہ میں بریلی گئے اور وہاں سے بغیر اہم احمد رضا  
مولانا خالد علی خاں دستبردار العلوم مظہر اسلام بریلی کی عنایت سے اہم احمد رضا  
کے پالیس قلمی حواشی لائے جن میں بھیز پاپڑ کے رسالہ (مجاہدین و مطہرون علیہ السلام)  
کے اردو ترجمے پر اہم احمد رضا کا فارسی ماحشیہ جو نشر سخی اور تنقیدی و تحقیقی نوٹس پر  
مشتمل ہے، ادارہ تحقیقات اہم احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے جس کے بانی  
سید صاحب موصوف ہی ہیں۔ ماحشیہ سال کو چار ٹم کے صرف ایک صفحہ پر علاوہ اقبال  
ادب یونیورسٹی، اسلام آباد کے پروفیسر براہر حسین صاحب نے مستقل مقالہ قلب بند کیلئے  
جو معارف رضا مطبوعہ کراچی ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئے۔ مذکورہ بالا پالیس  
قلمی حواشی کے علاوہ مسئلہ میں مولانا خالد علی خاں نے مختلف علوم و فنون پر اہم احمد رضا

کی بہت سی قلمی اور مطبوعہ تصانیف ارسال کیں جن کی تعداد دو سو سے متجاوز ہے ، یہ سارا ذخیرہ سید یاسر علی قادری کے پاس ہے۔ موصوف کی عنایت سے راقم کو بھی اس علمی ذخیرے کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس ذخیرے میں ایک ناک نظر سے گزرا جس میں امام احمد رضا کے مولیٰ رسالہ الدیوانہ المجید پر عللئے اسلام کی اصل تقاریظ محفوظ تھیں ، انہی تقاریظ میں سے بعض تقاریظ کے عکس آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

شاید تعالیٰ تعینت مند این امام احمد رضا کو مزید جہت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ وہ کتب اور رسائل جلد از جلد منظر عام پر لائیں جن کا اہل علم و فکر کو عرب سے انتظار ہے۔ مولائے کریم ہم سب کو مسلک اہل سنت و جماعت کی خدمت کی مٹن عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین، رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ صحابہ اجمعین۔

احقر محمد سعید احمد عفی عنہ  
پنسل  
گورنمنٹ ڈگری کالج، مظفر آباد



# مکتبہ المدینہ

## مشمولات

۱۳	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	ہفت تہیہ
۲۴		عکس خطوط الوداد الکیہ و غیر من الکیہ
۲۸		عکس قصیدہ مری قلی
۲۹	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد	حسبیت امام احمد رضا
۸۸		اشاریہ علمائے اسلام
۹۳		عکس تقاریر
۱۳۹	مولانا عبدالرحمن تنوی	تھیس و ترجمہ تقاریر
۱۹۳		مطبوعات مرتب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 عَلَّمَ الْقُرْآنَ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 عَلَّمَ الْقُرْآنَ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 عَلَّمَ الْقُرْآنَ

# بیت اللہ تعارف

## افتتاحیہ

عالم اسلام میں امام احمد رضا کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب وہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا محمد تقی علی خاں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے، اس موقع پر مفتی شافعیہ حسین بن مسعود مجل الدیل مکی نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے امام احمد رضا کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ فرمایا :-

انی لاحمد نورا للعلم من هذا الجبین

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور مجھ کوں کر رہا ہوں“

اس کے ساتھ اور واقعات بھی پیش آئے جن کی تفصیل آگے آتی ہے۔  
عالم اسلام میں اس مجل تعارف کے تقریباً ۲۲ سال بعد ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں قدسے تفصیل تعارف اس وقت ہوا جب ردِ مذہب میں امام احمد رضا کا فتوے تصدیق و توثیق کے لئے علماء اسلام کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے اپنی تصدیقات عنایت فرمائیں، پھر چھ برس بعد ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء میں پچھلے تعارف کی تکمیل ہوئی جب امام احمد رضا دوسری بار حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے اور وہاں علماء نے آپ سے فتوے لئے اور سندیں حاصل کیں اور آپ کی حوالی تصانیف استند العتد اور الدولۃ المکیہ پر تعاریف لکھیں اور تصدیقات ثبت کیں، ایک نہیں بلکہ ۸۰۰۰ علماء اسلام نے اپنے تأثرات بڑی فراخ دلی کے ساتھ تحریر فرمائے، تفصیلات آگے آتی ہیں۔  
الغرض امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت جس کا تعارف ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء



حامی ملۃ محمدیۃ الظاہرۃ و مجتہد

المائتۃ الحاضرة علیہ

امام احمد رضا کے معاصرین میں حاجی امجد الدین صاحب مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا رحمت علی اپنی قدسی تصنیف تذکرۃ علمائے ہند میں امام احمد رضا کے حالات میں لکھتے ہیں :-

” و در سال نود و پنجم صدی مذکور (۱۲۹۵ھ) ہمیت دالہ بامجد خود بہ زیارتِ عربین شریفین ڈا وہا اللہ شرفاً، مشرف شدہ از اکابر علمائے آل دیار یعنی سید احمد علان مفتی شافعیہ و عبد الرحمن سراج مفتی حنفیہ سندِ حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و دیگر علوم یافتہ — روزے نماز مغرب بقیام ابراہیم علیہ السلام خواند، بعد نماز امام شافعیہ حسین بن صالح حمل اللیل بلالعارف سابق، دست صاحب ترجمہ گرفتہ بخاند مخد برد و ادیر پیشانی نوے گرفتہ فرمود :-

انی لا عبد نور اللہ من هذا العجبین

سپس سندِ صحاح ستہ و اجازتِ سلسلہ قادریہ بہ دستخط خاص دادہ فرمود کہ نام تو ضیاء الدین احمد است — سند مذکور، امام بخاری علیہ الرحمہ یازدہ واسطہ اندوہم در مکہ معظمہ، ایامائے شیخ حمل اللیل موصوف شرح رسالہ جوہرۃ الغنیہ در بیان مناسک حج مذکور شافعیہ کہ از تصانیف شیخ سابق الوصف است، اندوہم نوشتہ و نام آل النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ الغنیہ مقرر کردہ پیش شیخ برد، شیخ بختین، آخرین دے بکشار، در مدینہ طیبہ مفتی شافعیہ یعنی صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب ضیافت صاحب ترجمہ کرد :-

بعد نماز عشاء صاحب زجرہ در مسجد خفیہ تھا، توقف نمود، و رآں جا  
بشارت مغفرت یافتہ سلم

زجرہ " ۱۲۹۹ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین حاضر ہوئے  
اور وہاں کے اکابر علماء مفتی شافعیہ سید احمد حلال، مفتی شافعیہ محمد بن  
سراج سے حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و دوسرے علوم میں مسئلہ -  
ایک روز نماز مغرب مقام ابراہیم علیہ السلام پڑا، اکی، نماز  
کے بعد امام شافعیہ حسین بن صالح حمل اللیل نے سابطہ لغارت کے بغیر  
مولانا احمد رضا خاں کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں تک  
آپ کی پیشانی تھامے رہے اور فرمایا :-

" میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں "

اس کے بعد امام شافعیہ نے آپ کو صحاح ستہ میں اور سلسلہ قادریہ  
میں اپنے دستخط خاص سے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا  
نام منیا، الدین احمد رکھا، سند مذکورہ میں امام بخاری علیہ الرحمۃ تک  
کیا رہ واسطے ہیں۔

مکہ معظمہ میں شیخ حمل اللیل موصوف کے ایما پر مذہب  
شافعیہ میں مناسک حج پر ان کے رسالے جو برہہ مضیہ کی دوزد میں  
شرح لکھی ادا اس کا نام النیرۃ، الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ رکھا  
جب یہ شرح پنج موصوف کے پاس لے گئے تو شیخ نے تحقین و  
آفرین کی۔

مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب نے  
آپ کی دعوت کی، اسی روز نماز عشاء کے بعد مسجد خفیہ میں تہنایم کیا







الارض حرمین شریفین میں امام احمد رضا کا حجابِ نقائی شاندار تعارف ہوا اس نے مستقبل کے لئے مادہ ہموار کر دی اور پھر علما و عرب امام احمد رضا کی نگارشات سے برابر مستفید ہوتے رہے اور اسی نے اپنے آثارِ شریفہ کو تلمیذ کرتے رہے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کی مندرجہ ذیل تصانیف خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:-

- ۱۔ فتاویٰ اکھرمین رجعت، ندوة المین (۱۲۹۳ھ/۱۸۷۷ء)
- ۲۔ المستند العثماني بارخداة الابرار (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)
- ۳۔ الدولة العنكبوتية بالماودة الفخيرية (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۴۔ الاجازة الرضوية لبطل طرہ ابھریہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۵۔ الاجازات المنقذہ لعلما و کچھو والمدرینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۶۔ کفای العقیبہ الفاسم فی الکلام قرطاس الدوام (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۷۔ الفیوض المکیہ لحدیث الدولة العنکبوتیہ (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ان میں بعض تصانیف کے بارے میں مجلہ بیاں عرض کیا جاتا ہے تاکہ عالمِ اسلام سے امام احمد رضا کے تعلق پر روشنی پڑ سکے اور عالمِ اسلام کی نظر سے ان کے افکار کی پذیرائی کے متعلق متعلق معلوم ہو سکیں۔

- ۱۔ فتاویٰ اکھرمین، ندوة العلماء (بجارت) کے بارے میں امام احمد رضا کے ۳۸ سوالات کے جوابات پیش کیے ہیں۔ یہ جوابات بقول امام احمد رضا ۲۰ گھنٹے میں تلمیذ کے لئے لکھے گئے، یعنی ۱۶ اشوال خالصہ کو بعد نماز صبح سے لے کر ۱۲ اشوال خالصہ طلوع فجر سے یکٹ پہلے سودا اور بیعہ مکمل کر لیا گیا۔ امام احمد رضا اپنے عربی اشعار میں اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:-

فما هو الا سخل عشرين ساعة  
وعنها الى السجدة ولا كل يسفر د

فما كان ذاك الا بتعريف ساجنا  
لله الحمد حمد ادا عمايت ابد له

یہ استفادہ و فتویٰ تقریباً ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جب یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو مکہ معظمہ کے ۱۶ اور مدینہ منورہ کے ۷ علماء اعلام نے اسکی تصدیق و توثیق فرمائی۔ حاشیہ کتب الحرمین شریفہ میں اسکی تصدیق ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں محالات پر بحث اور جوابات کی تصدیق کے علاوہ امام احمد رضا کو ان کے علم فضل کی بنا پر خراج عقیدت پیش کیا ہے اور بلند القاب و آداب سے نوازا ہے۔

۲۔ شاہ فضل رسول بدایینی (م ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء) کی عربی تصنیف العقائد المستندۃ (۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء) پر امام احمد رضا نے المستند المستند کے نام سے عربی میں تعلیقات حاشی کا اضافہ کیا ہے۔ مستند المستند میں یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ۳ علماء نے اپنی اپنی تعاریف اور تصدیقات ثبت کیں۔ ان تعلیقات میں امام احمد رضا نے اپنے بعض معاصرین کی قابل اعتراض نگارشات کا تعاقب کیا ہے اور اپنا طبع نظر پیش کیا ہے۔ اسی پس منظر میں مستند المستند کو امام احمد رضا نے ایک کتاب تنبیہ یا ان آیات قرآن تصنیف فرمائی جس میں قرآنی آیات احادیث نبویہ کی روشنی میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھجک کھائی ہے۔

۳۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الطیبیہ چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جو قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں مستند المستند کو پیش کئے گئے تھے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں:

۱۔ عبدالحکیم نیشابوری : رسالہ رضویہ ۱۰ ج ۱، مطبوعہ لاہور مستند المستند ۱، ص ۳

۲۔ فتاویٰ انکروی : رسالہ رضویہ ۱۰ ج ۱، مطبوعہ لاہور مستند المستند میں شامل ہے مولیٰ حق کے ساتھ  
۳۔ دونوں حصوں کو ایک جہت کے لئے اس طرف رجوع کریں۔

۴۔ جن اور حاشیہ لاہور اور استنبول سے شائع ہو گئے ہیں۔ مستند

۵۔ تصنیفات کے لئے علامہ رضوی، علامہ انکروی، مطبوعہ لاہور مستند المستند۔ مستند



۴۔ وہ ازل، یہ حادثہ ————— وہ غیر مخلوق بہ مخلوق ————— وہ زیرِ تقدیر نہیں، یہ زیرِ تقدیرِ الہی ————— وہ واجب البقاء، یہ جائز الفناء ————— اس کا تفسیر محال، اس کا ممکن۔

۵۔ علمِ کل اللہ کو سزاوار ہے اور علمِ بعض رسول اللہ کر ————— مگر بعض بعض میں فرق ہے ————— پانی کی پوند بھی بعض ہے اور سمندر کے مقابلے میں دُریا، بھی بعض ہے ————— تو بعض بعض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔  
۶۔ مخالفین کا بعض بعض دُور میں کا ہے اور چار اُبعض مسرت و تمکین کا جسکی قدر خطابی جانے اور جن کو خطا ہوا۔

۷۔ جس طرح علم ذاتی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح علمِ خطابی پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآنِ کریم نے دونوں علوم کی خبر دی ہے ————— چہرے قرآن پر ایمان لانے والا دونوں علوم میں سے کسی علم کا منکر نہیں ہو سکتا جو منکر ہے وہ پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اس کا حکم معلوم۔

۸۔ کسی عالم کے علم کی اس لئے کفنی کرنا کہ وہ استادوں کے پڑھائے سے پڑھا ہے، کسی صاحبِ عقل سے متوقع نہیں ————— صاحبِ عقل اس کے علم کا اعتراف کرے گا اور کسی یہ کہہ کر اس کے علم کو ہلکا نہ کرے گا کہ اس کے علم میں کیا خرابی ہے، یہ تو پڑھائے سے پڑھا ہے اور سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔

الغرض امام احمد رضا خاں، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو تنہا ہی غیر محیط، خالق، زیرِ قدرتِ الہی اور حادثہ ماننے ہیں مگر اسی کے ساتھ آپ کی وسعتِ علم کو وہی نسبت دیتے ہیں جو ایک مسند کو پانی کی پوند سے ہوتی ہے جس کا سب سے بھی کہیں کم۔

الدولة الکبریٰ کمالہ میں مسندِ خطری میں تصنیف فرمائی، ہندوستان

واپس کے بعد مسئلہ میں اس پر حواشی تحریر فرماتے، جس کا تاریخی عنوان یہ ہے :-  
 النصوص الملکیہ لمعدلیہ ولہ الملکیہ (۱۳۲۵ھ)

۵۳۔ الامارات الرضویہ لعل بکۃ البیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) اور الامارات الفتیہ  
 لعمار بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) الکلمات پر مشتمل ہیں جو امام احمد رضا نے  
 علماء اسلام کو عنایت فرمائیں، اس میں وہ خطوط بھی شامل ہیں جو علماء اسلام نے  
 امام احمد رضا کو لکھے تھے

۶۔ کفیل الفقہ الفہم فی احکام قرطاس المداحم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کی تفصیل یہ  
 ہے کہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں امام مسجد الحرام مولانا عبداللہ میرداد اور ان کے  
 استاد مولانا حامد محمود جادوی نے نوٹ کے متعلق ایک استفتاء امام احمد رضا کے سامنے  
 پیش کیا، امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ڈیڑھ دن سے کم مدت میں عربی میں  
 رسالہ کفیل الفقہ الفہم تحریر فرمایا۔ جب یہ رسالہ علمائے عرب میں کے سامنے پیش کیا گیا  
 تو انہوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی نقلیں لیں، مثلاً شیخ الامام احمد ابو العزیز میرداد  
 حنفی، قاضی محمد شیخ صالح کمال حنفی، حافظ کتب الحرم سید اسماعیل بن علیل حنفی، مفتی حنفی  
 شیخ عبداللہ صدیقی وغیرہم۔ امام احمد رضا سے قبل آپ کے استاد الامام  
 مفتی عظیم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے بھی نوٹ کے متعلق سوال کیا گیا  
 تھا کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں لیکن انہوں نے جواب سے اجرا من فرمایا مگر  
 امام احمد رضا نے ثانی جواب دیا جس پر مفتی حنفی عبداللہ بن صدیقی تہذیب لکھے۔

الرحمن امام احمد رضا کی شخصیت عرب میں شریفین اور عالم اسلام میں  
 عانی پہچانی حنفی اور ان کے علم و فضل کا عوام و خواص میں جو چاہے تھا جس کا اندازہ

ملہ انجمن الملکیہ کا ایک علمی سیمینار علی قادی کوکچی، اور ملا محمد علی خاں (بریلی) کی عنایت سے  
 قائم کیا، اس کے بعض صفحات کا کس اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مسترد

تھ : دونوں مجرے، رسالہ رضویہ، ج ۲، مطبوعہ ہندوستان میں شائع ہو گئے ہیں۔ مسترد

آگے چل کر امام احمد رضا کے حالات زندگی اور ان تعارف سے ہر ملاحظہ کرنے والے اس کتاب کے آخر میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

احقر محمد سعید احمد

۲۱ مادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

پرنسپل  
گورنمنٹ ڈگری کالج بٹگرام  
(پاکستان)

۲۷ اپریل ۱۹۸۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
محققان و معلمین علیہ منوالہ فکریہ

# ابتدائیہ

(اشاعت دوم ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۰ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ایک دو زمانہ تھاجب سر زمین عرب میں پہلے دنیائے اسلام میں اہل سنت و جماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شہرہ و در و در و نزدیک پھیلا ہوا تھا، یہود و نصاریٰ کے قہدان اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر و شرک کے ہمارے اہل سنت و جماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ تو اہل سنت و جماعت کے اقتدار کے نمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب ”الدولة المعیہ بالمعادۃ العیہ“ (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) پر تقاریر لکھیں پیش نظر کتاب کی تقریب اشاعت انیس ہجریہ کی گویا تقریب روزِ نبوی تھی جو لورہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی، عرب محققین نے ان تقاریر سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ ازہر شریف، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاذ شعبہ زبان اردو و ترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی۔ ”الامام احمد رضا والعالم العربی“ (مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء) اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا ہم ۸۰ برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر چلا پہچانا جانے لگا۔ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں :-

(۱) علامہ شیخ عبدالقادر کردی (۲) علامہ شیخ سید اسماعیل بنی (۳) علامہ شیخ سامون البری بنی (۴)

امام احمد رضا بریلوی کے بہت سے عرب خلفاء تھے۔ (۱) ایک مکتوب کے مندرجہ ذیل خلفاء پر ایک فاضل سید ہے۔ ایچ۔ شاہ نے ذیل مقالات لکھ کرے ہیں :-

(۱) علامہ شیخ احمد غفر لوی ہاشمی (۲) شیخ عبداللہ بن الخیر میر دلو

موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد بن الخیر میر دلو اور میر دلو خاندان



سے ۱۳ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو نخل ایکپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی صاحبہ شیخ حسین کی لازبری کے خاندان پر بھی سیر حاصل کھنچے جو ۱۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ:

(۱) شیخ عبدالرحمن سراج حنفی۔ (۲) علامہ سید ضیہ الدین صالح بعل، اللیل شافعی۔ (۳) پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے مفتی، معظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (کن امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی ماگنی بن عباس ماگنی (معدن شیخ محمد علی مطرفی مترجمہ شیخ فقیر احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی ماگنی (۴) نے اپنی کتاب ”الطالع السعيد المنتخب من السلاسل والاسانيد“ (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا ریلوی کا ذکر کیا ہے۔۔۔۔۔ دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن سے امام احمد رضا ریلوی کے عرب اساتذہ، خلفاء اور تلمیذ کے حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں مثلاً

- (۱) محمد علی مغربی: اعلام الحجاز، ج ۱، ۱۹۸۵ء (۲) سید انس یعقوب کتبی: اعلام من روض النبوة، ج ۱، ۱۹۹۳ء (۳) حسن عبدالحمی قزوینی: اهل الحجاز صفتهم التاريخی، ج ۱، ۱۹۹۴ء (۴) عبدالحجاز: سرور تراجم بعض علماء فی القراءات الاربعة عشر للهجرة، ج ۱، ۱۹۸۶ء (۵) ڈاکٹر مکرم شیخ امین: الحركة الانصارية في المملكة العربية السعودية، بیروت ۱۹۸۹ء (۶) ذہیر محمد جمیل کتبی: احوال من مکة المكرمة، ج ۱، ۱۹۹۲ء، دہلی
- سب سے اہم کام ازہر بخندوشی، قاہرہ میں ہو رہا ہے، وہ حضرات امام احمد رضا پر الکر۔ قل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان ”الاعلام احملوہا واثروہ فی الفقه الحنفی“ دوسرے مولانا ممتاز احمد سیدی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا ”الشیخ احمد رضا خان البریلوی الہندی شاعر عربیاً“

جامعہ ازہر، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری سے اولاد تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۷ء میں امام احمد رضا کافرنس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک دقیق مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور

ان سے امام احمد رضا پر کھولیا۔ اہل سنت و جماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ انہوں نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے "بساتین العفراں" کے عنوان سے چھپوایا (۱)۔۔۔۔۔ پھر ایک تحقیقی مقالہ "الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خان والعالم العربی" (۲) قلم بند کیا جس کی خوب پڑھائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰-۹۰ برس پر جامعہ ازہر، قاہرہ سے یادگاری مجلہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

"الکتاب النکاحی"۔۔۔۔۔ مولد الامام احمد رضا خان (قاہرہ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۹۹ء)

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں :

(۱) قاضی جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری (۱۰۰) (۲) ڈاکٹر عبد المنعم خفاجی

(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید (۴) ڈاکٹر رزق مری ابو العباس (۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو یکٹشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں :

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (۲) پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری (۳) دہلیست سول نگاری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یادگاری مجلہ کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے

والے تقریباً ۲۰- مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام

کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو مشہور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو

منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان "المنظومة السلامیة فی مدح خیر البریة" (۱)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے

دیوان حدائق عشق کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم

کر رہے ہیں، تقریباً ۳۰۰- اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس

منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا: "مصفوة المذہب فی الی والیت والحمد للہ والاولاد"

پھر ڈاکٹر حازم مصری "ویدن ادنیٰ شک عمل علمی کثیر" اور اس کا سرانجام ڈاکٹر حازم

صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے

ہی ہیں جس کا موصوف نے المنظومة السلامیة کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا۔

"ولولہ ما کان لی ان اعرف ما عرف ولا اکتب ما کتبت"

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جانتا جو میں نے جانتا وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا :

جامعہ ازہر، قاہرہ، کے ڈاکٹر نجیب شاہل (استاذ اثر کلید اللغات) (ترجمہ) نے امام احمد رضا کے فتویٰ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان "ظاہر و دئے ہائیکا" مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔ اور، تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر، صاحب زادہ سید و باہتد سول قادری اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالغنی شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاہرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کرایا (۱۲)۔

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرہ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب بھر عود کرنا چاہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پائے پاں ہیں وہاں بھی محبت کی مسک آہنی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں حجاز میں مکہ دہلی سے کچھ عطاء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کرایا تو مفتی سید محمد علی بھٹک کے سید محمد بن علوی ناگنی نے خوب پزیرائی کی۔ (۱۳) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پزیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو بیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا۔۔۔ ڈاکٹر احمد یوسف انڈونیز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے، (۱۴) جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات دیکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنا دیتا ہے اور کج کو جموت سے الگ کر دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو علم و حکمت سے شرف فرمائے اور علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین و رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و علی آلہ وازواجہ و اصحابہ اجمعین۔

### حواشی و حوالہ جات

- (۱) محمد رشاد اللہ ہند رضوی، طائے عرب کے غلوؤں کا خلد بخاری کے نام، ممبئی، ۱۹۹۳ء
- (۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرۃ علماء اہل حضرت (کراچی، ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عرب طریقہ کے ۲۸ علماء کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۱۹۳۵)
- (۳) مدارفہ خدا، کراچی، ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵
- (۴) مدارفہ خدا، کراچی، ۱۹۹۹ء، ص ۱۶۵-۱۸۹



# حیات امام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر محمد عواجم

# مولانا محمد علی احمد رضا

## امام احمد رضا بریلوی

(۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نیا پٹھان، مسلک حنفی، مشرقی قادری اور مولانا بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا علی علی خاں علیہ الرحمہ (۱۲۹۶ھ/۱۸۸۰ء) اور جدِ امجد مولانا علی خاں علیہ الرحمہ (۱۲۸۵ھ/۱۸۶۹ء) اپنے عہد کے جلیل القدر علماء و سوا میں شمار کئے جاتے تھے۔ امام احمد رضا بریلوی نے اپنے فقیہ دیوانِ عدلیٰ بخش (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۹ء) میں ان دونوں حضرات کا اس طرح ذکر کیا ہے:

احمدی ہندی رضا ابن تقی ابن رضا (۲)

امام احمد رضا کی ولادت باسعادت، اشوال المکرم ۱۲۸۵ھ مطابق ۲۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یو۔ پی، بھارت) میں ہوئی، محمد نام رکھا گیا مگر جدِ امجد علیہ الرحمہ نے احمد رضا نام تجویز کیا اور یہی مشہور ہوا، تادیبی نام المختار (۱۲۹۲ھ/۱۸۵۶ء) ص ۱۶۱ امام احمد رضا نے اپنی حیرت انگیز ذکاوت اور حقِ عمل مجاہد کی عنایت کی

بابت ۱۳ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن میں علومِ دینیہ سے فراغت پائی ۳۱ امام احمد رضا علیہ السلام نے ہند، مطبوعہ کراچی ۱۳۲۵ھ، ص ۱۹۰، ۱۹۳، ۵۳۱

۱۳۵ امام رضا خاں: حقائق بخشش (۱۳۲۵ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۸

۱۳۶ رحمٰنی علی: تذکرہ علمائے ہند، ص ۹۸

۱۳۷ امام احمد رضا خاں، الامداد الیٰ الضعیفہ لمحل بحث، ج ۱ ص ۱۳۲ مطبوعہ لاہور ۱۳۲۵ھ، ص ۳۰۸ (مشہور رسائل و منوج، مرتبہ محمد عبد الحکیم آفریشا، جہانپوری، ج ۲)







الہامی فیض سے حاصل کیا۔ اللہ کی پناہ میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خود ستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعم کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے (۱)۔

امام احمد رضا نے جن علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۵۲ ہیں جہاں پہلے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کئے اور ۲۸ وہ ہیں جو محض مطالعہ کے درپے حاصل کئے، اس طرح آپ نے کل ۵۲ علوم و فنون حاصل کئے، یہ امتیاز و صرف مسامحین میں بلکہ سابقین میں بھی امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ پھر یہی نہیں کہ آپ اس قدر علوم و فنون سے محض ناواقف تھے بلکہ ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یا دیگر کار چھوڑی ہے (۲) اور مختلف کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں چند حواشی کا امام احمد رضا نے اس طرح ذکر کیا ہے:-

”میں نے ان جملہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں، حاشیہ فریسی کا سلسلہ زاد طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی، اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دئے (۳)، اگر دوسرے ملک میں ہو تو اس پر حواشی لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی درکائی

ملہ الامازۃ الوطنیہ، ج ۱ ص ۱۳۲۳) مشورہ رسائل و منویہ، ج ۱، مرتبہ طرز الخیر و الخیر

شاہجہانپوری مطبوعہ ۱۳۹۶ھ، ص ۲۹۹ تا ۳۰۷ و ۳۱۳ تا ۳۱۵ (مختصاً)

ملہ ۱) امام احمد رضا کی تصانیف کی تفصیلات کے لئے مستند جہاں ذیل ماخذ سے رجوع کریں :

(۱) فتاویٰ رضا، حرکت جملہ تصانیف، لاہور، ۱۳۹۷ھ، ص ۳۲۵ تا ۳۳۸۔

(۲) مختلف علوم و فنون پر تقریباً ۲۵۰ علمی تصانیف، یہ حواشی یک دست ملی تھیں جس کے پاس کاپی میں محفوظ تھی۔ مستند ملکہ بیان امام احمد رضا کی شاہی تقریریں نقل کرتی ہے کہ کتاب آپ کی ملک ہوتی تو اس پر حواشی ضرور لکھتے لیکن مستند ہوتی تو نہ لکھتے، فی ذلک اس مستند کتابوں پر لکھنے میں اہل علم بھی امتیاز نہیں کرتے۔ مستند

حنفی اصول فقہ کی کتاب مسلم الثبوت پر، صحیح بخاری کے نصف اول پر، صحیح مسلم اور جامع ترمذی پر شیعہ، رسالہ قطب پر حاشیہ، احمد عامہ شمس بازغیر پر اکثر حواشی اس وقت تکھے جبکہ طاب علی کئے داسد میں اپنے سین کے لئے مطالعہ کو نصف اول اور دوسرے قیسیر شرح جامع صغیر پر شرح چھپنی اور تقریب پر، ادقہ کس کے تین مقالوں اور الزکجد الاحمد پر اور علا رشی کی رد الحمار پر بھی حواشی لکھے ان سب میں پچھلی یعنی رد الحمار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریکات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کئے گئے ہیں۔ (۱۱)

ام احمد رضا کو علوم منقولہ کے علاوہ علوم معقولہ، خصوصاً ریاضیات میں جو صارت حاصل تھی اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے جو ایک ریٹائرڈ جج سید صفر علی شاہ صاحب نے نقل کیا ہے وہ لکھتے ہیں :-

"مولانا سید سلیمان اشرف صاحب مدرسہ ثقبہ دینیات اسلامیہ علی گڑھ، بڑے جدید عالم تھے اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابلِ تحریر ہے کہ جناب ڈاکٹر سر سید الدین احمد صاحب (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب مدد سے نے جوہنی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جب

لے احمد رضا : الکائنات الضوریہ ، سال ۱۲۱۰ھ ، ص ۳۰۹

نوٹ : رد الحمار کا یہ عربی حاشیہ جلد الحمار کے نام سے حیدرآباد دکن (مجموعات) سے شائع ہوا ہے۔  
 یہ کی تقریباً پانچ قلمی جلدیں سب دیانت علی صاحب قادی ، اگرچی ان کے پاس محفوظ ہیں۔ مستند

مولانا سید سلیمان اشرفؒ کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمن کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں اور ڈاکٹر صاحب کو بہت حیرت ہوئی لیکن مولانا سلیمان اشرفؒ صاحب نے ان کو مجبوظ کیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مولوی صاحبان کو تو محض عربی کی ریافت ہوتی ہے اور دیگر معانی کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا قسم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے دائرہ ریاضی رکھائی اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

خود ڈاکٹر صاحب کی ریاضی کی لیاقت مسلمہ تھی ایک تہہ ان کی پروڈانس چانسلری کے دماغ میں ریاضی کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک ورلڈ ریٹیلیم کے بارے میں جناب ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا، ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ورلڈ ریٹیلیم (World Retailing) ہے اور ابھی تک اس کا حل دریافت نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے کمال یہ کیا کہ ہر کسی خاص تیاری کے لئے دفتر کی میز پر بیٹھے بیٹھے اور ہر کسی کتاب سے رٹلئے اس پر اہم کتبوں میں حل کر دیا اور یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے انجام دیا لیکن ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب علم انہی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی ازیں لے گئے اور ان کے



آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ امام احمد رضا اس سنت کی شدت کے ساتھ میرزا کی جبکہ ان کے بعد مبارک میں ان کے مخالف علماء سرکشی و بغاوت میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ ہر عام علماء کے سروں سے عاتقے اتار کر کھنڈر کی وہ لڑپا پٹائی جو گاندھی سے منسوب کی جاتی تھی۔ اس طرح انہوں نے اپنے انھوں سے شعار اسلام کوٹ کر، شعار کفر کو قائم کیا اور اللہ وانا الیہ راجعون۔

(۵)

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ امام احمد رضا کی زندگی بھی نظماً انتقام سے خالی ہے حالانکہ ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جو ذکرنا چاہتے تھے۔ امام احمد رضا کے غلیظ عظیم کا اندازہ ان کلمات سے ہوتا ہے جو آپ نے علماء عرب کو بیعت اور بعض اوجیہ و ملیات کی اجازت دینے وقت سند اجازت میں تحریر فرمائے۔

بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى دَابِ هَذَا الْحَقِيرِ

وَدَابِ مَشَاخِي بِجَمِيلِ الْهَمَمِ فَأَنَا إِذَا ظَلَمْنَا

وَإِذَا نَا أَحَدٌ مِنْ إِخْوَانِنَا أَهْلَ السُّنَّةِ لَا نَأْخُذُ

السَّيْفَ قَطُّ بِأَيْدِينَا وَاسْمَا نَجْتَنِزِي بِالْجَنَّةِ

” بھلا اللہ تعالیٰ اس حید خیر کی اور میرے عالی ہمت مشائخ کی

یہی عادت ہے کہ اگر کشتی بجائیوں میں کسی ہم پر ظلم کرے یا ایذا پہنچائے

تو ہم اپنے انھوں میں ان دعاؤں کو تلواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ

انہیں بطور وصال استعمال کرتے ہیں۔“

۱۔ محمد بن عبد اللہ : تحریک آزادی ہند اور السواد کا حکم مطبوعہ لاہور، ص ۱۳۲

۲۔ محمد بن عبد اللہ : انوار غوثیہ شرح شامی تفسیر، مطبوعہ لاہور، ص ۲۸۲

۳۔ محمد بن عبد اللہ : الاجازۃ الرضویہ لیسئل مکتبہ اشراقیہ لاہور، ج ۲، ص ۲۲۰

(۹)

تقویٰ اور احتیاط شرعی میں امام احمد رضا نے جو اہتمام رکھا بعد خود ان کے زمانے میں عرصہ ہوتا جا رہا تھا اور آج تو یہ تقویٰ دیکھنے میں نہیں آتا، آنکھیں جس گہرائی میں اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے :-

امام احمد رضا نے اپنے خلیفہ مولانا غلام احمد فریدی سے بتجلی (۱۳۶۲ھ/۱۹۴۱ء) کو سند اجازت بیعت دینے کے لئے کتابت کرائی یہ ۱۹ رزی اکبر ۱۳۲۱ھ کو مکمل ہوئی، اس لئے اس میں اجازت کی یہی تاریخ لکھ دی گئی تھی

وكان ذلك لتاسع عشر من ذي الحجة

الحرام -

لیکن امام احمد رضا نے یہ اجازت مار ۲۰ رزی اکبر ۱۳۲۱ھ کو عنایت فرمایا اس لئے اپنے دست مبارک سے ۱۹ رزی اکبر کو کاٹ کر ۲۰ رزی اکبر تحریر فرمایا :-

وكان ذلك لعشرين خلون من ذي الحجة

الحرام -

ایک دن کا آگے پیچھے ہو جانا بظاہر کوئی بڑی بات نہیں مگر نگاہ شریعت میں بہت بڑی بات ہے، دنیا بھر کی جامعات میں جو سندرات جاری کی جاتی ہیں ان پر بالعموم وہ تاریخ نہیں ہوتی جس تاریخ پر وہ دی جاتی ہیں توجہ بات امام احمد رضا کی نگاہ میں اتنی کھٹک رہی تھی وہ ہماری جامعات و مدارس کی روایت بن کر رہ گئی ہے۔

(۱۰)

اتباع مسیحیہ سنیرا و تقویٰ شکاری کا یہ ادنیٰ اعجاز ہے کہ انسان اپنے خاندان

سلسلہ مولانا غلام احمد فریدی کے صاحبزادے مولانا غلام محی الدین فریدی نے بھی کی حمایت سے پسند و ملالت کی گئی اور اس کا مکس بھی محفوظ کر دیا گیا۔

ہے پناہ طاقت و قوت عکس کن ہے، جہی اور بے باک ہو جانا سچا خدا کے  
 سا کسی کا خوف اس کے فکر و شعور پر تسلط نہیں ہوتا ————— بے غمی اور حیا  
 بے باکی کی بہت سی مثالیں امام احمد رضا کی زندگی میں ملتی ہیں گریباں یہ ایک مثال  
 کافی ہے۔

جس دانے میں امام احمد رضا حرمین شریفین میں مقیم تھے (۱۳۳۲ھ /  
 ۱۳۳۲ھ) ایک نا اہل و عیال میں خطیب نے ایک بدعت تازہ ایجاد کی اور  
 یہ دعائیہ کلمات ادا فرمائے :

و اسحق بن اعمام منجیك الاطائب حمزة  
 والعباس والابن طالب ملے

جس وقت امام احمد رضا کے کانوں میں یہ آواز آئی، آپ نے  
 بے ساختہ فرمایا :

اللهم هذا منك و ملے

اور اس بات کی ذرا ہلار پر واہ فکی کہ حرمین شریفین میں اگر خطباء کا  
 تقرر حکومت وقت کرتی ہے اور وہ وہی خطبے پڑھتے ہیں جو حکومت  
 کے ایما پر جاری کئے جاتے ہیں اس لئے ان پر تنقید حکومت پر تنقید  
 بھی جاسکتی ہے جو کسی ناگمانی آفت کا پیش خیمہ بن سکتی ہے —  
 مگر نہیں امام احمد رضا نے سب غدشوں کو نظر انداز کر کے وہی کہا جو  
 ان کا دل کہتا تھا ملے

حیات کیا ہے؟ خیال و فکر کی مجذوبی  
 خودی کی موت ہے اندیشہ اسے گونا گوں

## ح

پاک و ہند کی سیاست میں تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریکِ تحریکِ پاکستان (۱۹۴۰ء) کے زمانے میں جس خشیتِ الہی اور مخلوق سے بے خوفی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ علامہ ہند کی ایک بڑی جماعت نے کفار و مشرکین ہند سے موات کی حمایت کی لیکن امام احمد رضا نے اس کی شدید مخالفت کی۔ جویم علماء میں چند ایک کے سوا امام احمد رضا ہی لگے آگے نظر آتے ہیں۔ — امام احمد رضا کی مرنے پر بیعت نے ۱۹۲۰ء میں جو کچھ دیکھا، بعد کے آنے والے سالوں میں ہر ایک نے وہی دیکھا اور وہی شکوے کیا۔

حافظ کتب حرم شریف علامہ سید اسماعیل بن غلیل

امام احمد رضا کے بعض علماء کی بصیرت سے محرومی پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والعجب من هؤلاء الدیاس اعنی الدیاس  
الہندیۃ کانت سابقا مجمع کثرۃ الفضل  
والعلماء والآن صارت ماوی کثرۃ الجهل  
والاغیار علیہ

”ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ کثرتِ فضلاء و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرتِ جہلاء و اغیار کے ٹھکانے ہو گئے۔“

۱۔ تصنیفات کے لئے معاون کریں یا تم کا مقام داخل ہو بلوی اور نگاہِ موات، عبودہ پور علی گڑھ، ۱۳۱۴ھ  
۲۔ دوسرا مقام تحریکِ آزادی ہند اور اسلام آباد، عبودہ لاہور، ۱۳۱۵ھ

۳۔ امام احمد رضا، فتاویٰ لکھنؤ، برصغیر، ۱۳۱۴ھ (مستور، ساکلی، دہلی، ۱۳۱۵ھ)  
۴۔ عبدالحق، حیاتِ شاہجہانپوری، عبودہ لاہور، ۱۳۱۵ھ، ص ۱۳۲۔



## امام احمد رضا اور زبان عربی

(۱)

امام احمد رضا گونہ گونہ تھے مگر ان کی فطرت عربی تھی اور مزاج حجازی۔  
 وہ ایک ایسے عالم تھے جن کو ہندی ہوتے ہوئے عربی کہا جاسکتا تھا۔ عربی  
 جانتا اور بات ہے اور عربی ہونا اور بات۔۔۔۔۔ پاک وہند کے بہت سے  
 علماء عربی جانتے تھے مگر یہ بات شاذ و نادر ہی کسی میں ہوگی کہ وہ بھی ہوتے عربی محسوس  
 کیا معلوم ہوتا ہے کہ روزِ نازل ہی سے احمد رضا کی فطرتِ سلیمہ میں عربی  
 درلیت کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کی تصانیف، مکاتیب، مسند  
 اجازت اور اشعار وغیرہ سے عربی زبان میں ان کی ہدایت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے  
 ان کی ہزاروں سے زیادہ عربی افادہ اور اردو تصانیف ہیں مگر اس سلسلے میں  
 ایک کے سبکتوں کے، عربی اور انگریزی میں۔۔۔۔۔ ان کے فن کے شعور پر عربی کی  
 چاپ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کی پہلی تصنیف عربی زبان میں سامنے

۱۔ امام احمد رضا خاں : جہاندار حاشیہ و جامعہ ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

۲۔ محمد عبدالمکرم قادری : المکتب الصیغ علی الرحمن الطیب (۱۳۱۹ھ) ، مشورہ سائل و حق

ج ۱ ، ص ۲۸۵ - ۲۴۴ -

۳۔ امام احمد رضا خاں : الامانات المفیضہ لعمادہ کبیر و المدینہ (۱۳۲۴ھ) ، مشورہ سائل و حق

ج ۲ ، ص ۲۳۷ - ۲۰۴ -

۴۔ دکنی کتب خانہ علی خاں : امام احمد رضا کی عربی شاعری ، مشورہ اخبار رضا ، مطبوعہ لاہور

۱۳۹۹ھ ، ص ۵۲۳ - ۵۲۹ -

۵۔ (اب) مفتی سید شامست علی : مجدد الار ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ ، ص ۷

آئی۔۔۔ اس کا عنوان ہے :

صنوع النہایہ فی اعلام الحمد والہدایہ

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۳ برس کی عمر میں ۱۲۵۷ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی، اسی لئے عرض کیا گیا کہ گودہ علمی تھے مگر حقیقتاً عربی تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنے سند ولادت اور سند وفات آیات قرآنی سے نکال کر یہ بتایا ہے کہ ان کو قرآن مجید اور زبان قرآن کے کس قدر انس و محبت ہے۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں پہلی آیت سے من ولادت نکلتا ہے اور دوسری آیت سے من وفات :-

(۱) اُولَئِكَ كُنْ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانُ وَ

اِيْدُهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ (۱۲۷۲ھ)

(ب) وَبَطَافٌ عَلَيْهِمُ بَايْنَةُ مِنْ فَضْلِكَ وَكُتَابٌ

(۱۳۳۰ھ)

امام احمد رضا عربی نظر و نظر پر ایسے قادر تھے کہ بلا تکلف لکھتے چھتے تھے۔۔۔۔۔ ہندوستان کے رہنے والے عربی نژاد اور ہندی نژاد عربی دانوں کی بھی ان کے سامنے ہمیشہ چلتی اور وہ ساکت و صامت ہو جاتے چنانچہ ایک عربی نژاد عالم مولوی طیب صاحب (پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور) نے ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ھ کو امام احمد رضا کے سامنے اذاتہ الغار (۱۳۱۹ھ) کا تعاقب کرتے ہوئے عربی میں ایک خط لکھا، امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ کو اس کا معقول جواب دیا، مولوی طیب صاحب

۱۲۵۷ھ امام احمد رضا کی زندگی میں ان کے طبیب مولانا ظفر الدین بنوری نے ام احمد رضا کی خشک ہو جانے کی صورت و معانیف کی بصورت کو ہی کتاب لجمل العودات لیفلت الخیر میں جمع کیا تھا، یہ کتاب طبع حقیرہ پڑھنے سے شائع ہوئی، مولانا بنوری کا ذکر ہے۔۔۔۔۔ مستور

۱۲۵۷ھ مولانا بنوری، سورۃ الجودہ ۲۲ - ظفر الدین بنوری، حیات الطحطاوی (۱۹۳۳ء) مطبوعہ کراچی، ص ۱  
۱۲۵۷ھ ایضاً : سورۃ الدہر ۱۵۱ - حسین دہخانی، دوا با شریف، مطبوعہ ۱۳۱۷ھ

نے دوسرا حصہ کیا، امام احمد رضا نے ارشدیہ کے اس کا جواب ارسال کیا مولوی طیب صاحب نے ان کا شک و غش دے، چنانچہ امام احمد رضا نے ۵ ذی قعدہ ۱۳۱۷ کو قیصر خط لکھا جس پر مولوی طیب صاحب نے جواب بھیجے کا وعدہ کیا، اس کے جواب میں امام احمد رضا نے چوتھا خط ۹ ذی قعدہ ۱۳۱۷ کو ارسال کیا مگر مولوی طیب صاحب نے حسب وعدہ جواب ارسال نہ کیا جس پر امام احمد رضا نے پانچواں خط ۱۱ ذی قعدہ ۱۳۱۷ کو ارسال کیا۔ یہ ساری خط و کتابت عربی میں ہوئی اور بالآخر مولوی طیب صاحب غش و شک ہو گئے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مولوی طیب صاحب کے تینوں خطوط عجیبی طور پر ۳۹ سطروں پر مشتمل ہیں جن میں اطلاع اور صرف و نحو کی کس غلطیاں ہیں مولانا سید عبدالکریم قادری مجیدی نے ان کی نشاندہی کی ہے بغلاف اس کے امام احمد رضا کے عربی خطوط عربی زبان پر ان کی سہارت کے شاذ و غافل ہیں ملے

### (ب)

حضرت امام احمد رضا بکد آپ کے خلفاء بھی زبان عربی میں مجتہد و فاضل رکھتے تھے چنانچہ آپ کے خلیفہ و فیض سید سلیمان اشرف بہاری ۱۳۵۲ھ بعد شعبہ دینیات، سلمیٰ نور علی، علی گڑھ نے عربی زبان پر السین کے ہم سے ایک فاضل لکھا، لکھی تھی جو مسئلہ میں علی گڑھ سے شائع ہوئی اور پھر مسئلہ میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فاضل صنف نے مدیر السلال (دہلی) پر جلی بلیان کے افکار باطلہ کا تعاقب کیا ہے اور عربی زبان کی عظمت کو اس کی دست برد سے بچا کر وہ مقام بخشا ہے جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی، یہی نہیں بلکہ فاضل صنف

ملے مولوی طیب صاحب کے تین عربی خطوط اور امام احمد رضا کے پانچ عربی خطوط ارسال  
اعلیٰ سب علیٰ ارض طیب میں شائع ہو چکے ہیں یہ رسالہ رسالہ صوریہ، جز ۱ (مترجمہ مولانا  
عبدالحکیم شاہ) پڑھی بطور لاہور ۱۳۴۲ھ تا ۱۳۸۵ھ میں شائع ہے ۱۰ مسعود

مستقل فن بدون فراد یا جس کے آثار انگلوں کی تصانیف میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔  
 جب یہ کتاب مشہور مشرق پر فیروز راؤ نے مطالعہ کی تو میا خٹہ کا یہ  
 ”مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا“  
 عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور طبع جاتا۔“ لے  
 اور جب شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے مطالعہ کی تو خود صنعت سے فرمایا :  
 ”مولانا! آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر بھی  
 روشنی ڈالی ہے جن کی طرف میرا ذہن پہلے کبھی منتقل نہیں ہوا تھا۔“  
 نواب حبیب الرحمن شروانی (صدر الصدور ریاست حیدر آباد دکن) نے  
 اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے :  
 ”جو مضامین الکبیر میں چپے، کبھی اس کا واسطہ بھی نہ ہوا تھا  
 کہ زبان عربی ان حقائق و معارف سے مالا مال ہے۔“

(ج)

امام احمد رضا میں بیاضی اور بے لکھی کے ساتھ عربی نثر لکھا کرتے تھے  
 اسی بیاضی کے ساتھ عربی اشعار کہتے تھے، ان کی تصانیف، فتاویٰ، مکتوبات،  
 لغویات، سادات اہانت وغیرہ میں عربی اشعار کثرت سے بکھرے پڑے  
 ہیں۔ مثلاً ان کی تصنیف لطیف الاجازۃ الرضویہ لمجلہ مکہ ۱۳۱۵ھ  
 (۱۹۲۲ء) میں بہت سے عربی اشعار ملتے ہیں۔ اسی طرح لغویات میں بھی بعض

لغات، مسلمان اثرات، البین، مطبوعہ لاہور ۱۳۳۵ء، ص ۳۰

اب، محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۳۵ء، ص ۱۰۰

۳۵ رشید احمد صدیقی : گنجائے گلنایہ، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ص ۴۴

۳۶ مسلمان اثرات، البین، ص ۹

۳۷ احمد رضا، رسائل رضویہ، ۲ ج، (ترجمہ عبداللہ محمد غفر شہید بھانپوری، مطبوعہ لاہور)

مقامات پر عربی اشعار نظر آتے ہیں مثلاً (اللفوظ ۱۳۳۸) ۲۲۰ میں امام احمد رضا  
 لکھتے ہیں کہ وہ محرم الحرام ۱۱۱۱ھ میں مکہ معظمہ میں غلیل ہوئے تو عافیت کتب حرم  
 شیخ انس بن خلیل روزانہ جاذب عیادت کے لئے آتے تھے لیکن دو روز مسلسل  
 غلاب معمول آنا نہ ہوا تو امام احمد رضا نے ان کو پرپے پر یہ شعر لکھ کر بھیج دیا

هَذَا يَوْمًا مَا فُتِنَا بِطَلْعِكَ

وَلَوْ فَتَنَّا بِأَجَلِنَا أَسْنَا فِتْنًا

فَالرَّاءِ لِقَاءَ غَلِيلٍ لِلْعَلِيلِ شِفَاءٌ

الْأَتَجِبُونَ أَنْ تَبْرَأَ لَنَا مَقْتَمَنَا

عُودَ تَعْمُونا طُلُوعِ النَّاسِ كُلِّ نَفْسٍ

وَهَلْ سَمِعْتُمْ كَرِيمًا يَقْطُرُ الْكِرَامَ مَاءً

• یہ دو دن ایسے گزریے کہ وہ بیمار نصیب نہ ہوا، اگر ہم میں طاقت ہوتی تو  
 تو سر کے بل آتے۔

• لوگ کہتے ہیں کہ دلی یار بیماری کسے شفا ہے، کیا آپ ہماری بیماری کیلئے  
 شفا نہیں چاہتے؟

• آپ نے ہمیں ہماری بیماری سے کہہ رہا ہے کہ ہر پاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے  
 کہیں سنا ہے کہ کرم نے کرم کا چھوڑ دیا ہے؟

امام احمد رضا کے غلیظ مفتی ضیاء الدین احمد دہلوی نے جب امام احمد رضا

کو عربی جو منقول مدار معر کو سنائی تو وہ پھر ہلک گئے اور سب نے بیک زبان کہا کہ یہ  
 اشعار کسی ضعیف انسان عربی شاعر کے معلوم ہوتے ہیں، آئیے آپ بھی اس محدث کے چٹکار  
 سہمت فرمائیں۔

الحمد للمبتدئ بجلاله المتفرج

وصلواته ورحمته على

والأول والأخبر هم

وبين اتي بكلامه

۱۔ خدائے یحیا کی حمد و ثناء ہے، دعاچی عظمت و بزرگی میں یکتا و یکجانہ ہے۔

۲۔ تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت

میشیہ نازل ہوتی ہے۔

۳۔ اور ان کی آل و اصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو سختیوں میں میرا

شکازہ ہیں۔

۴۔ بارگاہِ الہی میں وہ میرا وسید ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راوی رات

کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

پیر محمد تقی علیہ الرحمہ کی وفات ۱۴۲۱ھ شوال ۱۲۲۱ھ پر امام احمد رضا نے

۱۰ اشعار پر مشتمل نثری میں ایک قطعہ تاریخ تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اشعار

لاحقہ ہوں سے

الموت حق یا له من جاء

محقق والمناصب في انساب

انساب النساء في احوالهم

مع ما يرون من آية بولاہ

الانقص من اموالهم وشعارهم

والاخذ باللباساء والاضواء

عجبا زخافیه غدت مخفیه

وبدت من الحضرة ابرو الغبراء

الطفل شب وشاب وهو كابد

يلهو ويلعب ناسيا لقضاء

رقم الرضا تاريخه متفائلا

عبد الغنى بجنة عليا

۱۔ موت حق ہے، عجب اس آنے والی سے جو یقینی ہے اور لوگ اس سے

بھلا سے میں ہیں۔

۲۔ ان کی موت میں اُمید سنے انہیں بھلا دیا حالانکہ پہلے در پہلے اس کی

نشانیاں دیکھ رہے ہیں۔

۳۔ ان کے مالوں اور بچوں میں کمی اور سختی اور آنا کی گرفت،

۴۔ عجب کسی نہاں باخیاں سے کہ پوشیدہ رہی حالانکہ آسمان وزمین سے

ظاہر ہو رہی ہے۔

۵۔ بچہ جوان ہوا، بڑھا ہوا اور روزِ اول کی طرح کھیل کود میں ہے

قضاء کو بھولا ہوا ہے۔

۱۔ رقتا نے قال کے طور پر اس کی تاریخ نکھی، عبد الغنی، بہشت

برلی میں ہیں۔

ہندوستان کے مشہور محقق و نقاد قاضی عبدالودود امیر علی پور، پٹنہ

کے والد ماجد قاضی عبدالوحید صاحب، امام احمد رضا کے خلیفہ تھے، ۲۰ دسمبر ۱۳۲۱ھ

۱۳۲۱ھ کو انہوں نے وصال فرمایا۔ امام احمد رضا وصال سے قبل ۱۸ ربیع الاول

پیشہ پہنچ گئے اور جائزے میں شریک تھے، مگر سارا محمد مصطفیٰ (پیشہ ہوا خیر الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جائزے کے ہمراہ جاتے ہوئے راستے ہی میں امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل تاریکیوں کیوں نہ

با اکرم المطلق انت الکريم  
اکرم العاضی عبد الوحید  
قال الرضا فی الدعایین اسرخ  
ارحم العاضی عبد الوحید

(۱۳۲۶ھ)

وہب المتفون من جنات وعبود

(۱۳۲۶ھ)

مولانا مفتی محمد برہان الحق جلیپوری کے جبراً محمد مولانا شاہ محمد عبدالکریم علیہ الرحمہ کی وفات پر یہ قطعہ تاریخ ارشاد فرمایا

قیل جات النبی عبد الکريم  
قلت کلا بل احتضی بدوام  
حی عن بینہ فکیف یموت  
انما المیت هالک الا وہام  
ایموت الذی لا خلف  
سلم الله مثل عبد المسلم  
جبل الدین سراسر مقلعہ  
فی جبل غور شاخ الاصلام  
قلت تاسر بجز عیشہ الابدی  
دام عبد الکرم خالد کوام

کتاب الطاری الذاری لطوات عبد الباری (۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

مطبوعہ بریلی میں بھی تقریباً ۲۰ عربی اشعار ہیں۔

ڈاکٹر حامد علی ایکچندر شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر ایک وقیع مقالہ لکھا ہے اور بعض اہم نفاذ کی نشاندہی کی ہے

لکھنؤ، اہل بیت، شمارہ ریح النبی، ص ۴۱

لکھنؤ، اہل بیت

لکھنؤ، مکتبہ مفتی محمد برہان الحق، مخبرہ ۲۰، جولائی ۱۳۴۰ھ، شمارہ ۱۰، ص ۱۰

لکھنؤ، مکتبہ فرانسس انوار، ص ۵۳-۵۴







سید سلون البری مدنی نے امام احمد رضا کو 'جادو نگار' اور شیخ علی بن حسین مکی نے 'مرصع کار' قرار دیا ہے اور لکھا ہے :-

(۱) صاحب القلم الاسحاس والکلم الفائق لطفها

نسیم الاسحاس

"جن کا قلم جادو کی طرح فریفتہ کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیم سحر پر فوقیت رکھتا ہے"

(ب) ابدی معانی المشکلات بیانہ

ببديع منطقة الجواهر انظمت

"مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع جس کی

لڑائیوں سے ہے جواہر کو زیب و زینت"

اور شیخ سعید بن محمد مدرس مسجد حرام، مکہ معظمہ نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا کی طرح کیا ہیں گویا تئیر کی لڑیاں ہیں :-

كانها جواهر تكونت من الفاظ عذاب و

مواهب لا تدرك بيد اكتساب

و گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے، وہی عطیے ہیں کہ

زورِ باند سے نہیں ملتے"

شیخ حامد احمد کھجواوی مکی فرماتے ہیں :-

فوجدتها شذوفاً من عسجد و جوهرة

من عقود دسا و يا قوت و نرا من جدد

لکھ کنز الدین ابن البری مدنی، نورہ عوالم الکرام، ص ۱۰۰، امام احمد رضا علیہ السلام

لکھ احمد رضا علیہ السلام، ص ۱۰۰، امام اکبر علیہ السلام، ص ۲۰

لکھ احمد رضا علیہ السلام، رسالہ 'غریب' (ترجمہ و تفسیر) ص ۱۰۰، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲

لکھ احمد رضا علیہ السلام، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲

” تو میں نے اسے غاص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور باقوت  
اور زبردگی لڑائیوں سے ایک جوہر “

امام احمد رضا کے فتاویٰ العطا یا استنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی جلد پنجم  
کا حصہ اول غلامیہ میں لاہور سے شائع ہوا ہے، امام احمد رضا نے عربی میں اس کا  
مقدورہ لکھا ہے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس مقدمے میں ۹۰ کتب فقہ کے نام  
بے نشان سکب درواریہ کی مانند اس طرح آئے ہیں کہ مقدمہ کی منویت مجروح تو کیا ہوتی  
اور دوبالا ہو گئی۔ ہوں کو عبارت میں اس طرح کھپا دیا کوئی آسانی کم نہیں  
یہ وہی کر سکتا ہے جس کو فقہ کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔

عبد الرزاق بن عبد الصمد قادری نے امام احمد رضا کی زبان و بیان کی تعریف  
کرتے ہوئے لکھا ہے :-

ویدعن لفصاحتها کلی ناظم و ناثر  
” اور سب ناظم و ناثر اس کی فصاحت کے آگے گون جھکائے  
ہوئے ہیں “

اور شیخ اسعد بن وہاب لکھی نے تو یہاں تک لکھا ہے :-

العلامة الذی افتخرت به الاواخر علی  
الاحوال و الفہامة الذی ثرک متہیات  
سحبان باقتل بلہ . .

” وہ علامہ جس کے سبب پچھلے، انگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا  
جس نے اپنے بیان روشن کے سحبان فصیح البیان کو قبل بے زبان  
کر چھوڑا “

اور شیخ علی بن حسین مکی نے رب البلاغۃ کے خطاب سے نوازا ہے ۔  
 ذابغۃ مولی المعاصی والہدی  
 رب البلاغۃ من بہ الدنیا ترہت ۔  
 ”رب بلاغت کا، معارف کا، ہماری کامرانی، صاحب علم کو دنیا کا،  
 ماز و تربیت“

## امام احمد رضا کا مقامِ فقاہت

(۱)

امام احمد رضا کے فرزند مولانا حامد رضا خان ام ۱۳۶۶ھ نے لکھا ہے کہ  
 امام احمد رضا :-

”بعدِ وصال حضرت اقدس والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
 تمام اقطار ہندو بنگال و برہماچلی کہ چین، امریکا و افریقہ و عدن وغیرہ  
 سے مرجع افتاء ہوئے ۔  
 خود امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں :-

”فقیر کے یہاں علاوہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیگر مشاغل کثیرہ و غیریہ  
 کے کارِ فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے  
 ٹانڈ ہے، شہر و دیگر بلاد و اصلا حبلہ اقطار ہندوستان و بنگال و  
 پنجاب و طیار، برما و ارکان چین و غزنی و امریکہ و افریقہ سب کے  
 سرکار میں تحریر سے استغفار آتے ہیں اور ایک دقت میں  
 پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں“ ۔

۱۔ حامد رضا خان : سلامت اللہ علیہ (۱۳۳۲ھ) مطبوعہ بیروت، ص ۵۵، ۵۴

۲۔ امام احمد رضا : الطایف النبویہ فی الفتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۶

ہندوستان، چین، افریقہ، امریکا اور عرب سے آنے والے یہ مستغفر  
اس امر کی غمازی کہتے ہیں کہ امام احمد رضا اپنے معاصرین میں یگانہ و یکتا تھے اور  
علمائے عرب بھی ان کی نقابست کے معترف تھے۔

### (ب)

فتاویٰ بحرین (۱۳۱۷ھ)، الدولة المکیہ (۱۳۲۳ھ)، حرم الحرمین (۱۳۲۵ھ)  
اور فضل الفقہ الغائب (۱۳۲۳ھ) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے عرب  
کی نظر میں امام احمد رضا کا مقام نقابست کتنا بلند تھا، اتنا بلند کہ معاصرین میں کوئی  
ان کا ہم پیر نہ ہوگا۔ اچھے علمائے عربین کے تأثرات ملاحظہ کیجئے :-  
(۱) شیخ آدم بن حیری مکی فرماتے ہیں :-

ودلت عبارة علي افضل القائل ان  
قدوة الامثال له

” اس کی عبارت فضل صنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے علماء  
جلیل ہے۔“

(ب) شیخ عبدالرحمن دہان مکی فرماتے ہیں :-

الذي شهد له علماء البلاد الحرام بان  
السيد الفرج الامام له

(ج) شیخ عبدالرحمن مکی فرماتے ہیں :-

وهو لنا درة هذا الزمان وعزة هذا الدهر  
والاوان..... سيمية الدهر بلا توان له

لے احمد رضا، ساکن دہریہ از تہذیب محمد الحکیم ص ۱۵۱ ، ص ۱۵۲

لے احمد رضا، حرم الحرمین ، مطبوعہ مدینہ ، ص ۸۳

لے احمد رضا، الدولۃ المکیہ مطبوعہ کراچی ، ص ۹۲-۹۶

(۵) شیخ محمد بن عطاء دکنی کی فراتے ہیں :-

و ان المؤلف من سلطان العلماء المحققين  
في هذا الزمان و ان كلامه كله حق صراح  
فكان من معجزات نبينا صلى الله عليه  
و سلم اظهر الله تعالى على يد هذا الامام  
الواحد له

” بیشک مولف اس زمانے میں علماء محققین کا بادشاہ ہے اور اس کی  
ساری باتیں سچی ہیں، گو وارد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات  
میں سے ایک معجزہ ہے جو اس کی ازام کے دست مبارک پر حق تھا  
نے ہی ہر فرمایا :-

(۶) اخوند جان بخاری بخارہ حرمین شریفین تحریر فراتے ہیں :-

و او اخرهم على اقدام او اسلمهم بل  
انوابهم الى يظهر من او اسلمهم و قبائلهم  
فهم في السجد والاجتهاد اسبب من اهالي

ملک، محمد بن خاں، المدونہ، مکتبہ، مطبوعہ کراچی، ص ۳۷۰

امام احمد رضا کے غلیظ مولانا غفر الدین دہلوی بہاری (م ۱۳۳۰ھ) سے غلام احمد رضا  
کے اقارب حدیث کو جمع کر کے اس کا نام الافاضۃ الرحمنویہ رکھا، اس کا نقلی نسخہ  
مولوی محمد احمد قادری احمد رضا بن الدین، کانپور کے پاس ہے اور وہ اس پر نظر ثانی  
فرماتے ہیں۔

علوم حدیث میں امام احمد رضا کے تلامذہ میں کوئی شخص ہو تو ان کا راسخ الفضل الموصیٰ دوسرا  
مولانا افتخار احمد قادری و مولانا پور علی مدظلہ العالی، مفتی سید شہادت علی قادری نے اپنی کاشفۃ  
کنز الایمان مطبوعہ کراچی ۱۳۳۰ھ (۱۹۱۱-۱۹۱۲ء) کے کلام اقبالیہ نقل کئے ہیں۔

آک ٹرا السبلاد لہ

”ان کے پچلے، انگلوں کے قدم قدم چلے ہیں بکھوہ لائے ہوا انگلوں سے کم ظاہر ہوئے ہیں تو اکثر شہر والوں سے کوشش واجتہاد میں بڑھ کر رہے۔“

(د) شیخ محمد بن احمد انجیاری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-  
کعب لا وہو امام المحدثین لہ  
”کیوں نہ ہو کہ وہ محدثین کے امام ہیں“

(ج)

مندرجہ بالا تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء حرمین کی نظر میں امام احمد رضا صدقہ الاماثل تھے، یکائے زمانہ تھے، سلطان الحقیق تھے سلطان المجتہدین تھے اور امام المحدثین تھے۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں جو امام احمد رضا کی شخصیت سے زیادہ ان کی نگارشات سے واقف تھے۔ بلاشبہ امام احمد رضا امام الغنیۃ اور امام المحدثین تھے۔ ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ صواب عظام اور ائمہ محدثین کرام کی یاد تازہ کر رہی ہے، اسے شک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مجزہ تھے جو پندرہویں صدی ہجری میں ظاہر ہوا۔

امام احمد رضا کی قوت حافظہ کے سلسلے میں ان کے خلیفہ ملا محمد ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف حفظ کرنے پر آئے تو روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے تیس دن میں تیس پارے حفظ کر لیتے تھے

لہ احمد رضا خان : البدایۃ النجیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۷۲

لہ احمد رضا خان : رسالہ رضویہ از ترجمہ عبدالحکیم اختر ، ص ۱۱ ، مطبوعہ لاہور ، ص ۱۳۸

لہ ظفر الدین رضوی ، حیات اعلیٰ حضرت ، مطبوعہ کراچی ، ص ۳۹



مولانا نے موصوف ایک اور واقعہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا پہلی بھیت (پوالی - انڈیا) میں اپنے دوست مولانا وصی احمد محدث سورتی (ام ۱۳۳۳ھ) کے ہاں مقیم تھے وہاں کتاب محفوظ الدریہ فی استخراج الفتاویٰ اکادمیہ کا ذکر نقل آیا، امام احمد رضا نے اس وقت تک مطالعہ نہ کی تھی چنانچہ محدث موصوف سے بیکرد و نزل جلدیں ایک دن اور رات میں دیکھ کر واپس کر دیں، محدث موصوف نے دریافت کیا کہ کیا اس قدر مطالعہ کر لینا کافی ہو گیا تو امام احمد رضا نے جواب فرمایا:۔

” اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینہ تک تو جہاں کی عبادت کی ضرورت ہوگی فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔“

اس قسم کی بحیر العقول قوتِ حافظہ چودھویں صدی ہجری کیا اس سے پہلے کی صدیوں میں بھی نظر نہیں آتی، اس لئے صدی اول خیر القرون۔ اور اس کے قریب زمانے کے۔ امام احمد رضا کی اسی جبرتِ انگیز قوتِ حافظہ کو دیکھ کر حافظ کتب حرمِ اعظم (سید اسماعیل بن علی) نے بیان تک فرما دیا کہ امام احمد رضا ایسے حضرات پر بھی سبقت لے گئے ہیں جن کو لاکھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

اسی لا یقدر علی مثلہا اکثر الحفاظ علیہ

” ایسی نصیحت پر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے۔“

امام احمد رضا کی اسی حدیثِ شان کو دیکھتے ہوئے بشیخ محمد یوسف مکی نے کہا تھا:

الذی افتخر بوجودہ الزمان علیہ

” وہ جس کے وجود پر زمانے کو ناز ہے۔“

(۵۱)

امام احمد رضا اپنی فقہی شان بان میں علامہ عرب و عجم پر سبقت لے گئے تھے، یہ کوئی سبالت نہیں، حقیقت ہے، اس سلسلے میں یہ واقعہ قابلِ توجہ ہے۔

نوٹ کے بارے میں جو سوال علامہ مکہ نے امام احمد رضا سے کیا وہی سوال مفتی عظیم مسٹر مظہر شیخ جمال بن عبد اللہ بن عمر حنفی سے نداء ماضی میں کیا گیا تھا گو وہ جواب مذمت کے اور صرف اتنا تحریر فرمایا :-

اعلموا مات فی اعتناق العلماء واللہ  
تعالی اعلمہ

”علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے، اللہ سب سے زیادہ  
جانتے والا ہے۔“

لیکن امام احمد رضا نے اس سوال کا کافی جواب دیا اور رسالہ کفیل الفقہ الفہم تصنیف فرمایا مفتی حنفیہ عبد اللہ بن صدیق کے علم میں یہ بات تھی کہ سابق مفتی نکاح اس کا جواب دوسے سکے تھے چنانچہ جب انہوں نے کفیل الفقہ الفہم مطالعہ فرمائی تو جواب پڑھ کر ہلکا ہلکا گئے اور بے ساختہ فرمایا :-

امین کان شفیہ، جمال بن عبد اللہ من هذا

النص الصریح

”شیخ جمال بن عبد اللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے؟“

امام احمد رضا کی اسی فقہانہ بصیرت کو دیکھ کر شیخ صدق کمال سابق قاضی محکمہ عدلیہ اپنے دور قضاۃ کے ایک ایک کے فیصلے سنتے۔ امام احمد رضا فیصلوں کی توشن فراتے تو خوش ہو جاتے اور رد فرماتے تو افسوس کرتے کہ غلط فیصلے کیوں کیے گئے؟

علامہ احمد رضا خاں : معارفات، مطبوعہ لاہور، ص ۱۳۷-۱۳۸

علامہ احمد رضا خاں : الملفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۱۹

علامہ اعلیٰ : ص ۲۱ (ملخصاً)

امام احمد رضا کے فتوؤں کی شان یہ تھی کہ جب مافظ کتبِ حرم شیخ جمیل بن غیل نے مطالعہ کے تو بے ساختہ بیکار اچٹے :-

واللہ اقول والحق اقول ان لو سراها ابو حنیفۃ  
النعمان لا قدرت عینہ ولجعل مؤلفہا من  
جملۃ اصحابہ

” قسم بخدا بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر ابو حنیفہ نعمان آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مؤلف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے “

(ھ)

یہ فتوہ ۱۳۱۵ھ کی بات تھی، ۷۰ برس بعد ۱۳۸۵ھ میں جب ایک عرب فاضل کی نظر سے یہ فتوے گندے توروہ دل و جان سے گردیدہ ہو گئے۔ — ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں :-

مدۃ السمار (دکھن) میں ۲۵ تا ۲۸ شوال ۱۳۸۵ھ ۸۵ سالہ جشنِ تعلیمی منایا گیا جس میں ٹکی واد غیر ٹکی ہمان شریک ہوئے، اس جشن میں کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، ان کتابوں میں امام احمد رضا کا رسالہ خاص الاعتقاد بھی دکھایا، محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض (سعودی عرب) کے پروفیسر کلیدۃ الشریعہ شیخ عبد الفلاح ابولہ نے جب رسالہ خاص الاعتقاد دیکھا تو بے ساختہ دریافت کیا :-

امین مجموعۃ فتاوی الامام احمد رضا  
البریلوی ؟

حاضرین نے ات سنی اُن سنی کر دی ————— اکھامۃ الاشرفیہ (مبارک پور، اہم گیارہ) کے استاد مولانا محمد حسین اختر لاٹھی کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پروفیسر موصوف سے

کی قیم گاہ پر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ امام احمد رضا سے کیسے  
تعارف ہوئے، چونکہ آپ پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ وہ کسی سفر پر جا رہے تھے ان کے  
مسافر کے پاس فتاویٰ رضویہ تھا، میں نے ایک عربی فتویٰ پڑھ کر جو دیکھا تو مجھے  
بسوس ہوا کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ تھا۔

ہندوستان کے مشہور پارسی ماہر قانون اور مسلم ریشل لار کے مصنف پروفیسر  
عالم ۱۹۲۷ء میں جے پور کے پارسی سیکرٹری ٹائٹلسٹ سے کہہ بٹا کہ ہاں ہمان ہوئے  
مسٹر کہہ بٹا نے جے پور کے ایک اور ماہر قانون جج مولوی سید عبدالسلام خیال کو بھی  
اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ وہ اور ان کے صاحبزادگان کے تائین صدر نور احمد قادری  
ابو اس وقت سفارتخانہ انڈونیشیا، اسلام آباد میں "مورخ پاکستان" کے لقب سے  
جانے پہچانے جاتے ہیں، مسٹر کہہ بٹا کے ہاں گئے۔

جج صاحب نے پروفیسر عالم سے تعارف کے بعد فقہ اسلام سے تعلق  
استفسارات کئے۔ پروفیسر عالم نے ہندوستان میں فقہ حنفی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ  
وہ علامہ نور احمد قادری کی زبانی کہتے ہیں:-

"ہندوستان میں فقہ حنفی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے میرے  
سامنے جج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھنی بڑا کارنہ ہے، فقہ  
حنفی بہت کچھ دکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت ہی بڑی  
تھیں، ایک فتاویٰ عامگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ تھے  
پروفیسر عالم نے ایک استفسار کے جواب میں مزید کہا:-

۱۔ نور احمد رضا، باب المراد، جس کی نظر میں مطبوعہ نوادہ جس ۱۹۳۱ء (۱۴۵۱ھ)  
میں شائع ہوئی، اس کے دوسرے حصہ میں بیانِ اختلافِ مہم مطبوعہ نوادہ کی کچھ  
تجزیہ میں فتاویٰ رضویہ بھی ہیں کہ یہ غلط ہے، مستند  
تھے مگر علامہ نور احمد رضا ہی، مکتوبہ عمر خوری لاہور، اسلام آباد



حفظ کردہ ہے من: الحمد للہ

”اور حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریکات کا محتاج ہوں جو اپنے  
حاشیہ ابن عابدین پر افادہ فرما سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کھٹین میں شامل  
فرمائے۔“

اور مولانا سید مومن ابوری مدنی: امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کے مطالعہ کا اشتیاق  
ظاہر کرنے ہوئے لکھتے ہیں:-

وسرحو ابصام من حضر منکما ان منوصلوا لنا  
معصام من نالینکما العربیہ ستہ  
”آپ کی ہر گاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض تالیفات عربیہ ارسال فرمائیگی۔“

علامہ حبوب کے مندرجہ بالا تاثرات کو پڑھ کر اور ان کے ذوق و شوق دیکھ کر  
بہمنزہ دست محسوس ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کو جلد از جلد منظر عام پر  
لایا جائے خصوصاً وہ جن کا تعلق علم حدیث اور علم فقہ سے ہے، نیز یہ بھی ضروری ہے  
کہ عام اسلام کے کسی جامعہ کے فاضل امام احمد رضا کی فتاویٰ پر عربی میں ایک تحقیق  
پیش کریں تاکہ یہ عبقری عصر عالم آشکار ہو سکے

۱۔ مکتوب سلسلہ بن علی، بغداد، ۱۳۳۵ھ، اردی المومنین، ۱۳۳۵ھ، بنام امام احمد رضا۔

۲۔ مکتوب سید مومن ابوری مدنی، بحرہ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ، بنام احمد رضا

۳۔ ۱۳۳۵ھ میں مولانا عبد القادری (سبحرشی جرنل ورلڈ اسلامک مشن، برٹلیورڈ، انگلستان)

نے اطلاع دی تھی کہ مولانا حسن رضا خاں، رشتہ یونیورسٹی (مجاہدیت) سے امام احمد رضا کی فتاویٰ

کا تشریف کر رہے ہیں۔ یہ ۱۳۳۵ھ میں خود مولانا حسن رضا خاں کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ ان کو ڈگری

مل گئی ہے، حال ہی میں گیارہ آگوست ۱۳۳۵ھ (مجاہدیت) سے مولانا محمد مصباحی نے اطلاع دی کہ

مفتاح اسلامک ایسی کینٹر بنیو، پندرہ سالہ نتائج کو رہا ہے، مولانا کے موصوف نے اذرا و حمایت کی

ایک جلد بھی ارسال فرمائی۔ جلد نوے سالہ کے ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور جہاں جہاں فقہ اسلام

(تقریباً ص ۱۰۰)

## مقلد امام احمد رضا

جانشین علم و فضل میں امام احمد رضا کا ان کے معاصرین میں کوئی ہم پلہ نہ تھا، اگر کوئی محقق بغیر کسی تعصب و نگہدلی کے معاصرین کے آثارِ علمیہ اور امام احمد رضا کے آثارِ علمیہ کا تقابلی مطالعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ امام احمد رضا کا ان کے عہد میں کوئی ثانی نہ تھا اور پھر کثرتِ علوم پر امام احمد رضا کو جو محبوب اور مہارت حاصل تھی اس کی نظیر ان کے عہد میں کیا، جہی میں بھی شادی نظر آتی ہے۔

علامہ حررین شریعین میں دصرتِ علمی حیثیت سے بلکہ شخصی حیثیت سے بھی امام احمد رضا کا پایہ بہت بلند تھا جس کا اندازہ اُن مندرجہ اہانتِ حدیثِ بیعت سے ہوتا ہے جو امام احمد رضا نے علامہ حررین کو جاری کیں اور ان مکتوبات سے جو علمائے حررین نے آپ کو بھیجے مگر خود امام احمد رضا کے موقوفات میں ان کے

اس میں شک نہیں کہ یہ مقدار نہایت ہی وسیع ہے اور تقابلی مطالعہ خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام احمد رضا کی لغات و طبعیات سے ناخبر نہیں۔

مستود

مقلد سب سے بہت علمی نگاہی اور علوم پر کراچی نے کھلا کر کہہ دیا ہے امام احمد رضا کے حوالہ سے ایک مذہب ہی وسیع مقدار پر زبان میں لکھا ہے جو مکتوبہ میں کراچی سے شائع ہو گیا ہے اس سے امام احمد رضا کی زندگی اور فکر سے مقلد نے بڑا نام پیروں پر جاہلیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، جانشینِ حررین زبان میں امام احمد رضا پہلے کا سیلاب تصنیف ہے لیکن اس کے بعد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے ہر مکتوبہ سے ایک نیا فصاحت میں کی جائے، ان کی زندگی ایک بھر پور پیکار ہے۔

ملک حاکم خاں، الام۔ س۔ س۔ استور رسالہ رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۶-۲۶۷

ملک احمد رضا خاں، المفروض، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۲ تا ۴

صاحبزادے کی نگارشات ملے اور علماء عرب کی تصدیقات کے مطالعہ سے بھی ہوتا ہے۔  
حافظ کتب اکرم شیخ اسماعیل بن سید غیل نے تو یہاں تک کر دیا :-

(۱) قبل اقول نوقبل فی حقہ انہ محدّد ہذا

القرن لکان حقاً وصدفاً

” بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی  
کا مجدد ہے تو بیشک یہ بات سچی و صحیح ہو۔“

اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی درریوی مدنی فرماتے ہیں :-

(ب) امام الائمۃ المجددہ لہذا کا الامۃ کلمہ

” اماموں کے نام اور اس امت کے سلسلہ کے مجدد“

مجددِ امت، شخصی اور علمی دونوں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے تو مجددِ جہاں  
اقتباسات امام احمد رضا کی جامعیت کا طہ کے آئینہ دار ہیں ————— مجدد  
وقت اپنے عمل کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور جہاں دانگِ علم میں اس کا شہرہ  
ہوتا ہے ————— آئیے دیکھیں مولانا سیّد مومن البری مدنی کیا فرماتے ہیں :-

(ج) فهو الحقیق بان یقال انہ فی عصرہ اوجد

کعب و فضلہ اشہر من شام علی علم

” وہ اس نائن میں کہ کہا جائے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں  
کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے

۱۔ ماحدوفاخان : کفیل الفقیر الہیم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵۲ تا ۵۴

۲۔ احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۱ (۱۳۹۳ھ) ، ج ۲ (۱۳۹۴ھ) ، مطبوعہ لاہور

۳۔ احمد رضا خاں : حسام اکبرین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵۱

۴۔ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۶۲

۵۔ مکتوبہ مجدد مومن البری مدنی ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۶



جو یہاں کی چوٹی پر چلائی جاتی ہے۔  
اور مولانا فضل الحق لکھی، امام احمد رضا کے نفق ولفک اور دلائل وبراہین کو  
دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں۔

(۵) السدالة على رسوخ علوم المؤلفات العالم  
العلامة الفهامة الذي هو في الاحيان بمغلة  
العين في الانسان له

”یہ جو اہانت بہتارسہ ہیں کہ مؤلف عالم علما، فاضل قیامت ہے  
اور علامہ میں ایسا ہے جیسے بدن میں آنکھ۔“

واقعی محمد مصگر کی حیثیت اپنے اعیان و اقربان میں ایسی ہی ہوتی ہے  
جیسے جسم انسان میں آنکھ۔ بلکہ انسان کی مناسبت سے یہ کہا جائے کہ آنکھ کی پتی  
تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اجلہ علماء عربین شریفین امام احمد رضا کی جو قدر و منزلت کرتے تھے اس کا  
کچھ اندازہ ان واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

(۱) مکہ معظمہ میں شیخ خطیار، کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابوالخیر میر داؤد ضعیفی کی وجہ  
سے امام احمد رضا کے پاس آئے چنانچہ انہوں نے یہ یاد فرمایا اور امام احمد رضا  
کی زبانی رسالہ الدولۃ الکبریٰ سماعت فرمایا، رخصت ہوتے وقت امام احمد رضا  
نے ان کے زمانے سے مبارک کو ہاتھ لگایا تو جیساختہ ارشاد فرمایا :-

انا اقبل امرجلکما انا اقبل نعالکما

”ہم آپ کے پیروں کو بوسہ دیں، ہم آپکی جوتیوں کو چومیں۔“  
اب، خطیار میں مکہ معظمہ سے مزینہ منورہ روانگی سے ایک دن قبل امام احمد رضا

ہنذیارتب روضۃ النور میں یہ جملہ ارشاد فرمایا :-

”روضۃ النور پر ایک نگاہ چڑھائے پھر دم نکل آئے“ طے

اس وقت سابق قاضی کو منکر شیعہ صاحب کمال موجود تھے، یہ سنتے ہی بے تاب

ہوئے فرمایا :-

نعود مشر تعسود مشر تعود مشر تعود مشر متکون سے

”ہرگز نہیں، روضۃ النور حاضر ہو کر پیر حاضر ہو۔ پیر حاضر ہو، پیر مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو“

(۶) مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی اپنی اپنی شہادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

انی مقیم بالمدینۃ الامینۃ ممتد سنین

ویاتینہا من الہمد الوحد من العلمین فیہم

علماء وصلحاء وانقیاء، ایتھم یدورون

فی سکت البلد لا یلغنت الیہم من اہلہ

واری العلماء والکبراء العظام الیک مہرین

والاجلال مسرعین ذلک فضل اللہ یؤتیہ

من یشاء سے

”میں ساٹھ سال سے مدینہ منورہ میں رہتا ہوں، ہندوستان سے

ہر روز انسان آتے ہیں، ان میں علماء، صلحاء، اقیاء سب ہوتے ہیں

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ مدینہ طیبہ کی گھوڑوں میں گھومتے پھرتے ہیں، کوئی

ان کی طرف پٹ کر بھی نہیں دیکھتا لیکن ان کی مقبولیت کی وجہ شہر

دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء و بزرگ آپ کی طرف دوڑے چلے آئے ہیں اور تعظیم و محالہ سنے میں جلدی کر رہے ہیں۔

اہم احمد رضا کی محبوبیت اور برجستہ کاجواں اس وقت عالم تھا، اس کے کچھ آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ — آئیے مولانا غلام مصطفیٰ (مدرس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم، راجشاہی، بنگلہ دیش) کی زبانی سنیے :-  
(ا) مولانا علی گنج بیت اللہ شریف کے موقع پر چند رفیقوں کے ساتھ مولانا سید محمد علوی (مکتبہ مظہر) کے در دولت پر حاضر ہوئے، جب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا :-

نحن تلامیذ تلامیذ اعلیٰ حضرت  
مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمۃ  
اللہ علیہ

توسید محمد علوی سرقد کمرے ہو گئے اور ایک ایک سے معاف و  
صاف کیا اور پھر فرمایا :-

نحن نعرف بتصنیفاتہ وتالیفاتہ  
حب علامۃ السنۃ و بغضہ علامۃ البدعۃ  
ہم اہم احمد رضا کو ان کی تصانیف اور تالیفات کے ذریعہ  
جانتے ہیں، ان سے محبت سنت کی علامت ہے اور ان سے بغض  
بدعت کی نشانی ہے۔

(ب) اسی طرح مولانا غلام مصطفیٰ اپنے رفقاء کے ساتھ عرصہ بزرگ علماء  
شیخ محمد مغربی اکبر آری سے ملے اور ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بھی اٹھ کر

لکھ غلام مصطفیٰ : سفرہ رحمتیں طہین (بنگلہ دیش) مطبوعہ ۱۹۶۶ء، ص ۶۶

بڑا الدین احمد جنوری : سوانح اعلیٰ حضرت اہم احمد رضا بریلوی، مطبوعہ لاہور، ص ۱۹۸

ایک ایک سے لے کر سب سے اور مصافحہ کیا اور فرمایا :-

”حضرت علامہ فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے معصوم اور میرے دوست تھے، ہم آج بھی ان کے علم و فضل کے مداح ہیں اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں“ ۱؎

(ج) ۸۰ سالہ بزرگ مولانا عبدالرحمن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے امام احمد رضا کے تبرکات دکھائے جو ان کے پاس محفوظ تھا اور فرمایا :-

”میں اس وقت چھوڑا تھا اور ذی ہوش تھا، مجھے بھی طرح

یاد ہے کہ علامہ نے حرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملنے تو ان کی دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اسے اس قدر کسی ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا“ ۲؎

## امام احمد رضا کے علمی آثار

(۱)

امام احمد رضا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں عاصرین متاخرین پر گویا سبقت لے گئے ہیں، ان کی مختصر سے مختصر تحریر بھی گنجینہ علم و نرفان ہے۔ ان کا ہر فتوہ ایک تحقیقی عقائد کا حکم رکھتا ہے، ان کے فتوے جو بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں، اگر ایک ایک کر کے جدید تدوینی تکنیک کے مطابق مدقن کئے جائیں تو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تحقیقی مقالات شمار کئے جاسکتے

ہیں جن کی تعداد سیکڑوں سے تجاوز ہوئی۔

امام احمد رضا کا ایک فتویٰ مسیحی بنام تاریخی شرح المطالب فی حجت ابیطالب (۱۳۱۶ء) ہے، چھل سے، ۵ صفحات پر مشتمل ہو گا مگس میں ۳۰ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اس دور میں جبکہ تحقیق کے اعلیٰ معیار قائم ہو چکے ہیں اتنے محقق مقالے میں اس قدر حوالے شاذ ہی نظر آتے ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امام احمد رضا نے تحقیق کا یہ اعلیٰ معیار اس وقت قائم کیا جبکہ کم از کم ہندوستان میں ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں، امام احمد رضا کی برصغیر، برطانیہ، ہر فتویٰ، ہر رسالہ، ہر تحریر اعلیٰ ترین تحقیق کا نمونہ ہے۔  
— ان کا وجودِ سعودیہ عالم اسلام یا خصوصاً پاک و ہند کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(۱۱)

امام احمد رضا کی کثیر تصانیف ان کی تبحر علمی، قوتِ حافظہ اور سرِ عظمت تحریر کی مرہونِ منت ہیں۔ تبحر علمی اور قوتِ حافظہ کا حال تو آپ اور پڑھ چکے، سرِ عظمت تحریر کا یہ حال تھا کہ ایک دو روز کے اندر اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے تحقیقی مقالے لکھ دیا کرتے تھے جو عام حالات میں ایک ماہ سے کم مدت میں نہ لکھے جائیں چہنانچہ جب سالِ ۱۲۸۰ھ میں ۲۸ سوالات پر امام احمد رضا کا فتویٰ علماءِ حرمین کے سامنے پیش ہوا اومان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف دو راتوں کی تخلیق ہے تو وہ حیران رہ گئے چنانچہ مولانا ابنِ ندیمؒ بخاری، مجاہد، حرمین، اس فتوے پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الامیرى الى هذه العجالة النافعة فانها

وان امكنت تحريرها من غير المؤلف الالهي

التحرير لکنها مما يستبعد انتہا ما فیہا

ذکرہ من زمان قصیر لہ

”کیا اس مفید رسالے کو نہیں دیکھتے، مہال ہے کہ ذکی الطبع اور  
باہر علوم و صنف (امام احمد رضا) کے علاوہ کوئی نگاہ کے، مگر یہ بات بعید  
ہے کہ اتنی مختصر وقت میں کوئی ایسا رسالہ مکمل کر سکے۔“

اور اسی رسالے پر کیا منحصر ہے تقریباً ہر تحریر منقبت سے مختصر وقت میں تخلیق کی گئی  
مثلاً الدولۃ الکبیرہ ساڑھے آٹھ گھنٹے میں مکمل ہوئی اور نقل الغفر  
الحاقیم بعد دن میں مکمل ہوئی۔

(۷۰)

امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف زبانوں میں  
مختلف حضرات نے مختلف تعداد لکھی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف  
بین دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ہر آٹھ سالہ ایک نئی تصنیف کا  
پیشاں ملے کر آتا۔ مولانا محمد علی نے ۱۳۱۵ھ میں اپنی کتتاب  
تذکرہ علمائے ہند (فارسی) مرتب کی، اس میں امام احمد رضا کی تصانیف کے  
بارے میں لکھا ہے:۔

تصانیف و سوائے ان زبانوں ہندو پنج مجلد رسد سیدہ اند تہ

لکھ ۲۶ مارچ ۱۳۱۳ھ

لکھ ۲۱ مارچ ۱۳۱۳ھ، عرم الحرام ۱۳۱۳ھ

لکھ ۱۵ مارچ ۱۳۱۳ھ، تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ دکن ۱۳۱۳ھ، ص ۱۸

نوٹ: ۱۳۱۵ھ میں امام احمد رضا کے غلیظ مولوی غفر الدین دہلوی نے سہ ماہی اعلیٰ حضرت شریک  
اس میں مولانا محمد علی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کے موصوفت لکھے ہیں،

بعض تذکرہ علمائے ہند کے علم کے مطابق اس زمانے کی تصانیف میں مدح و تحسین

کی تصانیف چھ سو سے زائد ہیں جن کا فصل جلیں حیات، اعلیٰ حضرت، مجلد دوم میں

آتا ہے۔

امام احمد رضا نے مکملہ میں علمائے عربین کو سندس اجازت دہائی پر پہلی اور دوسری مندر میں امام احمد رضا نے اپنی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ متعزیر فرمائی ہے نیز لکھا ہے کہ فتاویٰ العطا یا انسبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی سادست جلدیں مکمل ہو چکی ہیں ۱

مجموعہ مکملہ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی نے مولانا عبدالحجہ احمید آبادی کی گزارش پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا جس کا عنوان تھا اجل المسعود لتالیفات المجدد (۱۲۲۷ھ)

یہ رسالہ مطبع حنفیہ چنڈ غاٹا سنہ مذکورہ ہی میں شائع ہوا، اس میں کچھ علوم و فنون پر امام احمد رضا کی ۳۵۰ تصانیف کا ذکر ہے، جن میں ۱۰۰ عربی ہیں ہیں ۲۷۱ فارسی میں اور ۱۲۲۳ دو میں۔

مولوی ظفر الدین رضوی نے رسالہ کے آغاز میں یہ ملاحظت کی ہے :-  
 ”یہ مجموعہ مع ذیل بعض تالیفات اصحاب و احباب مجتہدین مکملہ تک سطر سے تین سو تیس ہیں، میں نہیں کہنا کہ سب اسی قدر ہیں بلکہ یہ صرف وہ ہیں جو اس وقت کے استقرار میں میرے پیش نظر میں فضل خدا سے امید واثق ہے کہ اگر نقص تام اور تمام قدیم و جدید کتابتوں پر نظر عام کی جائے تو کمابیش پچاس رسالے اور کتب“ ۱

جب یہ رسالہ دوبارہ مکملہ میں لاہور سے شائع ہوا تو مولوی محمود احمد قادری (استاد مدرسہ المدارس قدیمہ کانپور) نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر کونسل مجلس العلماء لاہور) کو لکھا :-

۱۔ امام احمد رضا، رسالہ رضویہ، ۲۸۰، مطبوعہ لاہور، ص ۲۷۲، ۲۷۳، ۳۳۳

۲۔ ظفر الدین رضوی، اجل المسعود لتالیفات المجدد (۱۳۲۷ھ)، مطبوعہ چنڈ، ص ۴

”مجھے آپ نے پہلے باخبر نہیں فرمایا ورنہ میں اہل الصدقہ کو اہل الفضل  
 کہہ دیتا، اہل حضرت قبلہ کی تصانیف مطبوعہ کی پوری تعداد خائفہ و بکا تب  
 مارہرو شریف (انڈیا) میں محفوظ ہے، مولانا محمد آقا الدین (صدر شعبہ  
 عربیہ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے کتب خانے میں کچھ مخطوطات اور  
 کچھ مطبوعات ضرور موجود ہیں“۔

۱۹۳۹ء میں اہل امر المیزان (لاہور) کا شاندار امام احمد رضا نمبر  
 شائع ہوا، اس میں پچاس سے زیادہ علوم پر امام احمد رضا کی ۲۸ کتابوں کے  
 نام اور دوسری تفصیلات سامنے آئی ہیں، انہیں تفصیلات کو پاکستان سے  
 شائع ہونیوالی ایک ضخیم کتاب انوارِ رضا میں بھی پیش کیا گیا ہے۔  
 امام احمد رضا کے شہزادے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں کے عزیز  
 رشید علامہ مفتی محمد اعجاز دہلوی قادری وٹوی نے امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد  
 ... لکھی ہے، انہوں نے لکھا ہے :-

صاحب التصانیف العالیۃ و التالیفات  
 اسباہرۃ السنی مبلغت اعداد اہا فوق  
 الزلف

اور مولوی محمد احمد وٹوی قادری (عزیز و اکبر محمد آقا الدین آرزو ابن مولوی غلام الدین

۱۔ مکتوب مولانا محمد احمد قادری، بحوالہ ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء، نام محمد محمد عثمانی اترقہری

۲۔ ابن بزاز (بیروت) امام احمد رضا فی ۱۹۵۳ء/ ۱۳۷۳ھ ص ۳۲۸-۳۲۹

۳۔ انوارِ رضا (لاہور) مطبوعہ ۱۹۵۵ء ص ۳۲۸-۳۲۹

نوٹ: مفتی شجاعت علی قادری نے اپنی تالیف محمد اللہ احمد رضا کے مکتوب کراچی ۱۳۷۳ھ کے ص ۱۹۳،

۲۰۶۶ امام احمد رضا کی ۱۲۴ کتابوں کی تفصیلات دی ہیں۔ مستند

۴۔ خاں سل جاوید، العقیدۃ المنتقد (۱۹۷۰ء) مع کتاب امام احمد رضا، العقیدۃ المنتقد (۱۹۷۲ء) مطبوعہ لاہور  
 (عزیز و اکبر محمد اعجاز دہلوی خاں)



جنوری خلیفہ امام احمد رضاؒ نے لکھا ہے :-

” آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہدایۃ النحر کی شرح لکھی یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے اس کے بعد ایک ہزار کتابیں پچاس موضوعات پر تحریر فرمائیں ” لکھ

بہر کیف امام احمد رضاؒ کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی تجاوز ہے امام احمد رضاؒ کی بہت سی تصانیف تراجم شائع بھی نہیں ہو سکیں سچا منہ دارا العلوم منظر اسلام (بریلی) میں موجود ۲۴ علوم ۲۵۰ قطعی کتابوں کی ایک فہرست ماہنامہ ساحل حضرت (بریلی) میں شائع ہوئی تھی لکھ امام احمد رضاؒ کی تصانیف کی ایک جامع فہرست مبارک پورہ اعظم لکھ اہرام میں شمل کی گئی ہے۔ دارالعلوم اشرفیہ کے استاد مولانا محمد حسین اختر قطعی اپنی تصانیف میں تحریر فرماتے ہیں :-

” فاضل بریلی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد مولانا محمد حسین نعمانی صاحب نے مرتب فرمائی ہے جو الجمع الاسلامی (مبارک پور) کے زیر اہتمام منظر عام پر آئیگی ” لکھ

(۵۱)

امام احمد رضاؒ کی بہت سی کتابیں پاکستان و ہندوستان میں چھپی ہیں مگر زبان عربی میں سرپرست مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں :-

۱۔ الفضل المودبی فی معنی اذامح یکدریث ضررہ جہی (۱۳۱۳ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

لکھ مولانا احمد قادری، تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کابھوڑ ۱۳۹۶ھ، ص ۳۶

لکھ ماہنامہ ساحل حضرت (بریلی) شاد سے اکثر برود و سر ۱۳۹۶ھ

لکھ محمد حسین اختر :- امام احمد رضاؒ باب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ الزاد آباد

شاد ۱۳۹۶ھ، حاشیہ، ص ۳۲

امیر بھوننا فقہار احمد قادری،

۲۔ فتاویٰ بحرین بر حجت ندوۃ الدین (۱۳۱۷ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۳۔ استنار المعتمد (۱۳۲۰ھ)، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۹ھ

۴۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ)، مطبوعہ کراچی

۵۔ کفای الغنیۃ فی احکام قرطاس الدواہم (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور

۶۔ حاکم بحرین علیٰ منہج الخفویۃ الدین (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۷۔ الاجازۃ السنیۃ لعلامہ ربیعۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۸۔ اہل الاعلام بان الفتویٰ مطلقاً علیٰ قول الامام، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۹ھ

۹۔ جد المآثر حاشیہ رد المحتار (زیر طبع ۱۳۲۲ھ)، حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

زبان فارسی میں امام احمد رضا کی ۲۰۰ کتابوں میں سے یہ چند دستیاب ہیں:

تہذیبی کتاب جد المآثر کے بارے میں امام احمد رضا نے لکھا ہے :-

اس جو ان لو جو ردت تعلیقاتی من ہوا مشہ

بلغت مجلدین مع ان فیہا ماہی ایملات

وحو زمت علی اسفار ہی او علی فناوع

او بحر براتی طہ

”مجھ امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو

دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں،

اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارت بھی

کئے گئے ہیں۔“

مولانا محمد حسین اختر عظمیٰ نے اپنے مکتوب ۱ محرمہ ۶ مارچ ۱۳۷۹ھ

۱۳۷۹ھ میں یہ خبر دی ہے کہ جد المآثر حیدرآباد دکن میں چھپ رہی ہے۔

شک نہیں کر یہ حاشیہ قابل مطالعہ ہو گا کیونکہ خود امام احمد رضا نے اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے اس کے علاوہ علماء عرب نے اس کے مطالعہ کا شوق و ذوق ظاہر کیا ہے جیسا کہ ذکر ہو رہا۔

## امام احمد رضا پر کام کی فرستار

(۱)

امام احمد رضا کی عظیم اور بے حد شخصیت اس امر کی متقنی ہے کہ عالم اسلام کی جماعت میں اس کی طرف پوری توجہ دی جائے اور مختلف مملکت پہلوؤں پر تحقیقی مقالات قلمبند کریں۔ اب تک جو کام ہوا ہے وہ ناکافی ہے۔ اردو میں تو پھر بھی بہت کچھ ہو گیا، مولیٰ اور انگریزی میں تحقیق و تلاش کی مزید ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی غیر منظم ہندوستان کے صوبہ جات یو۔ پی، بہار، بنگال، پنجاب وغیرہ میں کام ہوتا رہا۔ تقریباً نصف صدی بعد لاہور میں حکیم محمد صولت صاحب سرسری کی سرپرستی میں مرکزی مجلس رضا قائم ہوئی، سلسلہ سے اس نے اپنی سامی کو تیز کر دیا اور امام احمد رضا پر اردو میں بہت سے علمی مقالات شائع کر کے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کو متعارف کرایا، مولیٰ اور انگریزی میں بھی ایک دو سلسلے شائع کئے گئے اور ہنوز سلسلہ اشاعت جاری ہے۔ ایک نہایت اہم کام امام احمد رضا کے فیض رشید سید محمد رشید چوہدری کے فرزند اور جند و جانشین مولانا سید محمد جیلانی (مدیر ماہنامہ المیزان، بیسویں) نے ہندوستان میں یہ کیا کہ مارچ ۱۹۷۲ء میں ۶۴۲ صفحات پر مشتمل المیزان کا ایک ضخیم اہم احمد رضا خبر شائع کیا جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر مختلف مضامین اردو میں ۷۷ مقالات پیش کئے ہیں۔ دوسرا اہم کام

پاکستان میں یہ ہوا کہ امام احمد رضا کے خلیفہ حضرت سید ابوالبرکات سید احمد رحمہ اللہ کی سرپرستی میں قائم ہونے والے علمی ادارے شرکتِ حقیقہ لٹریچر (لاہور) نے انوارِ رضا کے ہم سے ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ایک عظیم مجموعہ مقالات (جلد ۳۹) شائع کیا۔ مقالات کی تعداد ۶۰ ہے، اس کے علاوہ اور حضرات نے بھی کلم کیا ہے۔ مثلاً پاکستان میں مولانا محمد عبدالعظیم اختر شایعہ پوری مخفہری، مفتی سید شجاعت علی قادری، جناب محمد صادق قصوی اور مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے امام احمد رضا پر اردو میں قابلِ قدر کام کیا ہے، ہندوستان میں مولانا محمد تبیین اختر عطی اور مولانا افتخار احمد قادری نے بھی کام کیا ہے۔

### (ب)

سری میں غالباً سب سے پہلے ازہر یونیورسٹی (قاہرہ) کے پروفیسر اکثر علی الدین لوائی

جلد ۱: تقریباً ۳۵۰ صفحہ، امام احمد رضا برکتا جس کے عنوان سے ایک منادِ رب کیا ہے جو تقریباً ۱۳۵۵ھ میں شائع ہے، ۱۰۰ میں انہوں نے امام احمد رضا سے تعلق بعض مقالوں اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔

۲: تقریباً ۱۰۰ کتب و رسائل اور اخبارات جمع کئے ہیں۔

۳: امام احمد رضا کی تصوی نے غلط کئے علی حضرت کے نام سے دو جلدیں مرتب کی ہیں، اسی طرح مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے پاکستان و ہندوستان کے بنیاد و صندوق کے اثبات کو دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔ یہ سارا مواد مرکزی مجلسِ رضا، لاہور میں منظرِ طباعت ہے۔

۴: مولانا محمد تبیین اختر عطی نے امام احمد رضا ۱۲۰۱ھ و ۱۲۰۲ھ کی نظروں کے عنوان پر ایک کتاب مرتب کی ہے جو شائع ہوئی ہے، ان کے طبع ہو کر مہارک پور (انڈیا) سے شائع ہو گئی ہے۔ مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کا سالہ اعتقالات و مہمیں مولیٰ میں منظر کیا ہے،

نے مسکا اہل حدیث ہوئے امام احمد رضا پر ایک وسیع مقدار لکھا جو مشہور جریدہ شریعت شرق (۱۹۶۵ء) کے فروری ۱۹۹۷ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ ————— جزوی طور پر مغنی لکھا تھا ذیل خاں نے استاذ المعتمد مطہر علاہ اور میں امام احمد رضا کے حالات قلمبند کئے ہیں (ص ۲۶۵، ۲۷۴) اسی طرح مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اجلی الاعلام مطہر علاہ تاہول ۱۹۷۷ء میں امام احمد رضا کے مختصر حالات لکھے ہیں (ص ۲-۳) اور غالباً مولانا افتخار احمد قادری نے بھی امام احمد رضا کے معرکہ رسالے الفضل الربوبی، مطہر علاہ اور ۱۹۷۷ء میں بھی کچھ حالات قلمبند کیے ہیں۔ لیکن عربی زبان میں امام احمد رضا پر سب سے اہم کام مغنی سید شہباعت علی قادری نے کیا ہے، انہوں نے مجدد الامر کے نام سے ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں کو روشنی ڈالی ہے، یہ کتاب ۱۹۹۷ء میں کراچی سے شائع ہو گئی ہے، موصوف ہی نے ۱۹۹۷ء سے قبل امام احمد رضا ربوئی میں ایک مقالہ بعنوان الاماذا احمد رضا خاں میں اختصار الامورین تخریر فرمایا تھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب امام احمد رضا کی عظیم شخصیت کی طرف نظر جاتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجاہ پوری مظہری نے امام احمد رضا کے بعض اردو اور عربی رسالوں کو یکجا کر کے رسالہ رضویہ کے نام سے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے، یہ دونوں جلدیں بالترتیب ۱۹۹۷ء اور ۱۹۹۸ء میں لاہور سے شائع ہو چکی ہیں، مغنی سید شہباعت علی قادری نے بھی امام احمد رضا کے بعض اردو رسائل کو مجموعہ رسائل اعظمیت کے نام سے تین حصوں میں مرتب کیا ہے، یہ تمام حصے بالترتیب ۱۹۹۷ء، ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء میں کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۷۰)

انگریزی میں امام احمد رضا پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا، راقم الحروف نے ایک مختصر تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو لاہور سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہو گیا ہے۔ ————— مغنی نیاکو



کیلغورنیا یونیورسٹی (برکلی، امریکہ) کے شعبہ تاریخ کی فاضلہ فائزہ پیراہن کی طرف سے لکھا گیا ہے۔  
 نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

THE REFORMIST ULEMA:

MUSLIM RELIGIOUS LEADERSHIP

IN INDIA 1860-1900 (BERKELEY, 1974)

اس مقالے کے انظرین باب میں امام احمد رضا اور آپ کے مسلک کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے جو ۱۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، مقالے کا یہ حصہ حکیم محمد یونس صاحب نسری (صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور) کی وساطت سے جنوری ۱۹۷۶ء میں راقم کی نظر سے گذرا، فاضلہ فائزہ پیراہن نے محنت تو کی ہے مگر ضروری مواد کی کمی کی وجہ سے وہ موضوع کا حق ادا کر سکیں، راقم نے بعض سفارشات لکھ کر بھیجی ہیں امید ہے کہ وہ ان کی روشنی میں اپنے مقالے کے اس حصے میں ضروری ترمیم اضافہ کر لیں گی۔  
 جناب غلام سرور صاحب (صدر المصطفیٰ پاکستان) نے راقم کو لکھا تھا کہ وہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط مقالہ لکھنا چاہتے ہیں ملے

(۵)

ملتِ اسلامیہ اور عالمِ اسلام پر امام احمد رضا کے بے شمار احسانات ہیں خصوصاً دنیائے عرب پر چودہویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری پیدا ہوا ہو جس نے اپنے پیچھے (۸۰۰ فارسی اور اردو کتب و رسائل کے علاوہ ۲۰۰ عربی کتب رسائل یادگار چھوڑے ہوں، ۱۶۰ ریختہ امام احمد رضا کو حاصل ہے۔۔۔۔۔ وہ ہندی ہوتے ہوئے عربی تھے۔۔۔۔۔ اگر امام احمد رضا جزیرۃ العرب میں پیدا ہوتا تو آج اس کی شہرت اقصائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم

میں پھیل چکی ہوتی مگر وہ غلام ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس کے جہت انگریز علمی کارنامے غلامی کے حوال میں دُوب کر رہ گئے، پہنچ ہے کہ احرار کی قدر و منزلت غلام نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اب جبکہ مسلمانوں کی بہت سی مملکتیں آزاد ہیں، ملت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ امام احمد رضا پر تحقیق کر کے ان کے افکار و خیالات سے خود مستفید ہوا اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سرِ دست آٹا ضروری ہے کہ امام احمد رضا کے علمی ذخائر کے عکس بے کر پاک و ہند کے کتب خانوں میں محفوظ کر لئے جائیں، بلاشبہ یہ ذخیرہ شعبہ اعلیٰ علوم اسلامیہ کے تحقیق کیلئے ایک نادر تحفہ ثابت ہو گا۔

اے عالمو!، اے دانشورو! اور ماں! اے محققو! امام احمد رضا کی روحِ نغم کو بجا رہی ہے۔۔۔۔۔ چلو! بڑھو! اور جو کچھ کرنا ہے، کر گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ علمی ذخیرہ انقلاباتِ زمانہ کی نذر ہو جائے اور ہم کہنا افسوس ملتے رہ جائیں۔

احقر محمد سعید احمد  
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج  
محکمہ، (سندھ)  
پاکستان

۲۱ سجادى الثانیہ سن ۱۴۰۲ھ  
۲۴ اپریل ۱۹۸۱ء







حسین احمد دیوبندی دہلوی ، سفرنامہ کشمیر ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ء

رحمان علی ، مولانا ، تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو محمد الیوب قادری) ،

مطبوعہ کراچی ۱۳۸۵ء

تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ کھنڑ ۱۳۳۶ء

رشید احمد صدیقی ، پروفیسر ، گنجائے گرانمایہ ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

سلیمان اشرف ، سید ، البین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۵ء

شرکت حنفیہ ، انوارِ رحنا ، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۵ء

شجاعت علی ، سید مفتی ، مجدد الامہ ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ء

مجموعہ رسائل ، حصاد دل ، مطبوعہ کراچی

مجموعہ رسائل ، حصہ دوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۵ء

مجموعہ رسائل ، حصہ دوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ء

حیاتِ علی حضرت (۱۳۵۷ھ) ، مطبوعہ کراچی

جلل المعبود و تالیفات الامجد ، مطبوعہ چیمبر ۱۳۸۵ء

الافادات الرضویہ (عظمی) مرتبہ مولوی محمد احمد قادری

نزیہۃً کنی طرہ و سبۃ المسامح والنواظر ، جلد ہفتم ،

مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۸۵ء

سفرنامہ رحمتِ جلیلیں ، مطبوعہ بنگلہ دیش

نوارِ خوش شرح شہدائے تہذیب شریعت ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ء

یصل برہمپوری اور ترک مولات ، مطبوعہ لاہور ۱۳۸۵ء

تیس جزوہ علمائے صحابہ کی نظر میں

مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ء

عہدِ نبوی ، سنگھریزی ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ء



امام احمد رضا

اور

علمائے اسلام

# اشاریہ علمائے اسلام

مکمل

احاطے گزی

تاریخ و کنکات

صفحہ

- ۱۔ امیر اچہ نری بن السید احمد مفتی مالکی
- ۲۔ امین بن خلیل حافظ کتب احرم
- ۳۔ حسین بن محمد مدرس علم شریعت مدینہ منورہ
- ۴۔ محمد زریعہ صاحب کی (مختصر محمد بنی)
- ۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء

مدینہ منورہ

- ۱۔ امیر بن محمد بن محمد خلیل ساری عباسی مدنی
- ۲۔ امین بن خلیل
- ۳۔ عبدالقادر علی بن خطیب
- ۴۔ عبدالکریم ابان التاری بن عزیز التوسی
- ۵۔ امامی مدرس علم نبوی
- ۶۔ عبدالرحمن احمد اسعد الکیلانی الحسینی الحنبلی
- ۱۔ علی بن علی السحانی مدرس علم نبوی
- ۲۔ غلام حیدر صاحب مدنی
- ۳۔ محمد بن سید الواسع الحسینی الادریسی
- ۴۔ محمد توفیق الابوبی الاضادی
- ۲۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۵۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۲۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۵۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۳۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۵۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۴۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۵۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۵۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۵۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۶۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۵۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۷۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۵۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۸۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۱۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۲۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۳۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۵۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۸۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۹۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء
- ۱۰۰۔ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۵ء

- ۱۳- محمد یحییٰ بن حبیب، مدرس علم نجومی، ذی القعدة ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۱۴- محمد بن حسین بن سعید، رمضان المبارک ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۱۵- محمد بن حسین بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۱۶- محمد بن حسین بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۱۷- محمد بن حسین بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۱۸- محمد بن حسین بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۱۹- محمد بن حسین بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۰- محمد بن حسین بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۱- محمد بن حسین بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۲- محمد بن حسین بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱

## شام

- ۲۳- احمد رمضان، ذی القعدة ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۴- عبد الحمید بن بکر، رمضان ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۵- محمد آفندی، ذی القعدة ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۶- محمد بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۷- محمد بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۸- محمد بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱
- ۲۹- محمد بن سعید، ربيع الثانی ۲۲۲ / ۱۱۱۱

- ۳۰۔ محمد یوسف بن علی الدین ابن احمد  
شیرازی -  
۱۵۴۰ ۱۵۵۰
- ۳۱۔ محمد عطاء اللہ شیخ  
۱۵۴۰ ۱۵۵۰
- ۳۲۔ محمد قاسمی، شیخ، مدرس مدرستہ عثمان  
۱۵۴۰ ۱۵۵۰
- ۳۳۔ محمد یحییٰ نقشبندی  
۱۵۸۰ ۱۵۹۰
- ۳۴۔ محمد یحییٰ اکتبی، محسن، مدرس  
۱۵۹۰ ۱۶۱۰
- ۳۵۔ مصطفیٰ بن محمد آقندلی شطری، کھنل  
شرح مدرستہ البیداریہ  
۱۶۴۰ ۱۶۵۰

## مصر

- ۳۶۔ ابراہیم اعظمی السقا، شافعی  
(مدرس جامعہ ازہر، قاہرہ)  
۱۶۸۰ ۱۶۹۰
- ۳۷۔ عبدالرحمن المرفض، الحنفی  
(مدرس جامعہ ازہر، قاہرہ)

## عراق

- ۳۸۔ محمد سعید بن عبدالقادر قادری نقشبندی  
(مدرس اولیٰ مدرسہ حضرت الامام عظیم)







بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في خلقه  
دلائل على وحدانيته  
وآياته على عظمته  
وآثاره على جلالته  
وآثاره على كبريائه  
وآثاره على قبحه  
وآثاره على عظمته  
وآثاره على جلالته  
وآثاره على كبريائه  
وآثاره على قبحه

رحمة جناب سيدى خاتمة السقا، والحمد لله على كل ما قسم بين سيدى الخلق و  
على الإطلاق والذى ومولان . . . . .  
ومستأجراته وجملة ذخر الى لى و المصادىح سيد النبأ على النبأ عليه  
بعدلهم ابدنا . . . . .  
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اولا كذا لى عن الهبة . . . . .  
جاء سيدنا محمد . . . . .  
بذلك وكفى . . . . .  
الذي جاء به . . . . .  
وكم لى اعلم بقتل الواس . . . . .  
سواء لا يعنى عليكم والاكت رزمت . . . . .  
ذم هذا والغير وصلت . . . . .  
في الزحف روقد . . . . .  
من كذا . . . . .  
اخرهم من البيت . . . . .  
على الناس اني كل موضع كوجا . . . . .  
بنام سى وياكل هو واولاده وقايعون بما لم يرد عليه من . . . . .  
وكل صبر وان لى . . . . .  
لا يسل جنوم . . . . .  
الصب وبنام الى السنة اربعة لى . . . . .  
عمره لى . . . . .



## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خير المرسلين  
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد فقد كنا نعت  
هذا الكتاب المسما بالذروة المكيّة بالمادة الغريبة تأليف  
العالم العارف السنّي الخامل الشيخ أحمد رضا خان الهند  
البريلون: فوجدناه أجل مرهف ساكن واقع حساس  
قائم كخبر المشهور بن بادل دليل رائدنا أنوف المحدثين  
وكل ما جاء به في هذه الرسالة من النصوص وهو حق وصدق  
صار جميع النصوص وبيننا أثر للترك في جميع ما كتبه فهو مجز  
ومدقوع كالأمرين وجزئي اللهم عنا خير الترك والشيخ  
الشيخ يوسف التبهاني فقد كفاها للمعونة في كتابه مشاهدنا  
في الاستغناء سيد الخلق صلى الله عليه وسلم رغبة الله على العالمين  
في مجر السيد المرسلين محمد بن محمد صلى الله عليه وسلم تعليكم  
بمراجعة الكتابين تهيؤ تهيؤ من الموقنين والعبادة الرب  
النصوص فلم يبق لعل من السلب إلا الرضا والقبول وقد علمت  
الوافي عليه والله أعلم أن يكسر من لستك المؤلف الشيخ أحمد  
رضا خان وجزئي الله عليه وسلم عنا خير أو اجزله لهم لهما  
بجلاء سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه أجمعين  
كتبه الفقير إلى عفو ربه مؤلفه الحسين بن محمد بن علي بن  
محمد بن الحسين بن علي بن محمد بن علي بن زيان بن علي بن محمد  
ابن نصر بن أحمد بن يحيى بن أحمد بن عبد الله بن عبد الله بن  
عبد الكريم بن محمد بن محمد بن عبد السلام بن الحسين بن علي بن  
ابن علي بن كثر بن يحيى بن سلام بن جزائر بن حيدر بن محمد بن  
أدريس بن إدريس بن محمد الله الظاهر بن الحسن بن الحسن بن علي  
ابن أبي طالب رضي الله عنهم أجمعين وعنا بهم آيين الله  
في صفير الخير م ١٤٣١ في المدينة المنورة ط ١٤٣١  
محمد بن أبي القاسم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدتنا محمد وعلى آله  
وآلِهِ أَجْمَعِينَ

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

الحمد لله رب العالمين القاهر القوى المتيقن القامح لجميع الظلال المستغنيين  
 بالطاوع العاطلين الذين حادوا فصب السبق في كراهة وحسن المحادين من على غير السبق  
 الى الصراط المستقيم بادلة واخوة كائنوا من ينقش بحا الفكر ويحس بها النفوس  
 والصلة والسلام على سيدنا محمد الرجز المشرفة شمسا في كل زمان وعلى آله واصحابه  
 السادة الاغنيان صلاة وسلاما دائمين تسليما بها الخط والامان ابا عبد  
 العلم ان معرفة الحقيقة المحمدية قد عجز بها سائر البرية وقدوة وعنه على الله عليه السلام  
 انه قال ابا بكر والذي بعثني بالحق بخير الم يعلم حقيقة خبر ربي ولا انك يا  
 ابي القاسم القرني رضوا الله عليك ولا اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما رأيت من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
 الا غلة قالوا ولا ابن ابي قحافة فقال ولا ابن ابي قحافة وقد قال الشيخ ابو الحسن  
 رشاذي رضي الله عنه في ابوبكر رضي الله عنه ان عليا رضي الله عنه كان  
 مقارادك فخر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعثمان رضي الله عنه كان مقار  
 ادرك فخره صلى الله عليه وآله وسلم وعمر بن الخطاب رضي الله عنه كان مقارادك فخره صلى الله عليه وآله وسلم  
 وابوبكر رضي الله عنه كان مقارادك فخره صلى الله عليه وآله وسلم وحقيقة صلى الله عليه وآله وسلم  
 الراس المكنون لا يطلع عليه الا الشريكان وقد قال الامام الحارثي في الطرابلسي رضي الله عنه  
 حصة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اهل البيت من اهل البيت لا يطلع عليه في هذه الدار  
 سوى الرب وقد يكشفه عنه غيره فوالله ما في رسوله ملك غريب الا حقيقة من الراس المكنون  
 والله اعلم بالصواب





المختص الفادري كان قد بين فيها ما ينزل على العالم ويزحج السقم من روع  
 المتابعين و قبح الجاحدين فخر له الدنيا في خير أجزائها و البقاء في خلودهم  
 سبباً مسلولاً و صلى الله تعالى على سيدنا محمد الطاهر الطاهر لما اعلن و الحان لما بين  
 ناس الحق بالحق و على آله و صحبه و سلم

السيد الفيراهي بن محمد بن محمد

الستاري مشقاً و العبد المذنب

و الله تعالى اعلم

في شهر محمدي الثاني سنة ١٢٣٢ هـ بمكة المكرمة











بالخطبة والوعظ من بعد كل يوم يمشيهم بحسب النظم والعناية ورشاش هذا الموضع والوضوء . . . وبما أوردنا  
 على يام العيب والشبه . . . بالما لا يجرأ عليه . . . فخصت على بعد الفقد والقدرا . . . وزادوا في الفقد  
 وعلم المراد والوجد عند الموت . . . وكانوا ينادون على نكته التي دليله وذكرنا ذلك من بعد ذلك . . . فيقولون  
 (أنا إذا زاده نفس عير كنا من له اعداؤه انصارا) وكيعلا (ومعكم برسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة  
 اقدس في احاديثهم) (والله هو) كونه مقبلا لمرسوله صلى الله عليه وسلم (روح القدس هو) حيث  
 ما افسى عنه رسول الله) (والله يؤيدك الله تعالى بروح القدس ايها ما تأسست من . . . لا الله هو  
 عه اوليا الله . . . وحدثت على الوعد والمنصوب . . . وبعبارة العناية بقطر . . . وسجدت لهذا ملك  
 مستوحشا مشهورا . . . بعلم الالهة على راسك مشورا بجاء صاحب السيادة . . . وحجرا زائرا من سائر  
 والحمد لله . . . والفاخر بها والواحد ما به على ان نظرها الشريف . . . وعلى ان يكون جميع توكيدهم والخراب  
 راكبتك بالتجويد لهذا هذا المقام الرضخ العالي فيقول هذا بكيفك عن الخاصية . . . فيقولون  
 قال (محمد صلى الله عليه وسلم) به الحية كل الكمال فيستغنى به عن كل شيء . . . وهو يدعو في ذلك  
 هذا والملك تفصل اربا الماحل منه شيء . . . فيقولون واستمر من وهو القول يتناولون  
 علم العالم مع علم الفلوك في الفرة الابت فيا يجهل . . . الذي في العلوم خروقة لكل انسان . . . فيستغنى  
 بالسياسة فيكون في كلامه ذلك فيحيط به في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون  
 انه يكتسب كتابا او يجبره في جواب . . . او يكتسب في كل شيء . . . فما هو اسد تحت قرا او يكتسب في كل شيء . . . فيقولون  
 حيا . . . وعده به فقال (انما الماحل في كل شيء . . . امره هو الحق في كل شيء . . . جاء الحق في كل شيء . . . فيقولون  
 وما اذا اهل الماحل احدا في كل شيء . . . ومعادونه الحق في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون  
 الحق في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون  
 (انها امرهم في الحقيقة فلا هم . . . تتراوف الحق في كل شيء . . . والحق في كل شيء . . . فيقولون  
 (ويقولون راعي حق الله ابرا . . . لا تتردد في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون  
 (ويقولون الحق في كل شيء . . . والحق في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون  
 كذا وكذا . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون  
 فيقولون في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون في كل شيء . . . فيقولون





# قطعه تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

مؤلفه تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی  
 به جمع تنظیم کرده آید: بهر حال آفریننده - از این کتاب به هر چه که در این کتاب  
 در این کتاب است (مؤلفه) و در این کتاب به هر چه که در این کتاب

۱. مؤلفه تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

۲. تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

۳. تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

۴. تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

۵. تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

۶. تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

۷. تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

۸. تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

۹. تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی

تارخ الطباع کتاب ستاپ (دولت فکینه) مؤلفه عبدی







مَحْضٌ بِالْعِلْمِ فَلْيَصْصِرْ لِعِزَّتِهِ نَقْصًا هَلْ لَمْ يُوَحِّدْهُ <sup>عَلَيْهِ</sup>  
 مِنْ الْعِلْمِ فَقَرَأَ هَذِهِ التَّوْحِيدَ وَالْوَحْدَ وَأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 فَهَلْ الْأَشْكَالُ وَيَبِينُوا أَنَّ اسْتِغْنَاءَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَاحًا عَلَيْهِمْ  
 مَعْرُوفًا عَلَى طَلَبِ شَفَاعَةِ الْعَطَى وَالْوَسْطَى بِجَانِبِهِ الْإِلَهِيِّ وَالْإِلَهَ وَالْإِلَهَ  
 بَعْدَ وَفَاتِهِ كُنْزًا فِي جِهَالِ حَيَاتِهِ وَهُوَ عَلَى أَجَلِهِ وَنَسْمَ بِرِ  
 مَا مَدَّ لَاهُ الْعِلْمُ مِنْ أَوْسَامٍ وَهَيَاءٍ أَزْهَدَ وَجْهًا لَوْ  
 مَقُولُ الشَّفَاعَةِ بِجَانِبِ السَّوَالِ فَالِدُ الْمَعْطَى وَهُوَ عَلَى عَرَفِهِ  
 الْفَاعِلُ الْمَذْكُورُ يَصْبِحُ مَخْتَصِمًا لِعَالَمِهِ مِنَ السَّوَالِ وَهَلْ يَكُونُ  
 مَعْرُوفًا عَلَيْهِمْ فِي بَعْضِ الْأَوْجُوهِ الْمَذْكُورَةِ مَا عَابَهُ أَرْسَالُهُ إِلَى أَصْفَتِ  
 فِي أَجْمَعٍ وَكَبَرَتْ فِي الْعِلْمِ تَجَرُّدُ اللَّهِ مَوْلَاهُ مِنْ أَرْجَاءِ حُجَّتِهِ وَطَبَقَتْ  
 الْعِلْمَ يَا فِي دَارِ الْخَزَائِدِ فَأَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَهْلَ الْبَيْتِ وَهَلْ  
 التَّحْقِيقُ بِبَيْتِهِ عَلَى تَحْلُوقِهِ وَتَحْلُوقِهِ وَبِهِ سِرٌّ فَاصْبِرْ إِلَى  
 فَانْزَلَهُ أَنْفُسُهُ نَحْوَ حُجَّتِهِ وَنَوَازِكِ وَبَارِكْ لَهُ  
 لَنَا فِي أَسْمَاءِ سِرِّ الْعَيْدِ وَكَانَ الْقَائِمُ الَّذِي تَحْلُوقُهُ هَذَا الْعِلْمُ خَيْرٌ  
 عَنْهُ تَحْلُوقُ الْعَالَمِينَ وَأَخْلَاهُ الْخَالِدِينَ وَمَا وَفَى إِلَهُ الْخَالِدِينَ  
 وَجَعَلَ تَحْتَ رُفِّ مَحْبُوبِهِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَلَمِ مَحْبُوبِهِ  
 أَفْضَلُ صَلَواتِهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ آمِينَ

الْمُفَضَّلُ  
 مُحَمَّدٌ بْنُ  
 الْحَسَنِ

من تحت يده

(المسعاة الدولة المحية لجاره يعيبه)

هذا راجع من هذا الموضع الفاضل ان  
 رعوته فأننا مرجوة القول اذ هو  
 من فقه المحبة هذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)

محمد توفيق الألو  
 الأيضاي  
 المجاور بالمدينة المنورة





يقول القليل مولاه يعقوب بن حبيب لا ندرم العلم الشريف بالمرح الشريف النبوي  
 هذا بيان رؤية مامية رايها اليه اطلاق على كتاب الدولة المكية والمادة التي  
 حواني بعد قول في الخطبة الكتاب المذكور فترى في التبريد قد انفتحت ورايت في  
 كتابة من نور وحرور في الكتابة وتعاية العظم في حسن الخط وحسن الخط  
 مستحضر ان ذلك سر كنه من هذا الفن لهذا الكتاب كنه بعد تمام الفاعلة شرعت في  
 بعض كلمات من هذا بعض ما يجب لولف هذا الكتاب فرايت في تلك الليلة من احد  
 ابواب الجنة المظاهرة السجباب التي قد فتحة هذا من الموضع من بعض التاسمين  
 ودخلت معهم وانا في احد الزيازة في الجيب بستان حمزة بن محمد بن رسول الله في  
 رايت قصبة فوق الجدار غشها ما فاستشقت للشرب من هذا ثم توقفت على  
 استاذن ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من القصبة السراها على العير  
 حين رجوعه من المعراج بغير اذن فقلت ولسان جودتها مملوءة بآياتها فشربت  
 حتى رايت والقيت زما ما فاضل من وازال واقفة عند باب التبريد ثم تقدمت  
 ذكره وكتاب الدولة المكية فوق صدرى صامدا عليه يدوت ثم انفتحت من  
 النوم وجرمت بان هذا الكتاب له مثلان عظيم ومحبوب عند رسول الله  
 صلى الله تعالى عليه وسلم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَى سَيِّدِ الدُّنْيَا وَعَلَى آلِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَاجْتَمَاعِهِ وَاجْتِمَاعِهِ  
 أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ طَافَ . . . عَلَى هَذِهِ الرِّسَالَةِ الْمُسَمَّاةِ  
 بِالْأَدْوَانَةِ الْمَكْتَبَةِ فِي الرَّدِّ عَلَى التَّوْحِيدِ بِسْمِ اللَّهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ رَضَا خَانًا ، فَوَحَّدَ تَضَامُنًا  
 بِالْأَقْبُولِ لَتَعْلَقَبَهُ الْبَنَاتُ بِهَذَا اللَّهُ تَعَالَى عَمَّا لَا يَلِيْقُ  
 وَسَيِّدًا لِلرَّ . . . وَمِنْ مَذْهَبِ الْإِسْلَامِ وَالْقَبُولِ وَالْأَقْبَالِ  
 وَبَلَّغَهُ الْمَنْ وَابْتَكَ إِلَى عَهْدِ سَيِّدِ الْحَرِّ وَالْمَسْكِينِ وَالْأَقْبَالِ  
 كَتَبَهُ أَرْفَقِيرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الرَّاجِي غُفُورَتِهِ الْعَبِيدِ  
 حَادِمِ الْعِلْمِ بِأَمْرِ الْبُحْرَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ  
 فِي أَهْلِ رَضَا ، تَرْفِيقًا ١٢٤٩



عبد كولي جباري

حسنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي علم  
بيننا ما لم يعلم

الحمد لله الذي علم بيننا ما لم يعلم فصا من علومه علم اللوح

والقلم فصل الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم وبعد فقد طاعت

الرسالة الرائقة والحجالة الفائقة اغنى بها الدولة

المكية بالمادة الغيبة لو حيد دهره وفريد عصره

علامة الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام الله

فيوضه على الراغبين ونفع بعلومه الطالبين عند الفاضل

المحترم الماجد المكرم محسن في الله محمد كريم الله بلفه الله الى

نماية ما يتمناه فقد اتى فيها ما يشفى العليل ويروى الغليل

دقق فيها مسألة علم الغيب وحقق بلا شك فيه ولا ريب

واستبان منها ان ما نسب اليه من القول يتساوى علم سيد الخلق



ملوات الله عليه يعلم الخالق لعلم فهو كذب وريهان

عظيم فاحسن الله سبحانه جزاءه في الدارين ورفع

سدا وجهه في الكونين في كنهه طمحين في صفة الله العلي العظيم  
في الحديث السورة على صاحب الدعاء من دعائه  
في ١٥ ربيع الأول ١٣٢٩

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن  
مكتوبا في ليلة القدر  
في شهر رمضان المبارك  
في سنة ١٣٢٩



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خير الانبياء والمرسلين سيما على خير المرسلين والحمد لله العليم  
ولا يدري الله على العالمين وجه لا يشهد بالبرهان المسماة بالحق المكنية في العلم العينية لمولانا المقرة  
السلامة الفكرية العزة العظيمة فكأنهم من ذراع عزة هذا شجاع ونشفت باقانا برأه عزة مشرقة  
المدح فبشره بالمال على كل زمان وكان الشيخ سيدي ابو جعفر من حوت سائر عوامت محفوفة بالفضل  
مطربة والمناجاة سائر ودرجت الطوف في يوم آخر الفاضل ميانجا واجلت الفكر في انوار رايحه ميانجا  
الفتى در رايحه حار اليه البيان لا ينفذ الاطفال وفرغوا يد حافي مرأى الفاضل بانز الامل  
متوجه بالمدح الفرائد في صهره القاطن وهو عارث الشجرة المحيية الساطع والبراهين العنيفة الجارية  
ما من لرحل الفرائد في حاسدة جلاله دامن لصفقتهم الجائرة الحاسرة الكاسدة المظلمة فابره  
لله علم غير البرية بر فضل هذه الذكر الحق مشكو بعبدة اجل من السيرة التي من انك  
نفاستك البروة الوضوء المسداة هدية وقار بالشيخ الفقيه الذي لا عرج فيه وانتم بمن الله الوضوء القيس  
الذي لا شجرة تزيه ولا يمن على كل ذي بصيرة محمد السيرة من السيرة الى حكمة جلاله افكاره وخل  
مبهره علم على سائر ابيانه وسلاسله كذا جميع خلقه جو وخصيه فانها على الكفاية المظلمة التي لا تخرج  
خلق الى انوار البصيرة والشهوات العبدية التي لا يمكن التبر منها لولا فضل الله تعالى والجمال  
وتخرج بجانج البصيرة والحق والعدل فمن شاع سناء البروت و جانب الكفاية المكنية وخلق على  
خلق هذا نور والامر والبروت و زاد عزة بقدره على وهو يملك بك فرحي وكفى لخطايا المرز  
و جابا المكنوز من العلم والبروت والخلق والامر والفتى العزة والستة والامساك به عزة



والاجناس وبالجمال ومهذب  
وعلمهم بكل العالمين انما انشأها  
وعلمهم من اجتناب شرايع  
بكنهم علم الغيب لخص المصطفى  
وعلمهم جميع العالمين كمنطقة  
مثل النيرة مضيئة لا تخبئ  
مثل الولاية تفتت المكني  
ودلف قوم يلو لمجزة  
اذا انهم علم الغيب المعنى  
ورد الطمان به فاقب تسلم  
فراحت هذا اجتناب المديح كسالم  
شعور النور في المسق في الورق  
قد جفروا رشا الله بفضله  
قد علم السطوات جهل ما مضى  
الحفظ واليهام ما خاض في يد  
والغضب من رات والاس خاض  
التي في الدريج يرمح وهو على  
بم الصلاة على لرسك انجني  
وكان انما هذه القرعة فالحق  
كنته منطه معي من الشاسي  
الذي من دود مع دجاجة

مطلق علم الله الاله العظم  
لا سحر العلم القدر من الادب  
ومعاني تفيض الاكوار الارض  
على السحاب وكذا النسيم العاصف  
من بحر علم الله وهو الا علم  
بل ذاك فضل الله بين الاكوار  
صدق بدافه والطريق الى تسلي  
تجمعوا القوم بوجه الظلال الا ظلم  
ولم تفتي خسران في الامر  
فهو الصراط المستقيم الا قور  
وعد الشياطين والبنات الا حور  
صل الجهول في النور الا كسور  
مظلمة حق العذاب الا نيل  
فقرت الركب في القدر الا لا  
ومسافة الا في انك الا كور  
للمدني الشامخ انت الا روم  
ولم تفتي فانس به الا علم  
والانبياء السلام الا دور  
فاحسب في الصبغ نورا في جف  
والا زهر في الاجمدي الدردير  
شكفة هذه القورة نسيه الشريفة



خاتمة  
الكتاب  
وإن

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أحمد لله واسع العطاء ميسر الغناء عالم الغيب فلا يظهر على غيبه  
 أحدا إلا من ارتضى من رسول ثم يحكمه بما شاء فقال وما كان الله  
 ليظلمكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء  
 أحده واشكره على أن علم آدم الأسماء وخفى بذات العلوم  
 كلها أمام الرسل والأنبياء واشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
 الخالق جسيمه بقوله ذلك من أنباء الغيب نوحيه إليك فما أجمل الأنباء  
 واشهد أن سيدنا و مولانا محمدا عبده ورسوله الذي جعل له علم  
 الغيب وغيب الغيب فأطلع على حقائق الأشياء وأوتي علم الأولين  
 والآخرين والعابرين والغابرين وظهر مستوفى مع نبيه صريف الأقدام  
 واحاط علما بما في اللوح البين ونزل عليه الكتاب تبينا لكل شيء  
 وهدى ورحمة وبشرى للمسلمين وعلم علم اليقين وعين اليقين  
 وحق اليقين جميع ما كان وما يكون إلى يوم الدين فائبا بما أوتى  
 بآياته من حضرة رب العالمين وشهد له بحججه فيه قوله تعالى وما هو  
 على الغيب بضنين وقال سبحانه وتعالى تشريفا لقدر علومه وتنظيما  
 وعلمه ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما فعلم اللوح والقلم  
 من علومه ذرة كما أن علومه في جنب بحار علم الله تعالى كقطرة  
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله كنوز جواهر الحقائق والأسرار  
 وعلى أصحابه بحور لآلى العلوم والأزوار وأتباعه كالأبرار وأولياءه كالأحبار  
 لاسيما وارث علم النبيين ظاهرا وباطنا وواقف مقامات الرسلين  
 شراطينا غوث الثقلين وقطب الكونين كريم الطرفين وشراف النبين

القطب الرباني والغوث الصمداني والمجرب السجاني والهيكل النوري  
 صاحب الاشهرات والمعاني سيدنا وسندنا وهادينا ومرشدنا  
 السيد الشيخ محي الدين ابي محمد عبد القادر الجيلاني وعلى  
 ذريته الأطيبين والمولدين والمحبين ومن انتخب اليه  
 اجمعين الى يوم الدين اما بعد فلما من لكرم التعال  
 ذوالنور الافاض على هذا العبد ضعيف الحال وخفيف البال  
 بشكركم ارجاء سادسة الى زيارة قبر حبيبته الاعظم وصفيته  
 الاكرم والملاذاتم لكل من في العالم وسيلة آسنا آدم وطاعة  
 فيضان العلوم والاسرار على اهلها ممن تأخر من زمانه عن تقدم  
 سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى الوصي محمد ابا بكر  
 ونسفت بالحلول في المدينة المنورة والزيارة في المباحة المطهرة  
 في تاسع محرّم حرام من هذا العلم لقيفي بعد زيارة ربي المرقيد  
 المصطفى قبل انصرافي من المسجد الشريف النبوي لعالم القائل  
 جامع الفضائل والفواضل كرم الشامل حميد الخصائل مولانا  
 الولوي محمد كرم الله سلمه الله وابقاء ذوقه لما يحبته ويرضاه  
 وارسلنا الى غاية ما يمتناه فسررت ببقائه وحبسته من نعم الله  
 فحري ذكر الرسالة المرضية والجمالة البهية ذات التعقيقات الطاهرة  
 والتدقيقات الدائقة والمحاسن الجلية والعارف العليم المسماة  
 بالدولة الملكية بالمادة الغيبية لأعلم علماء الزمان وأفقه  
 فقهاء الدوران عالم الستة وحامها وقاص البدعة  
 ومبتدعها مجدد الملة المحاضرة ومؤيد الملة الزاهرة

محمود الفضائل ومحمود الأفاضل من بذل نفسه في نصرة  
 الدين التين وحمل حوزة شرعية سيد المرسلين ولم يخف  
 في اشد لومة لائم وارتقى في مدح اجدب المصطفى كل حجة  
 بحجة وهائم واخرج من بحار نعوته درر لا يساوي قيمتها  
 الدنيا ولا الاخرى فكان بكل فضل جائز اليق والى وأخرى  
 مولانا عبد المصطفى الشيخ احمد رضا خان الحنفى القادر  
 الممنوح من الله بالعلم الباطني والظاهرى ادام الله تعالى  
 وجوده وأتم علينا وعلى سائر المستفيدين والمستفيذين  
 فيضه وجوده الى ابو الدين آمين بجاهه الأمين  
 صلى الله وسلم عليه وعلى آله واصحابه اجمعين وكنت كثير الشوق  
 والغرام الى مطالعة تلك الرسالة منذ شهور وهوامر ففرت بمزجي  
 ذلك بواسطة المولوي المذكور ضاعف الله مولفها دله ولذا الأجر  
 وخطيت بخطها حفظا لا يفد ان يعبر عنه بصرح بالبيان  
 لسان القلم او قلم اللسان والفيها زبدة الحاسن تحقيق  
 وامعان فوق ما تشفت بسماعها الأذان فانشرح به الصدر  
 ونور الجحان وحقت ان ليس انخير كالعيان وتيقنت  
 ان ما اشاعه بعض العصريين ان مؤلفها معتقد وقال بساوة  
 علم سيد المرسلين بعلم رب العالمين هو ناشئ من جدهم  
 وعداوتهم بل مشرب بجلل المركب وغياة هم انما علموا  
 ان احدا اهلك للبعد واحسوا كالبود وشهدوا القائل  
 وانما اراد الله نشر فضيلة طوبى تاح لها لسان حسود



والى الله المشتكى من قبائح احوال قوم يفترون الكذب ويبرحون  
غافلين عن قوله تعالى انما يفترون الكذب الذين لا يؤمنون  
ومن رذائل افعال رجال يتخذون الساعة مآثرة ومن  
الافتراءات ديناً ذاهلين عما قال الله سبحانه وتعالى ان الذين  
يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا  
بهتاناً ثامناً مبيناً ولولا على ابصارهم غشاة من سحبد  
والبنضاء والعداوة لا يبروا ما ذكره المؤلف العلامة في غير موضع  
من رسالة الشريعة ما يبطل دعوى الجمع الباطلة السخيفة ونصه  
في النظر الاول العلم الذاتى مختص بالربى سبحانه وتعالى  
لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولو ادنى من ادنى من  
ادنى من ذرة لاحد من العالمين فقد كفر وشرك وفيه أيضاً  
اللائهاى الكفى مختص بعلم الله تعالى وفيه أيضاً احاطة احد  
من المخلوق بمعلومات الله تعالى على جهة التفصيل التام محال  
شرعاً وعقلاً بل لو جمع علوم جميع العالمين ارباً وآخر المأكات  
له نسبة ما اصلاً الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كنسبة حقيقة  
من الف الف حصص قطرة الى الف الف بحر ونصه في النظر الثانى  
زهر وجمعه مما تقر بان شبهة مساواة علم المخلوقين لربهم  
بعلم ربنا الا العالمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين وفيه أيضاً  
قد افنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوقين بجميع  
العلوم الالهية محال قطعاً وعقلاً وسمعا ونصه في النظر الثالث  
العلم الذاتى والمطلق المحيط التفصيلى مختص بالله تعالى

وما للعبادة الا مطلق العلم العطائي ونقصه في النظر الخامس  
 لا نقول بمساواة علامته تعالى ولا بحصوله بالاستقلال  
 ولا نثبت بعبادته تعالى ايضا الا لبعض اه  
 فابن دعوى المساواة كما يقولون قائله الله ان يكون  
 وليا مثل المنكرين علمها كان وما يكون لنبينا الله الامين المأمور  
 في تحقيق الشيخ الامام علامة الاعلام قدوة اهل التحقيق  
 وعمدة ذوي النظر والتدقيق العقيدة المحدث الصوفي مواليه  
 ابو عبد الله محمد بن جعفر الحسن بن الامير علي الشهير بالنسيان المغربي في القبة المنيرة  
 المالكي متفنا الله بطول حياته وافاض علينا وعلى اهل البيت من  
 فيوضاته في كتابه نظم التائوس احدث التواتر ما نقصه  
 احاديث الملاعة صلى الله عليه وسلم على الغيبات ونبأته فيها  
 ذكر تواترها ايضا عياض في الشفاء وغيره وهو عياض وكذلك  
 اخباره عن الغيوب ونبأوه بما يكون وكان معلوم من حياته على الجملة  
 بالضرورة اه وقال بعد في فضل ما الظلم عليه من الغيوب وما يكون من نقصه  
 والاطلاق في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا نرفعه وهذه العجزة  
 من معجزاته العلو من على القطع الواصل اينما خرجت التواتر للثبوت ولها  
 واتفاق ما فيها على الاطلاع على الغيب اه وفي جواهر اللعان نقله عن  
 جواب كافي العباس النجاشي رضي الله عنه في معنى قوله تعالى في حجة  
 صلى الله عليه وسلم ما كنت تدري ما الكتاب كالايمانها نقصه  
 والاخبار والاخبار اوردت حديث كل ما مشغوت به اخباراته بالغيوب  
 التي تاتي من بعده المتعارضة وانبأه حتى قال بعض الصيغ في حجة

في حجة  
 في حجة  
 في حجة

ما قرأ من رسول الله صلى الله عليه وسلم أمراً يكون في الساعة من بعده  
 إلا ذكره إلى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شيء  
 لم يكن آية إلا رآته في مقام هذا حتى لا يفتنوا به ولا ينجسوا  
 كثير من متواترة حتى لا يكاد أن يرى ما فيها أسد من المسلمين  
 والسلام انتهى نقلاً من نظم المناظر وشواهد هذا المعنى كثيرة  
 في تصانيف كابر الأئمة وفطهار الأمة ولو جمعنا ما أوردته  
 العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل  
 البقية والخصائل الملكية والشامل المرضية من لانا الشيخ يوسف  
 بن اسماعيل النجاشي البغدادي فسبح الله في مدرسته  
 وبما رآه في عمه الشريف وضائف فضله بتضعيف في تضعيف  
 في تضعيف في غير واحد من تأليفاته في مواضع كثيرة لا يمكن بحمد  
 كبير ولنكتف منها على ما نقله من جواهر السيد عبد الله  
 الميرغني المحض الطائفي قدس سره في شرح العلوق المشبهة  
 في شرح قول المصنف وتزلي علوم آدم فاعجز الخلق ما لله  
 أي وفيه صلى الله عليه وسلم من علم من عند الله تعالى علومنا آدم  
 يعني حقائق العلوم التي علم آدم وأسماؤها الثابتة بقوله تعالى  
 وعلم آدم الأسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كلها لأن  
 ما قرأه في الكتاب من شيء وقال تعالى ذلك علينا كتابنا  
 نكتب ما نريد ونذكر من ذلك كثير من الأحاديث والآثار ثم قال  
 وقد قال العلماء المحققون إنهم ينسبوا صلى الله عليه وسلم  
 الغيب كله حتى آخر المستشاة في آخره من علومهم

في جواهر البحار  
 في فضائل الأئمة  
 ؟

لكن اتركتم البعض واقتفاء البعض دشان بين العلم بحقائق  
 الاشياء وبين العلم باسمائها وبين امرالك المقصود وادراك  
 وسائله ولكن لما كان صلا الله عليه وسلم هو المقصود من حقائق  
 الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة او قف على الوسيلة  
 نسجان من حكمة تبهر العقول واسرار تجلبه تطول  
 وشهدت الشرف الابو صيري حيث يقول  
 الكائنات العلوم من رايها الغيب ومنها لا آدم كالأسماء  
 ولهذا قال بعض المحققين انما سجدت الملائكة لآدم ولاجل  
 نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه الفتح  
 والمسؤل من الله فضله العظيم بجاه بنبيه الكريم وآله  
 واصحابه واوليائه واجاب الاستأول ودوايته حقا وسنى  
 لها روايا لها سئل ولما حبنا وفضيا واحدا وسببا  
 الغوث الاعظم القطب الكرم السيد الشيخ محمد بن عبد الله  
 اجمي لان قد سجدت النوراني في حق هذا المولود الجليل وشاء  
 ومن أجبته ونصر من اهل الايمان وان يجعله وایانا  
 من المقرين لديه والداقين عليه وان يرزقنا حسن انجام  
 في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه تابعيه حبيبنا افضل المخلوقين  
 فانه على تلك قدره بالاجابة جدير كتبه على عجل بالغ عجل  
 السيد الفقير الى رحمة ربه السيد الهادي هاديته الله بن  
 محمد بن محمد سعيد السدي البكري نسا واخلض  
 مذهبا والقادر على مشرئ بالمهينة المنورة في ربيع غفر

وبين العلم باسمائها

من شهر مولد سید البشر سنه ثلاثین بعد الثلاثمائة والالف  
من هجرة من خلقه الله تعالى على اكمل خلق واجل وصف  
صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله واصحابه واتباعه واجابة المحبين  
واحمد الله رب العالمين



عبدالله بن محمد بن عبدالمطلب

الحمد لله رب العالمين





سبحه الرحمن الرحيم الحمد لله الذي تقرر بالوعد به وطمح اسماؤه ما لم يعلم وانه يعطي  
 بيد الله بزيته من ثناء والله ذو الفضل العظيم والصلاة والسلام على سيدنا وشيخنا  
 الذي ارسل رحمة للعالمين محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم اما بعد فاني لما تشرفت  
 بالزيارة في عتبات سيدنا المولود والموثق في قبره يراد السلام على من يسلم على عبد الله صلى  
 في هذا الساجدة شريفا وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا  
 عبدكم بعد وفاته كذا في ذلك بيان على الصلاة والسلام وهدى نورنا وهدى نورنا  
 وهدى نورنا وهدى نورنا ان نفعه اوسع في اجاسمنا نحمد لله وهدى نورنا وهدى نورنا  
 غير متعبد به وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا  
 على نعمة الله تعالى الحمد لله الذي بالادلة التي بالادلة التي بالادلة التي بالادلة التي  
 وضاع في الهند في عهدنا من اهل البيان وفي بابين راجعان عتري بين علم الخلق  
 واما في رجب سيدنا فاما في رجب سيدنا فاما في رجب سيدنا فاما في رجب سيدنا  
 والقول والفقير يطيق لذلك قوله صلى الله عليه وسلم رسول الله تبارك وتعالى  
 ما تقرب اليّ المتقربون بقلبي ما افرحت عليهم وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا  
 انه فاما الغيبة كنت سمعته في سمعته وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا  
 التي رخصت بها وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا  
 مؤلف هذه الرسالة الحمد لله وبارك الله في ذلك وهدى نورنا وهدى نورنا وهدى نورنا  
 الحمد لله الذي هدانا لهذا وهذا من نعمه التي لا تعد ولا تحصى وهدى نورنا وهدى نورنا  
 الحمد لله الذي هدانا لهذا وهذا من نعمه التي لا تعد ولا تحصى وهدى نورنا وهدى نورنا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



## بسم الله الرحمن الرحيم نقل الشيخ

الحمد لله الذي أنار الوجود بسوس الطوار وجعلهم بدور النصارى والمجده  
 الرضاه فالأربع لهم بهم لا يضل ولا يفتنى والخصم بقوم عهديهم  
 لا شئ منخله بالعودة الوثقى وإن شاء الله لا اله الا الله الاول بلا  
 براء الاخر بلا نواه المحصى كمن يتجى عدوا العالم بما خلق من خلقه وطايبا  
 وانه سينا محمدا عبده ورسوله المرسل سلطانا ومرشدا جدي امير عليه وعلى آله وصحبه  
 وسلم عدوما اعطاه به علمه وجوب العلم ورضي الله عنه ثم الفلاح  
 القوم والطراط المستقيم ومن نقلهم وتابعهم ما جاءهم الى يوم  
 الدين وغفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين امين  
 وبعد ان كانت مسرعا بزيارة سيد المجهودات واسترف مخلوقات المومنين  
 والسموات في شمس ربيع الاول عام اتمه وتكاملته وتكاملت به لان وضم  
 له منتهى الانس والخط والسرف وفي آناه لهذه المدة الوحيدة قد الخلفي  
 هذه الاربعة الف والستون الف سنة (الى فطر المظفرة الهام المظفرة) الشيخ  
 احمد فخر الخليل الطرايق بلس الخواص على اشرف حد في علم الحبيب عليه  
 السلام وآله وسلم هي الرسالة الخساسة بالدولة العلية بالولاية العلية  
 تأليف هفوف العبد المذنب المذنب المذنب المذنب المذنب المذنب  
 جان احمد من خير علماء الروضة الاعلام وقد اوصى من بابي بعبه من بابي بعبه  
 ومصباح الخدام في نقل بالتمام عليه افضل الصلوة والى الفحات والردم  
 ما أتى من الامور والاشياء فيها ذكر بها ولا يختلف في جامع الى ما أتى من الامور  
 والاشياء فيها ذكر بها ولا يختلف في جامع الى ما أتى من الامور



تقريرك مولود العلامة الشيخ به والحق القريب مدرس مدرسة سيدي  
احمد بن محمد بن الشيخ محمد مدرس قضاء قطار بما اوستا ذهبا خضر الشيخ محمد اخوي  
الحكيم طار الله بقاء امين يحيى  
سنة ١٢٨٥

خدا لمن علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم رسالة وسلاما على سيدنا ومولانا محمد  
نوروكبير الذي من علمه علم الفوج والقلم وعلم آله وصحبه ونسبه النجيب  
ثاني والمسلمين على منسجه وعلى التامين لم والاكين سبله امامه  
قد حدثت فرق الخلف لمدى فتنة رسالة الانبياء وتقلب من باع حاسا  
واختلف من ابيع زهرها الصنف والتقلب من ما هو يدعيها وزيد يدعيها ما حدثت  
به جديدها في فحيت به ميت جنائي كيد لا وهن الحق قد منه وادبه القلم  
الناشر واليهان القانع والليل لنا شو علم الخلف بيانه السامع والسائل  
لن عاد اليه الرسول تشهد لقرنها رسول الله نعمة ازاد من صو الخدم  
في عموم والمعارف النقيب والعقيل مع غيره دينه وحيه على الشريعة المحمدية  
ويكون نفاذ رعية مفاد شريعة مثاله في الاسلام من الحاجة الاعلام  
ليرحمهم الله بقدر بسطه عزه وحره وحيه وادبهم ونزاع وبقوله  
سوا احدى وارتداد خبا احد الى الابد والعداد والذين في القلوب الغلامه  
احد ضاحان مريد وسدد بصايه امن فانما علم قد علم يطل  
الامر وهو الحق خيره مني اكبر من قوله ما وعده وسلم ما دلت  
الادوات ما حصى من هذا العلم ونوع في كتابه طابع به في نامه

خادم العلماء

محمد باقر  
بن محمد

١٢٨٥



[illegible]

سید احمد علی

الحمد لله الذي قد أحاط بكل شيء علماً وشهدت السموات والأرض أن محمد رسول الله  
سبحانه من الله نوره بالخلق والتقدير ونحن من شاء ما شاء فلا مشاراة ولا ولا نعلم  
والصلاة والسلام على أشرف المخلوقات يا أريب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم  
الذي أحاط الله بمقامه وأعلمه على علم الغيب وخضعه بكل حال المحبة وحمله  
بالمرئيين رؤفاً راحياً وانزل إليه وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل  
الله عليك عظيماً وعلى أصحابه وآله والسالكين على منواله  
أما بعد فإني قد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة وسجرت نظري  
في صانعها برهة قليلة فالتفتها تشهد لولعها بالتحقيق والتدقيق  
وانه من عناية أهل السنة المتسكين بالبلل الوثيق بين فيها أن علومه صلى  
الله عليه وسلم الغيب وان كان مخلوق لم يصل اليها من مواهب الربوبية  
وليس بعد أن يطلع الله نبيه على الصلاة والسلام على كمال علم غيب يمكن أن يصل اليه  
مخلوق حيث أنه صلى الله عليه وسلم في سائر الحالات الا ان فيه غير مسبق  
دعاء الى تابعها بازمنة الفرقة الوهابية من الخط من مقاماته على ربه عليه السلام  
أكثر الله من أشد الامنة الاطلام هداة الخلق الى مذهب أهل السنة والجماعة لعلمهم

کتب خانہ العلوم و ادب  
احمد نواز خان صاحب  
محمد علی شاہ صاحب  
الطباعہ المصطفویہ  
مسجد





بسم الله الرحمن الرحيم

أحمد الذي أرسل الأنبياء من الرحمة الهداة لسائر المخلوقات وامتدحهم في خلقهم  
 بأفضل الشأور وأعظم النعمات واشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة أقام لها  
 في كتاب أهل النبوأ واشهد أن محمدًا عبده ورسوله المبعوث من خزانة لحيات صلي  
 وسلم عليه وعلى آله وصحبه أجمعين من نبيج أهل الصلوة والبر والتقوى  
 على هذا الكتاب المسمى بالدرر الكريمة بالآلة العيسية فوجهه نالها بالصواب شتلا من  
 الصريحة والآقوال الصريحة فتدبر في كل عالم إمامه والفاضل له جوده  
 الشيخ أحمد رضا خان لا زال في كل النفع العام بين الخاص والعام فانه قد ابداه  
 جوده في غير هذه الكتب وآياه بعد كتبه الأنبياء وفتحهم في كتاب بحار  
 عليه من الله أفضل الصلوة والسلام (قال الفقير عام العلم الشريف محمد)

محمد علي الله اعظم  
 الحمد لله الذي هدانا لهذا  
 في الصحيح اهـ





بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل العلم منتهى النعمان  
والعلم منتهى النعمان

الحمد لله

توكل يا من افات الملائكة دميعة على نوحيدك وشكرك يا من اتممت الحمد  
شربك جهازة قاررا برجب نوحيدك وفضلك على رسوك  
المبعوث من اكرم جعل والمفوت في التزادة والاعمال وعلى آله وصحبه الذين هموا  
امم واسطوا الفاضل بعد قد اطلعت على ما جبره العالم العال والعام  
الفاضل حفرة الشيخ محمد رضا خان من مؤلفه المسمى بالدرر القلية بالمادة القيمة واية  
كلامه وكتاب جامع في الامم والفضل الخطاب في الامم والفضل في الامم  
المات وعزق بالجموع من الامم كيف لا وجامع جامع من الامم والفضل في الامم  
دون شرف من متناول فان من الفضل رايه والمد من الفضل اعدوا وجمعه مقداره في العلم  
جليل من في الامم فيسجل مع الله المسلمين بحياة وامن علينا وعليهم من بركاته آمين  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل العلم منتهى النعمان  
والعلم منتهى النعمان





بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط به علما بكل حقيم وحليث  
وتقاصرت الوالالباب عن اوراق كبريائه فزها سجود  
لجلال كبريائه غراحياء فجماعه مناله ارسلا لنا الانبياء  
الكرام ليه لرا المخلوقات عار وحدايته وخضم بأوضح الايات  
واظهر على ايدىهم ما حير به العقول من المعجزات والاحبار  
بالمفنيات احمده واشكره وهو الكريم الفاتح على ان جعل  
نبينا محمدا صلا الله عليه وسلم افضلهم واعلاهم منزلة وهم به  
في القبر يتسلون وخصه بما لم يخص به من الايات والمعجزات  
لا سيما المردج وكلية سماته وتعالى وعلمه علم ما كان وما  
ليكون واستغفروه واترب اليه تربة عبد لا يشهد الها سواه  
واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مقرونة  
بالايمان والتهديق واشهد ان سبيبا هو راعبه ورسوله المرشد  
نحور ارق العادات هي غفاره الله كما وانفتحت المحراب صلي  
الله عليه وعارآله واصحابه والاتباعين نعيم وهذا هم بنسبه  
الدين واخرها بنسبنا في اغفر الله له عمل كل جور واجحاف  
مقدرة وسارها ما انت في الحق اهدا التوحيد فكنسبا

المسنات وسلم تسلما اما بعد فقد تشرّف نظري بمصنف  
 ورياسة المسرة بالدولة الحكيمة لؤلؤها الملامعة المحقق  
 صيرلوي حيثما حبته لانا لا بها فلا يبلغ احمد رضا خان  
 معظم المولى الرحمن براسطة للدستور المزمع صيرلوي صاحب  
 التمجيد محمد كريم الله المجاور في بلدة سبه الانام عليه افضل الصلوة  
 مراتم سلام فرجه بها موافقة لما عليه السلف وتابيعهم من قبل  
 المظالم على الكتاب والسنة المطهرة ولم تخالف الادلة  
 القاطنة على الحقيقة ذكر من يتقن الدين بن نبوية وكذا به الجواب  
 الصحيح ايات بينا على اصوله وسلام كثيرة المتعلقة بالقدرة  
 والفعل والتأثير في افعاله ما هو في العالم العلوي وما تشاكله  
 الفهم وحسنه السماء بالترتيب انما التامة ومراجعه الى  
 السراء وفيه دليل واضح على ما اوردته به في السراء والفلاسفة  
 (ومنها) تأييده بجلالة السماء (ومنها) تصرفه في الحيوانات  
 الارض والجن والبهائم (ومنها) تصرفه في الاشجار والنبات  
 والاحجار (ومنها) اجابة دعائه جلالة عليه السلام (ومنها)  
 اعلامه بالمغيبات الماضية والحاضرة والمستقبلية (ومنها) تأييده  
 في تكثير الماء والشراب والطعام والثمار وغير ذلك من دلائل  
 بجزئته واعلام رسالته ومعجزاته بظاهرة واياته باهية انهم  
 هذا كلامه بن نبوية وهو لا ينقل الا ما كان عليه السلف ووافق عليه

الخلق ولهذا لا يكره أحد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه  
 واصفيائه علي مغيبا نه حيث ان القرآن الكريم منحونا من  
 قصص الانبياء باخبارهم بالمغيبات منها قصه سيدنا يوسف  
 مع الخنزير عليها السلام والا حاديث النبوية والاخبار المغيبة  
 ثم لا علم ذلك فلما اردنا ان نكتب بعضا من اخبار نبينا عليه  
 الصلاة والسلام والصحابه والتابعين اخرجنا عن المقصود  
 هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه اخبر ابيه عائشة عما نعلم  
 زوجته من بعده وعمر رضي الله عنه وهو عبد المبنى ناريه  
 يا سارية الجبل الجبل ولا تخلص في كل زمان ممن يكون علمه قد علم  
 الانبياء ويعمل بما علم بطلعه الله تعالى علم مغيبا نه ارشاهم  
 من الانبياء لاسيما خيرا صفة اخرجت للناس لهم الارث من  
 خير بي قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا  
 من ارتضى من رسول فما علامه صلى الله عليه وسلم بالمغيبات  
 من جملة الايات والمعجزات الالهية على رسالته كما ان العولي علم  
 اذا ظهر منه شيء من الكرامة وحوارق العادات يكونه  
 بالارث منه والله الحمد فقد اجتمعت بكثير منهم من علماء المسلمين  
 والعلماء منهم من كان يخبرني بشئ كان او يكون ومن اجلهم شئني  
 وسيدى وسندى وقد وثق العالم الرباني والفردانني محمد

الحمد لله الذي جعلنا من  
العلماء

عنه على المبررات لا اله

المائة الرابعة عشر الحافظ مكتب الحديث والاشرف  
السنة وسمية البعثة اعني به الشيخ محمد بدر الدين المحمدي  
الشرير فانه كان يدرس يوم الجمعة من بعد الصلاة الى ان  
العصر غيبا من سائر كتب الحديث مع الاسانيد ثم  
كل ما حضراته ينتقل ويتكلم على ما في ضميره هذا  
الانسان مع كونه رجلا ما حضر درسه قبل هذه المرة  
ونيرا ما يختلفون جماعة في مسئلة ثم يحضرون درسه  
حينئذ اشكالهم نور الله تعالى قلوبنا وقلوب المسلمين  
ووفقنا الله تعالى لما فيه رجاؤه ورضاءه بيه الكريم عاياه  
افضل الصلاة والسلام قال تعالى وحن بطوع الرسول فقد اطاع  
الله والحمد لله اوله وآخره وسلام على المرسلين والحمد لله رب  
العالمين حرره ربهما الاحد الواقع في ٢٤ من شهر ربيع الثاني ١٣٤٤

كتبه الفقير الى الله تعالى

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد

الشيخ

بن محمد







## بسم الله الرحمن الرحيم

قد تبين الرشيد من يعي وجمع الحق وزال  
 الضلال والعمى وطهر الحق بظهور الصباح ومازى  
 سادى الحق حى على العلاج وتجلنى والمحمد  
 الغين من العين وانصرفت رجا جرة الشك  
 واليبس والعلوة والسلام على من قم بظهور حجة محمد  
 المعاند بن وعلى له واصحابه الذين نجيم ولانهم رجيم  
 للشياطين اما بعد فقد سرت طرف الطرف فيما  
 حوره الفاخر الامام ونخر الانام والذباب  
 بشارم عزه عن الله الاحدير والفاخر بالواجد  
 على التمسك باسنه المحدثه نخبه اهل العلم والحقان  
 مولانا المولى الشيخ احمد رضا خان لازل قائما  
 على نصرة الدين وما جابه لانه شبه الطاغير

فوجدته قد جمع من الله لائرا اقوالا ومن ابراهيم  
اعطاه وان ما حرمه عليه العزلة وانقضت  
ماله قضاء من النقص من الامم والاولاد وان  
حان به هو كلام الله الانسان وان من حاله في هذه  
الافعال هو من اهل الكفر والظلمان ودين معلوم  
من الدين بالحدود غنى عن ابراهيم ولا انت  
في كفر من كفر من لم يكفر به بطوع ابراهيم  
ولم يجد وكفى وسلام على عباده  
الذين اصطفى

كتبه بغيره وقاله بغيره الرجعي عضو مولا  
المعالي المدرس الاول في حضرة الامام الاعظم  
والجهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر  
القادر النقدي

عفى عنها



کتابخانه مجلس شورای ملی  
تبریز  
کتابخانه آیت الله العظمی  
امام خمینی

# تلخیص ترجمہ تقاریط

از

مولانا عبدالرحمن حقوی



۱

## احمد الجزائری بن السید احمد المدنی

(مفتی ہیکہ، مکتبہ)

علامہ زمان، یکتائے روزگار، منظورِ انظار، ستارِ عدنان،  
 منبعِ عرفان، حضرت مولانا شیخ احمد رضا خان کا رسالہ الدولۃ المکیہ  
 بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا، یہ ایسی تالیف ہے جس سے ہر صاحب  
 نوافذِ سجدہ انسان نفع حاصل کرے گا، مصنف پر یہ الزام کہ علم الہی اور  
 علم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مساوات کے قائل ہیں، اس رسالے  
 کے مطالعے سے غلط ثابت ہوتا ہے، رسالے میں ایسی کوئی بات نہیں  
 اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے افضال سے نوازے اور  
 مسلمانوں میں ان جیسے بہت سے علماء پیدا کرے۔ آمین !

۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ / ۱۹۱۳ء

## شیخ اسنعیل بن حلیل

(حافظ کتب اکرم، مکتبہ)

حضرت جناب سیدی خاتمہ الفقہاء والمحدثین اہل اللہ بقا رحمہ  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
طفیل آپ کے ت سے محفوظ رکھے، آمین !

آپ سے جدا ہو گیا مگر دل نہ چاہتا تھا، کیا کریں دستور زمانہ یہی  
کئی بار سوچا کہ پھر حاضر خدمت ہوں لیکن ماں اور بھائی خضیعت ہو گئے  
جہی جن کی خدمت کے لئے بھروسہ مانا پڑا ہے وہ زول تو یہ چاہتا ہے  
کہ رتے دم تک آپ کی چوکھٹ پر پڑا رہوں اور آپ کے حضور حاضر رہوں  
میں جمعہ کے روز نماز کے وقت بھی بیٹھا، حاجی بھائی بھی تھا۔

میرے خلی گرام کے مطابق اسٹیشن پر انتظار میں تھے، وہ اپنے گھر  
سے گئے، میں نے خیال کیا شاہان کے بال بچے ہیں ہوں گے لیکن  
رات کو معلوم ہوا کہ میری وجہ سے پورا گھر خالی کر دیا ہے، اس پر مجھے  
خوشی تو ہوئی مگر ساتھ ہی اپنے نفس پر ملامت کرتے ہوئے میں نے کہا  
کہ تو لوگوں پر کیا بوجھ ہے، کیا ہر جگہ ایسا ہی کرے گا ؟

حاجی صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ ہاؤس سے پاس رہتے ہیں

اور یہ صبر و استقامت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صلہ عطا فرمائے، آمین !  
 حضور ! حاجی صاحب نہایت ہی عبادت گزار ہیں رات کو  
 صرف دو گھنٹے سوتے ہیں، باقی رات نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیتے  
 ہیں، کاروباری انہماک کے باوجود اتنی محنت و ریاضت کرتے ہیں۔  
 میری طرف سے حضرت مولانا حامد رضا صاحب حضرت  
 مولانا مصطفیٰ رضا صاحب اور حاجی کفایت اللہ صاحب کو تحفہ سلام  
 قبول ہو۔ ان حضرات نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ  
 میں نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ عطا فرمائے۔ میری جگہ  
 سے بری والدہ یعنی مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفیٰ رضا صاحب  
 کی والدہ سلام قبول فرمائیں۔ ان کا ذکر مناسب تو نہیں لیکن میں اپنے  
 آپ کو آپ کا تیسرا فرزند شمار کرتا ہوں۔ ان سے فرمائیں  
 کہ اس معادۂ سے مجھے نوازیں، میں آپ کے احسانات کا مشکریہ  
 ادا نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ مولیٰ قلعے آپ کو خوب خوب نواہے  
 اور روزِ محشر میلہ دستگیر بنائے۔ آمین !

آپ کا بیٹا

حافظ کتب

اسٹیل

۲۳ مارچ ۱۹۱۲ء

## حسین بن محمد

(مدس عزم نبوی، مکہ منکرہ)

علم و عامل بستی کامل شیخ احمد رضا خاں بریلوی کی تالیف  
الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں ایسی قوی  
دلیلیں ہیں جو محض لغین کو خاموش کر دیتی ہیں، جو شخص بھی اس کتاب  
کے مقابلے پر کوئی نظریہ پیش کرے گا، مغلوب ہوگا۔

( صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء )



# محمد عیسیٰ

(مدینہ منورہ)

حضرت اسٹاذِ مکرم شیخ محمد کریم اللہ صاحب کی طرف سے سلام  
پیش خدمت ہے۔

گزارش ہے کہ الدولۃ المکیہ سے منعلق پہلا اور دوسرا ٹیلیگرام  
موصول ہوا، اس سلسلے میں حضرت اسٹاذِ شیخ عبدالحکیم آفندی عطا نے  
فرمایا ہے کہ میں نے معنی آفندی صاحب کو تقریظ کے لئے مذکورہ کتاب  
رد اندکری ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ تقریظ جلد لکھ کر مجھے بھیج دیں گے  
پھر میں آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔



## احمد بن محمد بن محمد خیر السناہی

(مدینہ منورہ)

حقیقت بکھریہ کو پرکھنے سے ساری کائنات عاجز رہے، خود حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”الوجہ! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، میری  
حقیقت کو میرے مالک کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء و اولیاء، صلحاء و اولیاء، علماء و علماء نے اپنے  
ادب و ادب کے مطابق جاننا چاہا ہے، مقام قرب میں تفاوت ہے اس لئے  
مدرکین کے مقامات بھی مختلف ہیں، سب ہی نے روح مبارک حضور علیہ  
الصلوة والسلام سے فیض پایا ہے، آپ ابوالارواح ہیں۔

مخالفین و مائل قوم ہیں جو حق سے اس قدر غافل ہو گئے جس کی  
مثال نہیں ملتی۔ حضرت علامہ اساذ فضل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف  
الدولۃ المکیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں مولف نے مسکین کا خوب  
رد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

## سید عمر بن سید مصطفیٰ عظیمہ

(مدینہ منورہ)

سعادتِ ابدیہ کا اسیدوار سید عمر بن مصطفیٰ عظیمہ، خادمِ حدیث  
 حرمِ نبوی عرس کرتا ہے کہ حضرت علامہ عارفِ ربّانی، استادِ کبیر، عالم  
 بے نظیر حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولة الکبیرة بالمادة الخبیرة  
 مسجدِ نبوی میں مجھے سنائی گئی، میں نے اس کو مختصر کر جامع و صحیح پایا،  
 یہ وہم کی تاریکی سے نکال کر فہم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے میں  
 اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تعالیٰ اس کو مفید بنائے،  
 آمین!

(۲۳ رجب الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)



صحیح

علی چار دفتر مرزا



## عبدالکریم ابن التارنوی بن عزوز التونسی

(عہد سحر نبوی، مدینہ منورہ)

اساذی کامل، فرید عصر، نیکائے دہر حضرت علامہ  
شیخ احمد رضا فاں کی بانیہ، الدولۃ المکیہ دیکھنے  
کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے معنائیں قابلِ اتباع  
ہیں جو حقیقت میں الہامات ربانیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
مولا سے علامہ کو جزائے غیر خطا فرمائے اور ان جیسے  
افراد بکثرت پیدا فرمائے آمین !



## عبداللہ احمد اسعد گیلانی الحسنى الحسینى المحمى

(مدینہ منورہ)

اس رسالہ معجزہ کو کسی تعریف و توصیف کی حاجت نہیں ہے  
میں نے اس طرف سے پہلو تھی کیا، اس کے علاوہ ٹرسے بڑے علماء  
فضلا اس پر تقریبات لکھ چکے ہیں، ہمیں صرف مولف سلامتی تعالیٰ  
کے بارے میں لکھا ہے۔

آپ کی ذات گری مشہور و معروف ہے، مدینہ پاک میں  
سید احمد علی اور شیخ کریم شہ سے ملاقات ہوئی، دونوں نے آپ کی  
تعریف و توصیف کی جب ان حضرات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضور  
میں سید عالم و سلم سے کمال حسن او محبت عظمیٰ ہے کمال محبت ہے  
... کے لئے مجھے اس سے محبت ہو گئی، میں نے کہ محبوب کا دوست  
محبوب ہو کر ہے۔۔۔۔۔ ہر جہ سے برکھا جاتا ہے  
... ان حضرات کی گواہی کی تصدیق کرنے میں، کاش کا آپ کے  
علا امانت سے ثابت اور آپ کی محبت و ول کی قدر کرنے تو  
سند ہے یہ رہتے

... ان کو ان کی دوست سے شکست نہ ہوں، ان کا  
... ہر سو اور ...

یہ آپ کو بے داع یا کر یا کس برے، آپ کو اجر عظیم ملا اور آپ کی رحمت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا گو باکہ دشمنوں نے آپ کی عزت و حرمت بڑھانے میں سرفرو کو شمس کی چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو اس کے دشمنوں کو اس کے لئے دو گنا ساو بنا ہے، ایسا کیوں نہ ہو، — آپ اس قول کے مصداق ہیں کہ جبریل اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اہم کرتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرماتا ہے، آپ غالب ہیں اور علم کا علم آپ کے سر پر بلند ہے — میں اس مقام رفیع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔



## علی بن علی الرحمانی ،

(مدرس علوم نبوی، مدینہ منورہ)

یہ رسالہ عالم علامہ، بحرِ فہامہ، محدثِ فصاحت و براہِمت، اہل علم و اہل السنۃ و الجماعہ، مولانا و استادِ شیخ احمد رضا خاں کی تالیف ہے، میں نے اس دسلے کو شافی و کافی اور جامع و وافی پایا جو بزرگ بزرگ کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے، بیشک وہ اکابرِ علم و اہل سنت میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی فات اودان کی نصانیف سے نفع پہنچاتے اور ان کے برکات و نعمات ہم پر اور تمام مسلمانوں پر لوٹاتا رہے، آمین !

میں نے اس بزرگ اور بلند مرتبہ تالیف کے مطالعہ کی تائید بھی کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ





## محمد بن سید الواسع حسینی لاریسی

(مہینہ منورہ)

۱۳۱۷ء میں جبکہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوں، فخر سبز علامہ شیخ احمد رضا خاں کی تصنیف الدولۃ الکبیرہ بالمادۃ الغیبیہ کی خبر ملی، مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کے مصنف کو جو صاحب نقد و نظر ہیں، بہترین جزا عطا فرمائے۔ اس مبارک تصنیف کے انہوں نے اہل ہفت کے دلوں کو مسرور کیا۔

بعض غیب تو بعض اولیاءِ راست بھی جانتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد سید واسع بے زندگی میں اور انتقال کے بعد سبلی ایسی کتابیں ظہور میں آئیں جو علوم غیبیہ کی خبر دیتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کی کیا بات جو اولین و آخرین کے سراور ہیں۔

(۱۳ جمادی الثانیہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

کوفی ثنائی متنوط



دارالافتاء دارالحدیث  
بلوچستان، پاکستان

## محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(مکتبہ منورہ)

رسالہ الدولۃ المکیہ بالماوۃ الغیبیہ جو حجم میں چھڑتا ہے معلوم  
کے کھانڈ سے ڈر ہے، فاضل مصنف سے میری التجا رہے کہ اپنی دعاؤں  
میں مجھے شامل رکھیں، ان کی دعائیں قبولیت کے شایان شان ہوں کہ وہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ مصنف کو بہترین  
عطا فرمائے اور آخرت میں اپنی کامل نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین!  
جسک مصنف پاکیزہ بیان دے رہے ہیں، انہوں نے اپنے  
پاکیزہ دلائل بیان کر کے مخلوق و خالق کے علم میں فرق کر دیا ہے اور اپنے  
بے خطا تیرے حقیقت کے جگر کو شکار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان صبی  
بستیاں زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے اور اپنے جود و سخا کی بارشیں  
کرے، آمین!



## يعقوب بن رجب

(مدس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

مدس حرم نبوی یعقوب بن رجب ایک خواب عرض کرتا ہے  
جواس بات دیکھا جس رات کتاب الدولۃ المکیہ حاصل کی۔  
ہو کہ میں دولت بحیثیت کا خطبہ پڑھ کر سو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں  
کہ آسان کھل گیا ہے جس پر نکھا ہوا ہے :-

• کتاب نور سے ہے اور کتاب کے حروف انتہائی تعظیم  
کے لائق ہیں :-

اس سے مجھے انشراح صدر حاصل ہوا اور میں نے یقین کیا کہ یہ خواب  
کتاب کے مطالعہ کی برکت سے نصیب ہوا، پھر جب اس کتاب کو  
پورا پڑھ چکا تو حضرت مولف کی مدح میں چند کلمات نکھنے اور سو گیا خواب  
میں دیکھا کہ حجرہ مقدسہ کا دروازہ طیبہ کسی خادم سے کھولا اور کچھ لوگ  
داخل ہوئے ہیں اور میں بھی حضرت حمزہ کی زیارت کے ارادہ سے  
داخل ہوا ہوں۔ دیوار پر میں نے ایک پیار دیکھا، میں سمجھا کہ  
اس میں پانی ہے، مجھے پینے کا اشتیاق ہوا لیکن اجازت لینے کے لئے  
توقف کیا۔ پھر مجھے معراج سے واپسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ و  
السلام کا یہ قصہ یاد آ گیا کہ آپ جب معراج سے واپس تشریف لارہے تھے

کسی لاونٹ پر آپ نے پانی کا پیالہ دیکھا اور بلا اذن نوش فرمایا تو میں نے بھی اس پیالے کو اٹھایا، اس میں خالص دو روٹ تھا، اس کو میں نے میرے بچہ کو دیا، بچہ بھی باقی بچ گیا، دیکھتا ہوں کہ میں باپ طہورہ کے پاس کھڑا ہوں اور کتاب (اللہ لا الہ الاہ) میرے سینے پر ہے جس کو ہاتھوں سے سمیٹے ہوئے ہوں، پھر آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب بڑی شان والی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرغوب و محبوب ہے۔

(ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

فَلَا تُخْذِلُوا

## محمد یسین بن سعید

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

ادیب البیہ شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولة المکیہ  
بالمادة الغیبیہ مطالعہ کی اور اس کو قابل قبول پایا کیونکہ یہ ان باتوں  
سے پاک ہے جو اشر تہائے کی شان کے لائق نہیں اور اس میں  
ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بجزیل بخت اللہ تعالیٰ  
اس کے مصنف کو آپ کے طفیل مقبولیت و سعادت عطا فرمائے اور  
ان کی تمام امیدیں و آرزوئیں بر لائے، آمین۔

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)



## مستطی ابن التارذی بن عزوالتونسی

(مدیکل عرم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے بیمار الدولۃ الکبیرہ کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا  
 اس نے مکتب دہرورہ بنا، علامہ اکبر اور عمدۃ الخمار ہیں، اپنی علم کمال  
 کی دیر سے مشہور ہیں، عارف باللہ ہیں اور ہر حال و مقام میں اللہ ہی کی  
 عزت خواستہ ہیں یعنی ہمارے سرور احمد رضا خاں صاحب ان کی مساعی  
 قبول و تحمید ہوں، ان کی عنایات بلند اور لطیف و کرم ہمیشہ ہمیشہ جاری  
 رہیں۔۔۔۔۔ میں نے اس مسئلے کی اصولی باتوں کے لفظی جواب  
 کی طرف توجہ اور اس کے باج معانی کے پھولوں میں غور کو جولاں کیا  
 تو میں نے اس کے بے مثال برائیوں کو خوش بیان اور خوب مضبوط پایا  
 اس کے دشمن فائدوں سے ذہنوں کے باطنوں میں روشنیاں بھیل گئیں  
 اس کی شاخیں اور جڑیں فیصلہ کن اور واضح قرآنی آیتوں  
 صحیح و مشہور حدیثوں اور اعلیٰ قسم کے عقلی روشن دلیلوں سے لدی ہوئی ہیں۔  
 حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
 کمالات علیہ کی پاسبان ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت کے مدافعین  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے جس نے  
 آپ کو یہ علوم عطا فرمائے اس سے انکار ایک جاہل ہی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولف کو عجب خوب نوازے۔ وہ استادِ کامل اور جامعِ معقول و منقول ہیں، وہ اہرِ باران کی طرح فیضِ رساں ہیں، انہوں نے ہندوگانِ خدا کو فائدے پہنچائے اور ان کو راہِ دکھلائی، انہوں نے شہروں کو روشن کیا، یہ ان کے شرف و بزرگی اور حسنِ سیرت کی دلیل ہے اور ان کے اخلاص، پاکیزگی، طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول و منقول اور اصول و فروع کے میدانوں میں گوئےِ سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!

(۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



## موسیٰ علی الشامی از زہری الاحمد علی لدیری

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کا مطالعہ کیا، اس کو شفا پر پایا اور اہل حق یعنی اہل سنت، و جماعت کے دلوں کی جوا ————— اللہ تعالیٰ اس رسالے کے مصنف کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں دونوں جہاں میں اپنی عنایات نازل فرمائے، اس لئے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ علم غیب کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے جس سے کتاب اللہ اور حدیثیں بھری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ سداً آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا۔

مصنف کتاب اماموں کے امام، اس امت کے دین کے مجدد ہیں، یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ ہیں ————— کون؟ ————— شیخ احمد رضا خاں! اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں قبول و رضوان عطا فرمائے، آمین!



## ہدایۃ اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی البکری

(ترجمہ مجدد)

بندہ ضعیف جب ۹ محرم ۱۳۳۲ھ کو چٹھی مرتبہ زیارتِ روحہ مبارکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حاضر ہوا تو زیارت کے بعد روبرو شریف میں جامع اخلاک و اخلاک مولانا محمد کریم اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجددائے حاضر و حاضرت علامہ و عبد المصطفیٰ شیخ احمد رضا خان قادیانی کی تالیف حلیل الدولۃ الکبیرہ کا ذکر کیا، میں عرضہ دلاز سلسلے کے ساتھ مشاق تھا، یہ میری دیرینہ آرزو مولانا کے مذکور کی وساطت سے پوری ہوئی، میں نے کتاب مطالعہ کی اور بخلفوظ ہوا، اس قدر مسرور ہوا کہ جس کے بیان سے زبانِ قلم دونوں عاجز ہیں۔ میں نے تحقیق و تدقّق میں اس رسلے کو خوب سے خوب تر پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ شنیدہ و بیہ کی مانند نہیں۔

جو کچھ حضرت مؤلف علامہ کے مخالفین نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ مؤلف علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، یہ الزام سراسر جھوٹ ہے جو مخالفین کے حدود بغاوت کی پیداوار ہے بلکہ ان کے جمل مرکب اور کندہ ہونی کی دلیل ہے کاش ان کو معلوم تھا کہ حدود صرف جسم کو ہلاک کرتا ہے اور عائد کبھی رہبر

نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی جھوٹی قسم سے شکایت ہے جو  
افزار پر فخر کرتے ہوئے اس آیت کریمہ سے روگرداں ہے :-

انما یفتی الکذب الذین لا یؤمنون

ان لوگوں کی گھٹیا درجہ کی حرکتوں میں یہ ہے کہ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو  
مشہور کرنے میں کوئی گستاخ نہیں اٹھا رکھتے، اس وقت اللہ تعالیٰ اس آیت  
کریمہ کو بھول جاتے ہیں :-

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنین  
بغیر ما اکتسبوا فقد احمقوا و اجهتوا  
و اثمنا مبینا

کاش ان لوگوں کے آنکھوں پر حدود الغض کے پردے نہ ہوتے تو  
مذکورہ رسالے کے کئی مقامات پر مولف علامہ کی تحریکی روشنی اپنے  
باطل دعوؤں کو بادر ہوا پاتے ————— مثلاً :-

نظر اول میں مولف فرماتے ہیں :

”علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو بھی علم ذاتی میں سے  
ادنیٰ سے ادنیٰ کبھی کسی کے لئے ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہے :-  
اور فرماتے ہیں :-

”علم غیر مختص، ہی کئی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے“

اور فرماتے ہیں :-

”کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے علم کو تفصیلاً، شرعاً اور عقلاً احاطہ  
نہیں کر سکتا بلکہ تمامی جہانوں کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کی نسبت  
اللہ تعالیٰ کے علوم کے سامنے ایک قطرے کے ہزار دیں حصے میں سے

کسی ایک حصہ کی ہزار ہا سندروں کی طرف نسبت کی مانند ہے۔  
نظر ثانی میں فرماتے ہیں:-

” اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ کائنات کے علم کی مساوات کا خیال  
بھی کسی مسلمان کھدل میں نہیں آسکتا۔  
نظر ثانی میں فرماتے ہیں:-

” علم ذاتی مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے  
مخلوقات کو صرف علم عطائی حاصل ہے۔  
نظر خاص میں فرماتے ہیں:-  
” ہم کسی مخلوق کا نام اللہ کے علم کے برابر اور مستقل نہیں مانتے  
بلکہ بعض عطائی مانتے ہیں۔“

پس مخالفین مساوات کا ڈھنڈوہ کیسے پیٹتے ہیں! —  
کیسے حق سے بٹے جاتے ہیں!

(۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۱/۱۹۱۱ء)



## یسین احمد الخیار

(مدکس عزم نبوی، مدیرہ منورہ)

میں نے ایک موزن سمندر، ایک عظیم الترتیب کتاب مطالعہ کی  
 ————— (کونسی کتاب؟) ————— الدولۃ الکبر بالادۃ الخبیہ  
 ————— مسائل شریفہ کی تحقیق کے لئے یہ ایک قلمکوس ہے اور  
 بزرگ و بلند معارف کی توفیق کے لئے ایک حصار ہے —————  
 کیوں نہ ہو وہ محدثین کے امام ہیں، یگانہ روزگار اور یکتہ زمانہ ہیں  
 ————— کون؟ ————— مولانا کمال السید احمد رضا خاں  
 اللہ تعالیٰ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کو لباس معرفت میں  
 جلوہ گر رکھے، آمین!

(۱۳۱ رذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## یوسف بن اسماعیل النہانی

(مدینہ منورہ)

اس سال ۱۳۳۱ھ میں مدینہ منورہ میں بعض افاضل علماء و حضرماء  
سید عبدالباری بن علامہ سید امین و حضرات نے خواہش ظاہر کی کہ میں علامہ  
ام احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ پر تقریر لکھوں  
ان سے قبل عالم باطن، شیخ فاضل شیخ کریم اللہ ہندی نے بیروت کے  
پتھر پر عجب سے خط و کتابت کی تھی، جب اس دفعہ سید عبدالباری نے  
کتاب میر سے پاس بھیجی تو میں نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا اور  
تمام دینی کتابوں میں زیادہ فہم بخش اور مفید پایا، اس کی مجلس فریضہ محکم  
میں جہاں ایک ام کبیر علامہ اعلیٰ ہی کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہیں اللہ تعالیٰ  
اس کے ضعف سے راہنی ہے اور اپنی عنایتوں سے ان کو راہنی  
کرے، آمین!

(صفر ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)



## احمد رضا خان

(شام)

۱۳۳۱ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینہ منورہ حاضر ہوا تو بعض فضلاء نے حضرت علامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف الدولۃ المحیہ سے آگاہ کیا۔ میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسن بیان اور بھگی سہولان میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا، حقیقت صاحب بصیر اہل اہل تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا ہے جو عین حق ہے۔ — اللہ تبارک و تعالیٰ مولف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور علما باہل سنت و جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سن کر بھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، آمین!



## عبدالحسید بکری لعطاس شافعی

(شام)

میں ماہِ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں سید الموجدات، اشرف المحدثات  
 کے دربار میں بقصد زیارت حاضر ہوا تو مجھے حرم شریف کے خدمت گزار  
 حضرت علامہ احمد الخطیب طرابلسی نے رسالہ (الدولة المکیة) مطالعہ کرایا، اس  
 رسالے میں مشاہیر علمائے ہند میں سے ایک عالم حضرت علامہ مدقق و محقق بریلی  
 الہام احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خصائص و فضائل و صفات  
 علویہ پر بیان فرمائے ہیں جن میں اہل سنت و جماعت کا کوئی اختلاف نہیں  
 اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کا سلع و عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔  
 آمین !



## محمد آفندی الحکیم

(بیش)

بارخ و برادر، بے مثل کتاب الدردہ امیر سے مطالعہ سے محفوظ رکھا  
میری معرفت میں اضافہ اور میرے قلب میں بھنگی پیدا ہوئی۔ یہ کتاب مولف  
علامہ کے معارف فقہیہ و عقیدہ اور شریعت محمدیہ کے لئے ان کی غیرت پر گواہ ہے۔  
اللہ تعالیٰ اسلام میں ان جیسے علماء بکثرت پیدا کرے جو ہدایت و ارشاد کیلئے  
آفتاب بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ احمد رضا خاں  
کو اپنی عنایت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل رہتی دنیا تک بچائی پر  
قائم رکھے اور یہ باطل کو مٹانے میں اور حق کو ثابت کرتے رہیں آمین:

(عاز صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء)





## محمد امین سوید

(دش)

علاؤ کبیر، ضار و شیر بہتق و مدق کال شیخ احمد رضا خاں کی  
تائیت اعدوۃ الحکیم بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، میں نے اسے ایک  
ایسا عظیم الشان سیدہ دار و دخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا  
جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک حق جو عقائد اہل ایمان کا پتھر ہے۔

جبکہ علم ذاتی محیط اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے لیکن  
اللہ تعالیٰ اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرنا جس سے وہ پہلے  
نا آشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائز اور واقع ہونے میں کوئی  
شک نہیں۔ یہ علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی تعلیم پر موقوف ہے تو بلاشبہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو  
آپ کے لئے خاص ہیں اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے  
نا آشنا ہے۔

(۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء)

## محمد امین السفحلافی

(دشق)

میں نے اہم کتاب (الدولة المکیه) مطالعہ کی، یہ اہل ایمان  
 کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کی مؤید  
 ————— رسالہ مذکورہ، ولایت علامہ، مرشد، فہامہ شیخ احمد رضا خان  
 ہندی کی عظمتِ شان پر گواہی دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہنم سے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے  
 آمین

(۲۲ ستمبر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)



## محمود بن سید العطار

(دشن)

میں نے اس اہم مسئلے کو مختصر وقت میں دیکھا، یہ مکتبِ علوم کی تحقیق و ترقی کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ مکتبِ اہل سنت و جماعت میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے رسائل میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عظیم غیبی عطا تیر حاصل ہیں، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ عظیم غیب جس کے مخلوق کی رسائی ممکن نہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اس پر مطلع فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کا تائید کے لئے آپ جیسے حضرات بکثرت پیدا کیے، آمین!



## محمد تاج الدین بن محمد بدیع الدین

(دشق)

۱۳۳۱ھ میں خیب و دشق سے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چو کھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے اللہ عزوجل کے مطالعہ کے لئے لکھا گیا چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطرب و دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہونے وقت دیکھتا ہے، میں نے اسے بے مثل پایا، اس کی صداقت بیانی اور استقامت نشانی مکمل ہے۔  
ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مؤلف بڑے صاحب فضل و شایخ محمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مشعل میں بہترین اور قدر و منزلت والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب لوقیامت کے دن حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جہنم سے تے جمع فرمائے، آمین!

میں نے چند جوہرات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا، پہلی بات تو یہ کہ مکتب کے اصحاب تفصیل و تطویل سے بے نیاز ہیں دوسری بات یہ کہ میں دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، "میکھیں انکسار میں اللہ یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔"

## محمد عارف بن محی الدین بن احمد الشہید ریاض الصلحی

(دشوق)

علامہ شبیر شیخ احمد رضا خاں کی تالیف کردہ کتاب الدولۃ المکیہ  
کی بعض خدمات کو دیکھا، میرا پسند موضوع پر کافی اور جامع ہے اس میں  
اہل حق کے مطابق عقائد کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ مولف کو بہتر مدد  
عطا فرمائے، ان کا کلام ان کے کامل علم پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ  
ان کے علوم سے ہم کو منتفع فرمائے، آمین!

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۰ء)



## محمّد عطا اللہ القسم

(دش)

کتاب دولتِ کجی مطالعہ کی، یہ سی سی راہ دکھانے والی ہے  
 اور قرآن و حدیث و اقوالِ صحیحہ پر مشتمل ہے، مولفِ علامہ حضرت شیخ  
 احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ خوب خوب نواں ہے اور ان کا فیض عوام و  
 خواص پر ہمیشہ ہمیش جاری رہے، انہوں نے اچھی تحقیق کر کے عوام کو  
 فائدہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل  
 ہماری ابدان کی مدد فرمائے اور حسنِ خاتمہ فرمائے، آمین!

(ربیع الاول ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء)



## محمد القاسمی

(دشن)

عالم و عامل، فاضل و کامل حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف  
الدولة المکیة بالمائة الغیبیہ مطالعہ کی، یہ اپنے موضوع پر فیصلہ کن بات  
ہے اور حکمت سے معمور ہے، مؤلف قابل مبارک باد ہیں کہ ان محنت  
میں غور و فکر کے بعد گردہ باطل کے جمع کردہ دلائل کو پارہ پارہ کر دیا، یہ  
عین حق ہے کیونکہ مؤلف کتاب فضائل و کمالات کے ایسے جامع  
میں جن کے سامنے بڑے سے بڑا پیچ ہے، وہ فضل کے باپ اور  
بیٹے ہیں، ان کی تفصیلت کا یقین دشمن و دوست دونوں کو بھٹان کا  
علمی مقام بہت بلند ہے، ان کی مثال لوگوں میں بہت کم ہے اللہ تعالیٰ  
ان کی حیات سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اوران کو ان کی  
برکات سے سرفراز فرمائے، آمین!

(۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)



## محمد یحییٰ القلیٰ لنقشبندی

(دش)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لئے آپ واسطہ عظمیٰ ہیں، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو۔  
 باطل کو کیا پتا! ————— اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نوافل کو جلائے  
 خیر حفظ فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ  
 السلام کے جنت سے ملنے کے لئے آمین!

(۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب



## ۲۷

## محمد یحییٰ السمکیتی الحسینی

## دش

مجاہد پر درجہ انبی ہوتا و محترم مولوی شیخ کریم اللہ کی وساطت سے علامہ  
 محقق شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔  
 میں نے اس رسالے کو عقائدِ سلف کے مطابق پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا غیوب کے متعلق خبر دینا آپ کی دوسری تمام نشانیوں اور معجزات کی طرح ہے۔  
 ابنِ غیبیہ نے بھی ابواب الصبح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ کوئی اس بات سے انکار  
 نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غیوب اور ولایوں میں سے کسی کو غیب پر  
 مطلع نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم ایسے واقعات سے بھرا ہوا ہے، مثلاً حضرت  
 موسیٰ و حضرت خضر کا واقعہ، اور قنوج اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کے  
 واقعات، دربار سے نماز میں چلے، استاد شیخ محمد بدیع الدین محدث  
 سے بھی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جن پر غیبیہ سے متعلق ہیں۔  
 اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے قلوب کو نور فرمائے اور ہم  
 نام یگوں کو یوں باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کی اور اس کے  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو۔ آمین!

## مصطفیٰ بن محمد آفندی الشطی

(اشق)

بعض ایسے احباب نے رسالہ الدولة المکیہ پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی جن کی فرمائش کو ٹالا نہیں جاسکتا، تعمیل ارشاد میں یہ چٹکھات لکھتے ہیں :-

حضرت مولف علامہ نے جو کچھ لکھا ہے، حق و صبح ہے اس سے جناب مولف کی وسعت علمی اور فضل و کمال کا ثبوت ملتا ہے فخر اہل اللہ تعالیٰ کے بغیر اجزا۔ اس امت میں علامہ جیسے فرد کا پایا جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔



# ابراہیم عبد المعطی

(مقبور)

یہ رسالہ نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے  
 اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو دین حق اور مشرب میح  
 کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کے ہر پڑھنے والے  
 کو نفع بخشنے آمین !



## عبدالرحمن المدخنی المصری

(قاہرہ)

ابو مصطفیٰ العظیم ۱۲۶۹ھ میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ہم نے قبر شریف سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، یہاں مدینہ منورہ کے بعض افاضل نے رسالہ فی الدولۃ المکرمہ کی خبر دی، میری زندگی کی قسم! مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی دوائی دلائل جمع کر رکھے ہیں، تطویل سے کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت و جماعت کی مدد فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کرشمے جو نیک بات سلتے بھی ہیں اند اس پر عمل بھی کرتے ہیں، وا کھدر رب العالمین!



## محمد سعید بن عبدالقادر قادری النقشبندی

(بقولہ شریف)

میں نے اس رسالے پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ غلطی امام، فخر نام  
مولانا مولوی احمد رضا خاں نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور پابند برائین  
پر مبنی ہے اور وہی اہل ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال  
کی مخالفت کرے وہ اہل کفر و طغیان میں سے ہے اور یہ بات کسی دلیل کی  
محتاج نہیں، دین اسلام میں واضح ہے۔



# مطبوعات مرتب

(تصانیف)

نمبر شمار	عنوان کتاب	مقام کتابت	سن کتابت
۱-	شہید غوث گیلانی	میرپور خاص	۱۹۶۵ء
۲-	تذکرہ منظرِ سعود	کراچی	۱۹۶۶ء
۳-	فاضل بریلوی اور ترکہ نہ المات	لاہور	۱۹۶۷ء
۴-	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظریں	لاہور	۱۹۶۷ء
۵-	حیاتِ مظہری	کراچی	۱۹۶۷ء
۶-	عاشقِ رسول	لاہور	۱۹۶۷ء
۷-	سیرتِ محمدیہ والعبانی	کراچی	۱۹۶۷ء
۸-	سوانحِ گیلانی	کراچی	۱۹۶۷ء
۹-	علامہ الامام	(غیر مطبوعہ) مولفہ	۱۹۶۷ء
۱۰-	عبدی اسماعیل	(انگریزی) لاہور	۱۹۶۷ء
۱۱-	مفتی محمد رفیع	لاہور	۱۹۶۷ء
۱۲-	حیاتِ نثار بریلوی	لاہور	۱۹۶۷ء
۱۳-	تحریکِ راس منہ اور احوالِ اکظم	لاہور	۱۹۶۷ء
۱۴-	نہایتِ شائق	کراچی	۱۹۶۷ء

۱۵۔	اکرام امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۶۔	حیات امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۷۔	حضرت مجدد الف ثانی نور محمد گیسو اقبال	"	۱۹۸۱ء

## تالیفات

۱۸۔	دانشی تقویم	کوئٹہ	۱۹۶۷ء
۱۹۔	مظہر الاخلاق	کراچی	۱۹۶۷ء
۲۰۔	ارکان دین	کراچی	۱۹۶۷ء
۲۱۔	مکاتیب مظہری	کراچی	۱۹۶۷ء
۲۲۔	بر الوظہ مظہری	کراچی	۱۹۶۷ء
۲۳۔	فتاویٰ مظہری	کراچی	۱۹۶۷ء
۲۴۔	ظہر العقائد	لاہور	۱۹۶۷ء
۲۵۔	شاعر محبت	لاہور	۱۹۶۷ء
۲۶۔	فتاویٰ سعودی	لاہور	۱۹۶۷ء
۲۷۔	نماہ جہانگیر	لاہور	۱۹۶۷ء

## تراجم

۲۸۔	حیدر آباد کی معاشی تاریخ	حیدر آباد سندھ	۱۹۵۷ء
۲۹۔	تدین ہند پر اسلامی اخلاقیات	لاہور	۱۹۶۷ء

۱۹۷۲ء

۱۹۷۲ء

۱۹۷۳ء

۱۹۷۳ء

۲۰۔ دینی اسکود شریعت لاہور

۳۱۔ دائرہ معارف امام احمد رضا

۳۲۔ اجمال

۳۳۔ حاشیہ و انجم

## مقالہ ڈاکٹریٹ

۱۹۷۴ء

۳۴۔ اردو میں قرآنی ڈاکٹریٹ و تفسیر (غیر طبعہ)

کُلُّ مَنْ عَلَّمَا بَانَ